ایضاح المسائل
جس میں
عبادات، معاملات، معاشرات اور اخلاقیات سے متعلق
روز مرہ پیش آنے والے ضروری و نادر چار سو سات مسائل
کا حل پیش کیا گیا ہے۔
مؤلف
شبیر احمد قاسمی
مفتی جامعہ قاسمیہ شاہی مراد آباد
www.besturdubooks.net
کتبخانہ نعیمیہ دیوبند

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون

ایضاح المسائل

عبادات، معاملات، معاشرات اور اخلاقیات سے متعلق

روزمرہ پیش آنیوالے ضروری و نادر چار سو سات مسائل

کا حل پیش کیا گیا ہے۔

مؤلف

شبیر احمد قاسمی

مفتی جامعہ قاسمیہ شاہی مراد آباد

ناشر

کتب خانہ نعیمیہ دیوبند

فون: 01336-22491 Fax: 22491 (R) 24... 23294 (O) 01336

انتساب

میں اپنی اس محنت اور علمی کاوش کو

مادر علمی دارالعلوم دیوبند،

اور جامعہ قاسمیہ، مدرسہ شاہی مراد آباد

کے نام سے منسوب کرتا ہوں

(شبیر احمد عفی اللہ عنہ)

سن اشاعت ________ شعبان ۱۴۱۲ھ

نام کتاب ________ ایضاح المسائل

مؤلف ________ مولانا مفتی شبیر احمد صاحب

کتابت ________ صدرالدین خادم مدرسہ شاہی مراد آباد

ساتواں ایڈیشن ________ ۱۴۱۷ھ

قیمت ________ ۴۰/-

فہرست مضامین

تصدیق

عارف باللہ حضرت اقدس مولانا قاری سید صدیق احمد صاحب باندوی

دامت برکاتہم

احقر نے ایضاح المسائل کا مطالعہ کیا۔ اس وقت جن مسائل کی ضرورت ہے، ان پر پوری تحقیق اور سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔ اللہ پاک اس کے مؤلف مولانا مفتی شبیر احمد صاحب کو جزاء خیر عطاء فرمائے اور اس کو قبول فرمائے۔ آمین۔ والسلام

احقر صدیق احمد غفرلہٗ

خادم جامعہ عربیہ، ہتورا باندہ، ۱۲ شعبان ۱۴۱۲ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

احقر نے مختلف مقامات سے کتاب کا مطالعہ کیا، الحمد للہ ضرورت کے مواقع پر پیش آنے والے مسائل کے لئے انتہائی مفید اور مختصر ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے درمیان کتاب کو قبول عام عطا کرے اور مصنف محترم زید مجدہ کے عمل کو اپنی بارگاہ میں حسن قبول سے نوازے۔ آمین

ریاست علی بجنوری غفرلہ

۲۷ شعبان ۱۴۱۲ھ

خادم تدریس دارالعلوم، دیوبند

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرض گزار

الحمد للہ الذی علم الانسان مالم یعلم، و الصلوٰۃ والسلام علیٰ شمس الھدایۃ والنور۔

امابعد: - اس ناکارہ نے مسلکِ حنفی کی مشہورترین کتاب حدیث طحاوی شریف کی اردو شرح کا سلسلہ مولیٰ کریم کے فضل وانعام وعنایات سے جاری کر رکھا ہے اور حق تعالیٰ شانہٗ کے فضل سے ایضاح الطحاوی کے نام سے اسکی دوجلدیں شائع بھی ہو چکی ہیں اور آگے تیسری جلد کی تیاری ہے۔ تمام ناظرین سے اس کی تکمیل کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ اور اسی درمیان عام مسلمانوں کو بار بار پیش آنیوالے ضروری اور مشکل مسائل کے حل کیلئے ایک چھوٹا سا رسالہ تیار کرنا ضروری محسوس ہوا۔ اور آج یہ رسالہ ۳۱۲ مسائل پر مشتمل ایضاح المسائل کے نام سے ناظرین کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔ یا اللہ اس کو قبول فرما۔

ہر کہ خواند بعد از من ایں کتاب پاک را ۔۔۔ از دعا خیر سازد بندۂ ناپاک را

شبیر احمد عفا اللہ عنہ، ۲۶ رشعبان المعظم ۱۴۱۲ھ

مسائلِ طہارت

ریل گاڑی کی ٹنکی کا پانی

مسئلہ ۱ :۔ ریل گاڑی کے بیت الخلاء کی ٹنکی کا پانی پاک ہوتا ہے۔ اس سے وضو کرنا اور اس کا پانی پینا جائز اور درست ہے۔ فتاویٰ محمودیہ ج۲ ص۲۵۔

ناخن پالش

مسئلہ ۲ :۔ آج کل عورتیں اپنے ناخنوں پر جو پالش لگاتی ہیں اس پالش کے ناخن پر موجود ہوتے ہوئے وضو اور غسل صحیح نہیں ہوتا ہے اس لئے کہ اس کی وجہ سے پانی ناخن تک نہیں پہونچتا ہے۔ ایسی صورت میں ان عورتوں کی کوئی نماز صحیح نہیں ہوتی۔ اور جتنی نمازیں اب تک پڑھی ہیں وہ سب لوٹانا واجب ہے۔ احسن الفتاویٰ ج۲ ص۲۔

کاغذوں کا ڈھیلہ

مسئلہ ۳ :۔ عمدہ سادہ کاغذ یا کچھ لکھے ہوئے کاغذ سے ڈھیلے کا کام لینا مکروہ ہے۔ احسن الفتاویٰ ج۲ ص۱۰۱۔

مسئلہ ۴ :۔ آج کل جو کاغذ بطور ڈھیلہ استعمال کے لئے تیار کیا جاتا ہے جس کو کلینک پیپر کہا جاتا ہے اور وہ لکھنے کے قابل نہیں ہوتا ہے اور اس میں جذب کرنے کی صلاحیت ہوتی ہے اس سے

استنجاء کرنا اور اس سے ڈھیلے کا کام لینا بلا کراہت جائز اور درست ہے۔ احسن الفتاوی ج۲ ص۱۰۸، شامی کراچی ج۱ ص۳۴۴۔

مرغی کو بال اتارنے کیلئے گرم پانی میں ڈالنا:۔

مسئلہ ۵ :۔ مرغی ذبح کر کے کھولتے ہوئے پانی میں اگر ایک ڈیڑھ منٹ تک چھوڑ دیا جائے تو اس کا کھانا جائز نہیں ہے اسلئے کہ اتنی دیر میں اندرونی نجاست کا اثر گوشت میں آجاتا ہے اور اگر گرم پانی میں ڈالتے ہی فوراً نکال لیا جائے کہ گرمی کا اثر اندر تک نہ پہونچ سکے تو حلال ہے۔ احسن الفتاوی ج۲ ص۹۶، شامی ج۱ ص۳۳۴

حالتِ جنابت

مسئلہ ۶ اپنی بیوی سے چند بار ہمبستر ہو کر آخر میں صرف ایک بار غسل کرنا کافی ہوتا ہے لیکن ہر بار کم از کم اپنے عضو کو دھو لینا مستحب ہے۔ احسن الفتاوی ج۲ ص۲۵۔ اور درمیان میں سونا ہو تو کم از کم عضو کو دھو کر سویا کرے اور اگر ہو سکے تو وضو کر کے سوئے۔

مسئلہ ۷ :۔ حالت جنابت میں سلام کرنا جائز ہے۔
احسن الفتاوی ج۲ ص۳۳۔

مسئلہ ۸ :۔ حالت جنابت میں عورت کا بچہ کو دودھ پلانا، کھانا پکانا جائز ہے۔ احسن الفتاوی ج۲ ص۳۶

مسئلہ ۹ :۔ حالت جنابت میں بال اور ناخن وغیرہ کاٹنا مکروہ ہے۔ احسن الفتاوی ص ۳۹ ج ۲۔

مسئلہ ۱۰ :۔ حالتِ جنابت میں کلمہ، درود شریف اور ہر قسم کا ذکر جائز ہے لیکن قرآن کریم کی تلاوت جائز نہیں ہے اور قرآن کریم میں جو دعائیں ہیں ان کو بھی دعا کی نیت سے پڑھنا جائز ہے۔
الاشباہ والنظائر ص ۴۹

حالت جنابت کا پسینہ

مسئلہ ۱۱ :۔ اپنی بیوی سے ہمبستری کے دوران اگر پسینہ نکلے اور وہ پسینہ کپڑے میں لگ جائے تو محض پسینہ سے کپڑا ناپاک نہیں ہوتا اس لئے کہ انسان کا پسینہ پاک ہوتا ہے لہذا اگر اس کپڑے میں نجاست حقیقیہ نہ لگی ہو تو اس کے ساتھ نماز پڑھنا جائز ہے۔
فتاوی محمودیہ ص ۳۰ ج ۲

غسل خانہ میں پیشاب کرنا

مسئلہ ۱۲ اگر غسل خانہ کچا ہے اور پیشاب بہکر نہیں نکلتا تو ایسے غسل خانہ میں پیشاب کرنا مکروہ تحریمی ہے اور اگر غسل خانہ پختہ بنا ہوا ہے اور پانی کے ساتھ پیشاب بہہ جاتا ہے تو ایسے غسل خانہ میں پیشاب کرنا مکروہ نہیں ہے جیسا کہ آج کل شہروں میں عمومی طور پر غسل خانہ پکا بنا ہوا ہوتا ہے اور اس میں پانی نکلنے کے لیے نالی بھی بنی ہوتی ہے نیز دیہاتوں

میں بھی پکا بنا شروع ہوگیا ہے اس لیئے اس زمانہ کے غسل خانوں میں پیشاب کرکے اگر پانی بہا دیا جائے تو بلا کراہت جائز ہے۔
ترمذی شریف مع العرف الشذی ج۱ ص۱۲، بذل المجہود ج۱ ص۱۹

ڈبل موزہ پر مسح کرنا

مسئلہ ۱۳:۔ آج کل جو ہندوستان میں رائج شدہ سوت یا اون کا موزہ ہے اس پر مسح درست نہیں ہے البتہ چمڑے کے موزہ اور سوت یا اون کے موٹے دبیز موزہ پر مسح جائز ہے کہ بغیر جوتے کے ایک ڈیڑھ کلومیٹر چل سکتا ہو اور مسح کرنے میں تری کا اثر نیچے کو محسوس نہ ہوتا ہو۔
ہدایہ جیبوری ج۱ ص۶۱ ۔

مسئلہ ۱۴:۔ اگر کوئی شخص چمڑے کے دو موزے ایک ساتھ پہن لے تو اوپر والے موزے کا اعتبار ہے لہذا اگر اوپر والے پر مسح کرلیا ہے اس کے بعد اس کو اتار دیتا ہے تو مسح ختم ہو جائے گا نیچے والے پر دوبارہ مسح کرنا لازم ہوگا۔ شامی کراچی ج۱ ص۲۷۳۔ عالمگیری ج۱ ص۳۴
بدائع ج۱ ص۱۱ ۔

مسئلہ ۱۵:۔ اندر کپڑے کا موزہ اور اوپر چمڑے کا موزہ ہو تو اوپر چمڑے کے موزہ پر مسح کرنا جائز اور درست ہے۔ شامی کراچی ج۱ ص۲۶۳
عالمگیری ج۱ ص۳۴ ۔

مسئلہ ۱۶:۔ اگر اوپر والا موزہ تین انگل کے بقدر پھٹ جائے

تو مسح کرنا جائز نہیں ہوگا۔ بدائع ص۱۱ ج۱۔ درمختار کراچی ص۲۷۳ ج۱۔

مسئلہ ۱۷:۔ مقیم ایک دن ایک رات اور مسافر تین دن اور تین رات تک مسح کرسکتا ہے۔ کبیری ص۱۰۹

مسئلہ ۱۸:۔ مسح کی مدت موزہ پہننے کے بعد حدث سے وقت سے شروع ہوتی ہے بہشتی زیور ص۷۲ ج۱۔ الجوہرۃ النیرہ ص۳۰ ج۱۔ البحر الرائق ص۶۹ ج۱۔

گوبر کی راکھ پاک ہے

مسئلہ ۱۹:۔ اگر گوبر کو سکھا کر جلا دیا جائے تو اسکی راکھ پاک ہوجاتی ہے۔ اگر روٹی سینکنے میں وہ راکھ لگ جائے تو روٹی پاک ہی رہتی ہے ناپاک نہیں ہوتی۔ فتاویٰ رحیمیہ ص۲۵۶ ج۴۔ الاشباہ ص۱۲۷۔

مٹی کے گارے میں گوبر ملانا

مسئلہ ۲۰:۔ دیہاتوں میں بہت سے لوگ مکان کے لئے مٹی کے گارے میں گوبر ملاتے ہیں تاکہ اس میں مضبوطی آجائے اور بارش وغیرہ سے متاثر نہ ہوسکے تو گوبر لگے ہوئے ان فرش اور دیواروں میں حکم شرعی یہ ہے کہ ضرورت کی بنا پر گارے پر ناپاکی کا حکم نہیں لگے گا۔ اسی طرح اگر پاک مٹی میں ناپاک پانی ملاکر گارا بنایا جائے تو مٹی اور پانی دونوں پر پاکی کا حکم لاگو ہوگا۔ ناپاک نہ ہوگا۔ الاشباہ ص۱۲۸

مسائلِ تراویح

مسئلہ ۲۱ جو بندۂ مومن اللہ تعالیٰ سے ثواب کی امید رکھتے ہوئے پابندی سے تراویح کی نماز ادا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے ماقبل کے تمام گناہ معاف فرمادیتے ہیں۔ ترمذی شریف ج۱ صفحہ ۹۴، العرف الشذی ج۱ ص۱۴۷

ختمِ قرآن کی اہمیت

مسئلہ ۲۲ تراویح میں قرآن کریم پورے رمضان المبارک میں ایک مرتبہ ترتیب وار ختم کرنا سنت مؤکدہ ہے اور لوگوں کی غفلت وسستی کی وجہ سے ایک ختم کرنے کو ترک نہیں کیا جاسکتا اور نہ ہی غافلین کی اس میں رعایت لازم ہے۔ ہندیہ کوئٹہ ج۱ ص۱۱۷، قاضی خان ج۱ ص۲۳۷ بہشتی زیور ج۱۱ ص۳۶، علم الفقہ ج۲ ص۶۰، فتاویٰ رحیمیہ ج۴ ص۴۰۵

تین ختم کی فضیلت

مسئلہ ۲۳: ایک بار ختم کرنا سنت مؤکدہ ہے اور روزانہ دو دو پارے کرکے دو ختم کرنا فضیلت اور تین پارے کرکے تین ختم کرنا افضل اور باعثِ خوش نصیبی ہے۔ البحرالرائق ج۲ ص۶۹ ہندیہ کوئٹہ: ج۱ ص۱۱۷ تاتارخانیہ ج۱ ص۶۵۵، درمختار کراچی ج۲ ص۴۶، قاضیخان ج۱ ص۲۳۹

۲۷ رمضان کو ختم کی فضیلت

مسئلہ ۲۴ اگر ایک ختم کرے تو ستائیسویں شب میں

ختم کرنا مستحب اور افضل ہے۔ شامی کراچی ج ۲ ص ۴۶ ، ہندیہ کوئٹہ ج ۱ ص ۱۱۸

ختم قرآن اور تراویح الگ الگ سنت ہے

مسئلہ ۲۵ رمضان المبارک میں تراویح مستقل سنت ہے اور تراویح میں کم از کم ایک مرتبہ قرآن کریم کو ختم کرنا الگ سے سنت ہے لہذا الم ترکیف اور سورہ تراویح پڑھنے سے ایک سنت پر تو عمل ہو جاتا ہے لیکن دوسری سنت کا ترک لازم آتا ہے۔ فتاویٰ رحیمیہ ج ۴ ص ۳۵۰ ، فتاوی محمودیہ ج ۷ ص ۱۶۸۔

آخری عشرہ کی فضیلت

مسئلہ ۲۶ رمضان المبارک کا پہلا عشرہ نزولِ رحمت، دوسرا عشرہ حصولِ مغفرت اور تیسرا عشرہ جہنم سے خلاصی کا ہے۔ مشکوٰۃ شریف ج ۱ ص ۱۷۱ یعنی اگر کسی کا نام اہلِ جہنم کی فہرست میں درج ہو چکا ہے تو اخیر عشرہ کی عبادت سے وہاں سے نام کاٹ دیا جاتا ہے۔ تو معلوم ہوا کہ آخری عشرہ کی فضیلت بہت زیادہ ہے۔ اور اس میں قرآن سننے کی فضیلت بمقابلہ دوسرے عشرہ کے زیادہ ہوگی۔ لیکن افسوس کہ ہم آخری عشرہ کو دنیوی کمائی کے لئے صرف کر دیتے ہیں اور اہم ترین فضیلت سے محروم رہ جاتے ہیں۔

دس دن میں قرآن ختم کرنے کا حکم

مسئلہ ۲۷ پانچ یا دس روز میں قرآن کریم ختم کرلیا

جائے تو ایک ختم کا ثواب تو مل جاتا ہے اور سنت بھی حاصل ہو جاتی ہے لیکن یہ مستحب طریقہ کے خلاف اور بقیہ رمضان قرآن کریم سننے کی عظیم ترین فضیلت سے محرومی ہے۔ اسلئے اگر ایک ختم کرنا ہو تو ۲۷ ر رمضان المبارک میں ختم کرنا مستحب اور افضل ہے۔ اس سے ختم قرآن کی سنت اور پورے رمضان قرآن کریم کو اپنا مشغلہ بنانے کی عظیم فضیلت بھی نصیب ہو جاتی ہے۔ شامی کراچی ج۲ ص۴۶

نیز پانچ دس روز میں قرآن کریم ختم کرنے کے بعد لوگوں کی تین قسمیں ہو جاتی ہیں۔

(۱) وہ لوگ جو دوسری ایسی مسجد میں تراویح پڑھیں جہاں قرآن کا سلسلہ باقی ہے۔ ایسے لوگ فضیلت سے محروم نہیں ہوتے۔

(۲) وہ لوگ جو ایسی مسجد میں تراویح پڑھتے ہیں جہاں الم ترکیف سے تراویح ہوتی ہو تو ایسے لوگ تراویح کی سنت پر تو عمل کرتے ہیں لیکن بقیہ ایام میں قرآن سننے کی فضیلت سے محروم ہوتے ہیں۔

(۳) وہ لوگ جو بالکل چھٹی کر لیتے ہیں کہ تراویح تک نہیں پڑھتے ہیں تو ایسے لوگ بالکل محروم ہو جاتے ہیں اور سنت مؤکدہ کے تارک اور گنہگار ہوتے ہیں۔ فتاویٰ دار العلوم ج۴ ص۲۵۵

مسئلہ ۲۸: اگر پانچ دن یا دس دن یا پندرہ دن میں قرآن کریم

ختم کرنے میں لوگ اکتاہٹ میں پڑ جائیں تو اس طرح ختم کرنا مکروہ تحریمی ہے۔ قاضیخاں ج ۱ ص ۲۳۵۔

پہلی رکعت میں بیٹھ کر باتیں کرنا

مسئلہ ۲۹ بعض لوگ پہلی رکعت کے شروع میں شرکت نہیں کرتے بلکہ بیٹھے رہتے ہیں اور جب امام رکوع میں جانے لگے تو جلدی سے نیت باندھ کر شریک ہو جاتے ہیں تو یہ مکروہ تحریمی ہے اور ایسے لوگ تارک سنت اور محروم ہیں۔ اسلئے کہ قرآن کریم کا داخل صلوٰۃ سننا لازم ہے ورنہ قرآن کریم سننے کی سنیت ادا نہیں ہوتی ہے۔ شامی ج ۲ ص ۴۲۔

آیتوں کی تعداد

مسئلہ ۳۰ پورے قرآن کریم میں ۶۶۶۶ آیتیں ہیں ان میں سے ایک ہزار وعدہ کی، ایک ہزار وعید کی، ایک ہزار اوامر کی، ایک ہزار نواہی کی، ایک ہزار قصص کی، ایک ہزار خبر کی، پانچ سو حلال وحرام کی، ایک سو دعا اور تسبیح کی، اور چھیاسٹھ ناسخ ومنسوخ کی ہیں۔ حاشیہ جلپی علی الزیلعی ج ۱ ص ۱۷۹۔ ان کا حساب لگا کر ایک تناسب سے ۲۷ رمضان کو ختم کرنا افضل ہے۔

الم ترکیف سے تراویح

مسئلہ ۳۱ جہاں حافظ قرآن نہ ہو یا ختم قرآن کی وجہ سے لوگوں

کے تراویح ہی چھوڑ دینے کا خطرہ ہو تو ایسی جگہ الم تر کیف سے تراویح پڑھنی چاہیے تاکہ کم از کم ایک سنت (تراویح تو ادا ہوتی رہے۔ بہشتی زیور ج۱۱ ص۳۶

مروجہ شبینہ

مسئلہ ۳۲، اس زمانہ میں شبینہ کا جو رواج ہوچکا ہے۔ وہ مختلف خرافات ومفاسد کی وجہ سے ناجائز اور ممنوع ہے مثلاً ادھر قرآن پڑھا جارہا ہے اور ادھر کچھ لوگ باتیں کرتے رہتے ہیں اور کچھ کھانا شیرینی وغیرہ کا انتظام کرتے ہیں اور کچھ یوں ہی پھرتے رہتے ہیں۔ یہ سب احترام قرآن کے خلاف ہے۔ ایسی صورت میں بجائے ثواب کے سخت گناہ کا ارتکاب لازم آتا ہے۔ احسن الفتاوی ج۳ ص۵۲۱، امداد الفتاوی ج۱ ص۳۲۲، فتاوی رحیمیہ ج۴ ص۲۸۱

قرآن سنانے کی اجرت

مسئلہ ۳۳ تراویح میں قرآن کریم سنانے والے حافظ کو اجرت دینا اور حافظ صاحب کا اجرت لینا دونوں ناجائز اور حرام ہے اور قرآن کریم سننے اور سنانے کا ثواب کسی کو بھی نہ ملے گا بلکہ سب گنہگار ہوں گے۔ شامی کراچی ج۶ ص۵۶، فتاوی رشیدیہ ص۳۹۲، احسن الفتاوی ج۱ ص۵۱۵، فتاوی محمودیہ ج۱ ص۱۷۱، جواہر الفقہ ج۱ ص۳۸۲۔

سامع کی اجرت

مسئلہ ۳۴: جس طرح تراویح میں قرآن کریم سنانے والے کو اجرت دینا اور لینا دونوں

ناجائز ہیں، اسی طرح لقمہ دینے والے سامع کو اجرت دینا ولینا بھی ناجائز اور حرام ہے۔ فتاویٰ دار العلوم جدید ص۲۹۵ ج۴، احسن الفتاوی ص۵۱۶ ج۳

حضرت تھانویؒ کا رجوع

اور حضرت تھانوی قدس سرہٗ نے سامع کے لقمہ دینے کو تعلیم سمجھ کر امداد الفتاویٰ میں جواز اجرت کا فتویٰ دیا تھا لیکن بعد میں حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے اس فتویٰ سے رجوع کر کے عدم جواز کا فتویٰ صادر فرمایا ہے، جو التذکیر والتہذیب ص۹۳ میں شائع ہو چکا ہے۔ اس لئے کہ لقمہ دینا تعلیم نہیں ہے بلکہ تذکیر ہے۔

بنام ہدیہ پیش کرنا

مسئلہ ۳۵: اگر اجرت طے نہ کرے بلکہ بطور تحفہ و نذرانہ حافظ کو دیا جائے اور حافظ صاحب بطور نذرانہ کے اس کو قبول کریں تو جائز ہو سکتا ہے یا نہیں؟ تو یہ شرعی طور پر المعروف کالمشروط کے تحت داخل ہو کر نام کا نذرانہ ہے لیکن درحقیقت اجرت ہے۔ اس لئے کہ حافظ صاحب کو معلوم ہے کہ لوگ مجھے قرآن سنانے کی بنا پر کچھ دیں گے اور لوگوں کے دل میں بھی یہی ہوتا ہے کہ حافظ صاحب کو جاتے وقت کچھ دینا ہے اور اس طرح دینا اور لینا عادت اور معروف بھی ہے لہٰذا یہ بھی جائز نہیں ہے۔ شامی کراچی ص۵۵ ج۶، فتاویٰ دار العلوم ص۲۴۳ ج۴۔

عارضی امام بنا کر ختم کی اجرت

مسئلہ ۳۶ اگر حافظ صاحب کے ذریعہ ایک وقت یا ایک ماہ کی امامت سونپ دی جائے تو اجرت لے سکتا ہے یا نہیں؟ تو اس کا جواب حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے یوں لکھا ہے کہ یہاں مقصود امامت نہیں ہے بلکہ تراویح میں قرآن سنانا ہے اس لئے یہ بھی جائز نہیں ہے۔ امداد الفتاوی ج۱ ص۳۲۲۔

آمد ورفت کا کرایہ و مہمانداری

مسئلہ ۳۷ حافظ صاحب کی مہمانداری کرنا اور آمد ورفت کا کرایہ دینا شرعاً اجرت میں داخل نہیں ہے اسلئے جائز ہے۔
فتاویٰ دار العلوم ج۴ ص۲۹۴۔

نابالغ کی امامت

۳۸ نابالغ حافظ کے پیچھے بالغ مردوں کی نماز تراویح صحیح نہیں۔ احسن الفتاوی ج۳ ص۵۲۵
درمختار کراچی ج۱ ص۵۷۶

داڑھی کٹانے والے کی امامت

۳۹ داڑھی کٹانے والے، خسنی داڑھی رکھنے والے، اور داڑھی منڈانے والے حافظ کے پیچھے تراویح کی نماز جائز نہیں ہے، تراویح پڑھنے والے حضرات اپنی تراویح کی خیر منائیں ایسے حافظ کے پیچھے نماز پڑھنے کے بجائے الم ترکیف سے سورۃ تراویح پڑھنا

بہتر ہے۔ احسن الفتاویٰ ج۳ ص۵۱۸، درمختار کراچی ج۱ ص۴۱۸ فتاوی رحیمیہ ج۱ ص۲۵۳

دو رکعت پر قعدہ بھول جائے

مسئلہ نمبر۴۰ اگر تراویح میں دو رکعت پر قعدہ کرنا بھول گیا اور چار رکعت پڑھ کر سجدہ سہو کرکے سلام پھیر دیا ہے تو صرف آخر کی دو رکعت معتبر ہونگی اور شروع کی دو رکعت باطل ہو جائیں گی اور ان دونوں رکعتوں میں جو قرآن پڑھا گیا ہے اس کا اعادہ لازم ہو گا. ورنہ یہ دونوں رکعتیں تراویح میں شمار نہ ہونے کی وجہ سے قرآن کریم مکمل نہ ہو سکے گا۔ حاشیہ امداد الفتاویٰ مطبوعہ دیوبند ج۱ ص۴۹۷، کفایت المفتی ج۳ ص۳۴۹

تین رکعت پر سلام پھیر دیا

مسئلہ نمبر۴۱ اگر دو رکعت پر قعدہ نہیں کیا اور تین رکعت پر سجدہ سہو کرکے سلام پھیر دیا تو تینوں رکعتیں باطل ہو جائیں گی ان میں پڑھے گئے قرآن کا اعادہ لازم ہو گا۔ حاشیہ امداد الفتاویٰ ج۱ ص۴۹۸

ایک سلام سے چار رکعتیں پڑھ لیا

مسئلہ نمبر۴۲ اگر دو رکعت پر قعدہ کرلیا ہے اور چار رکعت پر سلام پھیر دیا ہے تو چاروں رکعتیں صحیح ہو گئیں اور سجدہ سہو لازم نہ ہو گا۔ حاشیہ امداد الفتاوی ج۱ ص۴۹۸، غنیۃ المستملی ص۴۹۰۔

دو رکعت پر قعدہ کرکے تین پر سلام پھیر دیا

مسئلہ نمبر۴۳ اگر دو رکعت

پر قعدہ کر کے پھر تین رکعت پر سلام پھیر دیا ہے تو شروع کی دو رکعت صحیح ہو گی اور آخر کی رکعت باطل ہو گی اس کی قرات کا اعادہ لازم ہے۔ امداد الفتاویٰ ج۱ ص۴۹۸ ۔

جو شخص عشاء باجماعت نہ پڑھ سکے اس کا وتر میں شرکت کرنا

مسئلہ ۴۴: اگر عشاء کی نماز باجماعت نہ پڑھ سکے تو وتر باجماعت پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟ تو اس میں صحیح مفتی بہ قول یہی ہے کہ وتر باجماعت پڑھنا جائز اور درست ہے۔ طحطاوی علی الدر امداد الفتاویٰ ج۱ ص۴۳۶، کفایت المفتی ج۳ ص۳۶۴، فتاویٰ دار العلوم ج۴ ص۲۸۳

مسئلہ ۴۵: اگر تراویح کی کچھ رکعتیں چھوٹ جائیں تو اولاً امام کے ساتھ وتر باجماعت ادا کریں اس کے بعد بقیہ تراویح پوری کریں امداد الفتاویٰ ج۱ ص۴۹۶ ، اور اگر امام کے ترویحہ کرنے کے درمیان موقع مل جائے تو اس کے درمیان پڑھ سکتے ہیں۔ فتاوی دار العلوم ج۴ ص۲۵۲

ہر سورت کے شروع میں بسم اللہ جہراً پڑھنا

مسئلہ ۴۶: پوری تراویح میں صرف ایک مرتبہ بسم اللہ جہراً پڑھنا لازم ہے ورنہ قرآن ناقص رہ جائے گا۔ البتہ ہر سورت کے شروع میں بسم اللہ جہراً پڑھنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین سے ثابت نہیں ہے۔ اسلئے حضرت امام ابو حنیفہؒ

کے نزدیک ہر سورت میں بسم اللہ جہراً پڑھنا مسنون نہیں ہے بلکہ آہستہ پڑھنا ثابت ہے۔ فتح القدیر ص ۲۹۱ ج ۱۔ کفایت المفتی ص ۴۲۱ ج ۳، ص ۴۲۲ ج ۳ فتاویٰ دار العلوم ص ۲۶۸ ج ۴۔ لیکن جہر کرنا صرف خلاف اولیٰ ہے۔

قرآن کریم کا مُفلِحُونَ پر ختم کرنا

مسئلہ ۴۷: قرآن کریم سورہ بقرہ کے شروع کا کچھ حصہ پڑھ کر مفلحون پر ختم کرنا افضل ہے اس کے علاوہ مختلف مقامات سے دعائیہ آیتیں پڑھنا اور اس پر اصرار کو اہل فتاویٰ نے مکروہ وبدعت لکھا ہے۔ فتاویٰ دار العلوم ص ۲۶۴ ج ۴ ص ۲۶۵ ج ۴۔ فتاوی رحیمیہ ص ۳۸۳ ج ۴۔

مسائلِ عیدین

تکبیرات عیدین:۔ مسئلہ ۴۸: عیدین میں تکبیرات زوائد ہیں یہ کل چھ تکبیرات ہیں اور ان میں لوگ عام طور سے غلطی کر جاتے ہیں۔ ان تکبیرات کی ادائگی کا طریقہ یہ ہے کہ تکبیر تحریمہ کے بعد ہاتھ باندھ کر ثنا پڑھے۔ اس کے بعد مسلسل تین تکبیریں کہتا جائے اور ہر تکبیر کے ساتھ ہاتھ اٹھا کر چھوڑ دیا جائے اس کے بعد ہاتھ باندھ کے امام بسم اللہ پڑھ کر قرات شروع کرے پھر دوسری رکعت میں قرات

سے فراغت کے بعد مسلسل تین تکبیریں کہے۔ ہر تکبیر کے ساتھ ہاتھ اٹھا کر چھوڑ دے۔ اسکے بعد چوتھی تکبیر کہہ کر رکوع میں چلا جائے۔ زیلعی ج ۱ ص ۲۲۵

مقتدی سے تکبیر چھوٹ گئی

مسئلہ اگر امام تکبیرات زوائد کہہ چکے اس کے بعد کوئی مقتدی آکر شرکت کرے تو وہ تکبیر اس طرح ادا کرے کہ جب امام رکوع میں جانے لگے تو کھڑے کھڑے بغیر ہاتھ اٹھائے تین مرتبہ تکبیر کہہ لے پھر رکوع میں چلا جائے لیکن اگر امام کے رکوع سے سر اٹھانے کا خطرہ ہو تو رکوع میں چلا جائے اور رکوع میں بجائے تسبیح کے تکبیر کہہ لیا کرے اور اگر رکوع میں نہ کہہ سکے تو اس مقتدی سے تکبیر ساقط اور معاف ہو جاتی ہے۔ احسن الفتاویٰ ج ۴ ص ۱۱۶۔

اگر امام سے تکبیر چھوٹ گئی

مسئلہ ۵ اگر امام سے تکبیر چھوٹ جائے اور قرات کر لیا ہے تو اگر مجمع بہت بڑا نہ ہو تو سجدۂ سہو کرلے۔ اور اگر مجمع بہت بڑا ہے اور سجدہ سہو کرنے سے لوگوں میں انتشار کا خطرہ ہو تو سجدہ سہو بھی معاف ہے۔ امداد الفتاویٰ ج ۱ ص ۳۶۴ احسن الفتاویٰ ج ۴ ص ۱۱۶

عید کے دن نفل نماز

مسئلہ نمبر ۵۱: عید کے دن نماز عید سے پہلے نفل نماز ممنوع اور مکروہ ہے۔ فتاویٰ رحیمیہ ج ۳ ص ۱ ۲۷۔

عیدگاہ سے پہلے مساجد میں نماز

مسئلہ ۵۲: عیدگاہ میں نماز ہونے سے پہلے شہر کی مسجدوں میں نمازِ عید بلا کراہت جائز اور درست ہے، مستفاد شامی کراچی ج۲ ص۱۶۹۔ اسی وجہ سے سہارنپور میں حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریا صاحب قدس سرہٗ اپنی مسجد میں سب سے پہلے نمازِ عید ادا فرمایا کرتے تھے اور عیدگاہ میں کافی دیر بعد میں نماز ہوتی تھی اور اسی طرح عیدگاہ میں نماز ہو جانے کے بعد مساجد یا کسی میدان میں عید کی نماز باجماعت جائز ہے۔ امداد الفتاوی ج۱ ص۶۴۳،

عیدین کے خطبے میں تکبیر

مسئلہ ۵۳: پہلے خطبہ کے شروع میں مسلسل نو ۹ مرتبہ اللہ اکبر اور خطبہ ثانیہ کے شروع میں سات مرتبہ اللہ اکبر اور دونوں خطبوں کے بعد اخیر میں چودہ مرتبہ اللہ اکبر کہنا مستحب ہے۔ اس سے اکثر لوگ غافل ہیں۔ الدر المختار ج۲ ص۱۷۵، احسن الفتاوی ج۴ ص۱۲۷،

نمازِ عید کے بعد دعا

مسئلہ ۵۴: عیدین کی نماز کے بعد دعا مشروع ہے لیکن خطبہ کے بعد ثابت نہیں۔ امداد الفتاوی ج۱ ص۶۰۲۔ فتاویٰ محمودیہ ج۲ ص۲۹۵ ج۲ ص۳۰۷۔

اردو میں خطبہ

مسئلہ ۵۵: اردو میں عیدین کا خطبہ ممنوع اور مکروہ ہے لہٰذا عربی میں خطبہ دینا لازم ہے۔

اسلئے کہ خطبہ ایک طرح کی قرأت کے درجہ میں ہے کہ جس طرح قرات کا سمجھنا لازم نہیں اسی طرح خطبہ کا حکم ہے بس صرف توجہ دینا ضروری ہے۔ فتاوی محمودیہ ۲/۲۹۵ - فتاوی دار العلوم ۵/۵۲ ۔ احسن الفتاوی ۴/۱۵۱

عیدگاہ کسے کہتے ہیں: مسئلہ ۵۶ ۱ ۔ شرعی طور پر عیدگاہ اسکو کہتے ہیں جو آبادی سے بالکل باہر ہو اور اگر آبادی سے باہر باقاعدہ عیدگاہ بنی ہوئی نہ ہو تو کھلے میدان وجنگل میں نمازِ عید ادا کیجائے تو وہ بھی وقتی طور پر عیدگاہ ہی کہلائی جائے گی اور سنت موکدہ کا ثواب حاصل ہوجائیگا۔ اسلئے کہ حدیث وفقہ میں الخروج الی الجبانۃ کو سنت کہا گیا ہے یعنی عید کی نماز کے لئے صحراء وجنگل کی طرف جانا سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ شامی کراچی ۲/۱۶۹ ، عمدۃ القاری ۶/۲۸۱

آبادی کے اندر آئی ہوئی عیدگاہ | مسئلہ:۔ اگر عیدگاہ آبادی کے اندر آگئی ہے تو ایسی عیدگاہ سے سنت مؤکدہ کا حکم ختم ہوجاتا ہے۔ اسلئے کہ اصل مقصد آبادی سے باہر میدان اور صحرا میں جاکر پڑھنا شوکتِ اسلام کا مظاہرہ ہے اور عیدگاہ اگر آبادی کے اندر آجائے تو مقصد فوت ہوجاتا ہے اسلئے اصل عیدگاہ کا حکم باقی نہ رہے گا۔ چنانچہ مسجد نبوی میں ایک نماز پڑھنے سے بعض روایات کے مطابق پچاس ہزار نمازوں کا ثواب ملتا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم آبادی سے باہر کی اہمیت

کی وجہ سے اس فضیلت کو چھوڑ کر آبادی سے باہر جنگل وصحرا میں جاکر عید کی نماز ادا فرمایا کرتے تھے۔ فتح الباری مصری ص ۲ ج ۲، فتح الباری بیروتی ص ۳۶۱ ج ۲، عمدۃ القاری ص ۲۸۱ ج ۶، فتاویٰ محمودیہ ص ۲۱۶ ج ۷۔

میدانی عیدگاہ میں نماز عید سنت موکدہ ہے

آبادی سے باہر کی عیدگاہ میں جاکر نماز عید ادا کرنا سنت مؤکدہ ہے۔۔ بلا عذر ایسی عیدگاہ کو ترک کر کے شہر میں نماز عید پڑھنا مکروہ اور خلاف سنت ہے۔ فتاویٰ دارالعلوم ص ۱۹۸ ج ۵، کفایۃ المفتی ص ۲۴۶ ج ۳، امداد الفتاویٰ ج ۱ ص ۲۱ مسئلہ نمبر ۵۹۔

بڑے شہر میں متعدد عیدگاہ

اگر آبادی بڑھ جانے کی وجہ سے عیدگاہ آبادی کے اندر آگئی ہے اور شہر سے باہر نئی عیدگاہ بنانے میں سب لوگوں کا وہاں پہونچنا مشکل ہوجائے تو شرعی حکم یہ ہے کہ جس طرح ایک شہر میں متعدد جمعہ قائم کرنا جائز ہے اسی طرح ایک شہر کے لئے متعدد عیدگاہ بنانا بھی جائز ہے۔ لہذا بڑے شہروں میں ہر چہار جانب الگ الگ عیدگاہ بنالینا چاہیے تاکہ ہر طرف کے لوگ آسانی سے عیدگاہ کی سنت موکدہ ادا کرسکیں۔ اور آبادی کے اندر کی عیدگاہ میں نماز تو بلا کراہت ہو جاتی ہے، لیکن سنت مؤکدہ ادا نہ ہوگی۔

شہر کی بڑی مسجد اور آبادی کے اندر کی عیدگاہ میں ثواب کے اعتبار سے کوئی خاص فرق نہیں ہے۔ شامی کراچی ص ۱۶۹ ج ۲، مصری ج ۱ ص ۱۶۹، فتاوی عالمگیری ص ۱۵۰ ج ۱، فتاوی رحیمیہ ج ۶ ص ۳، فتاوی دارالعلوم ص ۲۰۷ ج ۵، امداد الفتاوی ص ۶۴۳ ج ۱

مسائلِ عید الاضحیٰ

شہر میں نماز سے قبل قربانی جائز نہیں

مسئلہ ۶۰ شہر والوں کے لئے نماز عید سے پہلے قربانی جائز نہیں ہے۔ ہدایہ ص ۴۲۹ ج ۴۔

مساجد میں نماز ہو جانے کے بعد قربانی جائز ہے

مسئلہ ۶۱ اگر عید کی نماز پہلے مسجد میں ہو جائے تو شہر والوں کے لئے قربانی کرنا جائز ہے عیدگاہ کی نماز پر موقوف نہیں ہے۔ شامی کراچی ج ۶ ص ۳۱۸، عالمگیری کوئٹہ ج ۵ ص ۲۹۵، فتاوی رحیمیہ ص ۱۸۰ ج ۹۔

مسئلہ ۶۲ ذی الحجہ کی پہلی تاریخ سے نویں ذی الحجہ تک نو روزے مستحب اور حدیث میں بہت فضیلت آئی ہے۔ مشکوۃ ص ۱۸۰ ج ۱۔

مسئلہ ۶۳ ذی الحجہ کے دن صبح سے قربانی تک کچھ نہ کھانا اور اپنی قربانی کے گوشت سے کھانے کی ابتداء کرنا مستحب ہے۔ عالمگیری ص ۱۵۰ ج ۱

تکبیرِ تشریق مسئلہ ۶۴ ۔ تکبیرِ تشریق کے الفاظ یوں ہیں: اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْد

۔ تکبیرِ تشریق میں تین معزز اور مقرب بندوں کے الفاظ موجود ہیں۔ ۱؎ حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ذبح کیا جا رہا تھا اور حضرت جبریل امین علیہ السلام مینڈھا لے کر تشریف لا رہے تھے، تو حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ذبح کرنے میں عجلت محسوس کرتے ہوئے فرمایا اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ،

۲؎: ۔ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے آسمانی قربانی کو دیکھا، تو فرمایا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ۔

۳؎: ۔ جب حضرت اسماعیل علیہ السلام کو یہ معلوم ہوا تو فرمایا: اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ ۔ شامی کراچی ص ۱۷۸ ج ۲ ۔

مسئلہ ۶۵ ۔ یہ تکبیر نویں ذی الحجہ کی نماز فجر سے تیرہویں ذی الحجہ کی نماز عصر تک ہر فرض نماز کے فوراً بعد مردوں کے لئے با آواز بلند اور عورتوں کے لئے ایک مرتبہ آہستہ کہنا واجب ہے۔ کل تیئیس ۲۳ نمازیں ہو جاتی ہیں جن کے بعد تکبیرِ تشریق پڑھنا واجب ہے اور نماز عید الاضحیٰ کو لے کر کل چوبیس ۲۴ نمازیں ہو جاتی ہیں ۔

الدر المختار کراچی ص ۱۸۰ ج ۲ ، طحطاوی ص ۲۹۶

مسئلہ ۶۶ ۔ یہ تکبیر مقیم، مسافر، منفرد، جماعت، عورت، اہل شہر،

ج۲ ص۲۱۶

اہل دیہات، سب پر واجب ہے۔ درمختار کراچی ج۲ ص۱۸۰ فتاویٰ دارالعلوم

مسئلہ ۶۴۔ اگر تکبیر امام بھول جائے تو مقتدی زور سے پڑھ کر یاد دلادیں۔ شامی کراچی ج۲ ص۱۸۰۔

مسئلہ ۶۵۔ اگر تکبیر تشریق کسی نماز میں بالکل بھول جائے۔ تو معاف ہے دوبارہ قضا کی ضرورت نہیں۔ فتاویٰ دارالعلوم ج۵ ص۲۰۶

ایک شخص سعودی عرب میں نماز عید پڑھا کر فوراً ہندوستان آجاتا ہے۔ اور ہندوستان میں ابھی ایک روزہ باقی ہے تو اس شخص پر ہندوستان آنے کے بعد ہندوستانیوں کے ساتھ روزہ رکھنا اور ان کے ساتھ عید کی نماز ادا کرنا لازم ہے یا نہیں؟

جواب :۔ ایسے شخص پر اہلِ ہند کے ساتھ روزہ رکھنا اور ان کے ساتھ دوبارہ عید کی نماز ادا کرنا لازم ہے۔ لہذا نمازِ عید کا امام بن کر عید پڑھا بھی سکتا ہے۔ اگرچہ وہ . . . تیس ۳۰ روزے مکمل کر کے پھر عید کی نماز پڑھا کر ہندوستان آیا ہے اسلئے کہ جب وہ ہندوستان آگیا تو اس پر شرعی طور پر اہلِ ہند کا حکم لاگو ہو گیا اور یہاں کے لوگوں پر جو شرعی حکم لاگو ہے اس کا یہ شخص بھی اب مکلف ہو گیا ہے۔ مستفاد احسن الفتاوی ج۴ ص۴۲۲

اسی طرح اگر کوئی شخص ہندوستان میں فجر کی نماز ادا کر کے ہوائی جہاز میں سوار ہو کر فجر سے پہلے مدینہ منورہ پہونچتا ہے تو اس پر مدینہ منورہ میں پھر فجر کی نماز پڑھنا لازم ہے۔

سجدۂ تلاوت اور قرآن کریم کی عظمت

مسئلہ نمبر ۱ ۔ پورے قرآن کریم میں کل چودہ مقامات میں آیتِ سجدہ ہے ان آیتوں کے پڑھنے پر سجدہ کرنا واجب ہے ۔ ان مقامات میں سجدہ نہیں کرے گا تو گنہگار ہوگا ۔ البحر الرائق ص ۱۱۸ ج ۲ ، در مختار کراچی ص ۱۱۰ ج ۲ ۔

مسئلہ ۲ ۔ چودہ سورتیں جن میں آیتِ سجدہ ہے حسب ذیل ہیں ۔ ۱ سورہ اعراف ۲ سورہ رعد ۳ سورۂ نحل ۴ سورۂ بنی اسرائیل ۵ سورۂ مریم ۶ سورۂ حج ۷ سورہ فرقان ۸ سورۂ نمل ۹ الٓمٓ تنزیل ۱۰ ص ۱۱ سورہ حٰمٓ سجدہ ۱۲ سورہ نجم ۱۳ سورۂ انشقاق ۱۴ سورۂ اقرأ ان میں سے ہر سورت میں سجدہ کے مقام میں نشان سجدہ موجود ہے لیکن سورہ حج میں صرف اول مقام میں سجدہ لازم ہے ۔ مقام ثانی میں حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک سجدہ لازم نہیں ہے ۔ اور سورۂ ص میں رَاکِعًا وَّاَنَابَ پر سجدہ کا نشان موجود ہے لیکن یہ صحیح نہیں ہے بلکہ صحیح یہی ہے کہ حُسْنَ مَاٰبٍ پر سجدہ کیا جائے اور سورہ حٰمٓ سجدہ میں لَا یَسْئَمُوْنَ پر سجدہ کرنا چاہیے ۔ الجوہرہ ص ۹۷ ج ۱ ۔

مسئلہ ۳ ۔ اگر نماز میں آیتِ سجدہ تلاوت کرنے کے بعد سجدہ کرنا بھول جائے تو نماز کے بعد سجدہ درست نہ ہوگا اور سجدہ

رہے گا تو اسے دہرانا پڑے گا اور اس کی تلافی صرف توبہ ہے اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ
معاف فرمادیگا۔ علم الفقہ ص۱۰۴ ج۲، بہشتی زیور ص۲۴ ج۲، شامی کراچی ص۱۱۱ ج۲، اور نماز کے اندر یاد
آجائے تو فوراً سجدہ کرلے اور آخر میں سجدہ سہو کرنا بھی واجب ہے، فتاویٰ رحیمیہ ص۲۹ ج۴

مسئلہ ۳ :۔ نماز میں آیت سجدہ پڑھ کر فوراً سجدہ کرنا لازم ہے اور اس میں اتنی گنجائش ہے کہ آیت سجدہ پڑھنے کے بعد مزید چار آیتیں پڑھنے سے پہلے پہلے سجدہ کرلیتا ہے تو بھی صحیح ہوجاتا ہے اور گنہگار بھی نہ ہوگا عالمگیری ص۱۳۳ ج۱ ۔ اور اگر اس سے آگے بڑھ جانے کے بعد سجدہ کرتا ہے تو سجدہ تو ادا ہوجائے گا لیکن گنہگار ہوگا ۔ بہشتی زیور ص۴۳ ج۲

مسئلہ ۴ :۔ اگر خارج صلوٰۃ آیت سجدہ تلاوت کرکے فوراً سجدہ نہیں کیا ہے تو بعد میں جب بھی سجدہ کرے گا تو ادا ہوجائے گا لیکن اس میں تاخیر نہ کرنا بہتر ہے ۔ بہشتی زیور ص۴۲ ج۲ ۔

مسئلہ ۵ :۔ عورت نے حیض یا نفاس کی حالت میں کسی سے سجدہ کی آیت سن لیا۔ تو عورت پر سجدہ واجب نہیں ہوا بعد میں سجدہ کرنا بھی اس پر لازم نہیں ہے لیکن اگر کسی نے حالتِ جنابت میں سن لی ہے تو غسل سے فارغ ہونے کے بعد سجدہ کرنا واجب ہے۔ بہشتی زیور ص۴۳ ج۲

مسئلہ ۶ :۔ ایک جگہ بیٹھ کر متعدد آیت سجدہ تلاوت کرے گا تو سب کے لئے الگ الگ سجدہ کرنا واجب ہے اور اگر ایک جگہ بیٹھ کر ایک ہی آیت کو بار بار پڑھتا ہے تو صرف ایک ہی سجدہ لازم

ہے اور اگر سجدہ کرنے کے بعد اسی آیت کو اسی جگہ دوبارہ پڑھے گا تو دوبارہ سجدہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے اور اگر جگہ بدل کر پڑھے گا تو دوسرا سجدہ کرنا لازم ہوگا۔ مستفاد، بہشتی زیور ص ۴۲

مسئلہ ۷:۔ سجدہ کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ طہارت کی حالت میں قبلہ رو ہوکر اللہ اکبر کہہ کر سجدہ میں جائے اور تین دفعہ سبحان ربی الاعلیٰ پڑھ کر اللہ اکبر کہتے ہوئے اٹھ جائے۔ اور سجدہ تلاوت بیٹھ کر اور کھڑے ہوکر دونوں طرح جائز ہے لیکن کھڑے ہوکر زیادہ افضل ہے۔ بہشتی زیور ص ۴۲/ ج ۲۔

مسئلہ ۸:۔ آیت سجدہ تلاوت کرنے والے اور سننے والے سب پر سجدہ واجب ہے۔ الجوہرہ ص ۹۷/ ج ۱

مسئلہ ۹:۔ اگر آیت سجدہ مکمل نہ پڑھے بلکہ کچھ حصہ پڑھ لیا ہے تو بھی سجدہ کرنا واجب ہے۔ الجوہرۃ ص ۹۷/ ج ۱

ٹیپ ریکارڈ میں آیت سجدہ سننا

مسئلہ ۱۰:۔ ٹیپ ریکارڈ میں آیتِ سجدہ سننے سے سجدہ واجب نہیں ہوتا ہے اس لئے کہ یہ صدائے بازگشت کے حکم میں ہے۔ اسی طرح سونے والا بڑبڑاتا ہوا قرآن پڑھتا ہے یا مجنون مطلق جو مسلسل جنون کی حالت میں رہتا ہے اس کی زبان سے قرآن سننے سے سجدہ واجب نہیں ہوتا

جواہر الفقہ ص ۲۷۸/ ج ۴، شامی کراچی ص ۱۰۸/ ج ۲

اور قرآن بھرے ہوئے کیسٹ کو ناپاکی کی حالت میں پکڑنا بھی ممنوع نہیں ہے۔ جواہر الفقہ ص ۵ ج ۲۔

ٹیپ ریکارڈ میں قرآن بھرنا ممنوع

مسئلہ نمبر ۸۱ :۔ قرآن کریم کو ٹیپ ریکارڈ میں بھر کر تفریحی اور ذہنی عیاشی کا ذریعہ بنانا قرآن کی سخت ترین توہین ہے راستہ سے گزرتے ہوئے بارہا دیکھنے میں آیا ہے کہ ہوٹلوں میں کھانا ناشتہ چائے اور گفتگو چل رہی ہے اور ساتھ ساتھ ٹیپ ریکارڈ میں قرآن بھی ہو رہا ہے۔ ہر سلیم الطبع .. مسلمان ان حالات وحرکات کو دیکھ کر خود ہی قرآن کریم کی اہانت محسوس کرے گا۔ اسی بنا پر حضرت تھانوی قدس سرہٗ اور حضرت مفتی کفایت اللہ صاحب قدس سرہٗ نے گرامو فون میں قرآن بھرنے کو ممنوع اور ناجائز لکھا ہے۔ نیز حضرت تھانوی قدس سرہٗ نے خوش الحان قاری کی آواز محفوظ کر کے اس سے فائدہ اٹھانے کی غرض سے ٹیپ وغیرہ میں بھرنے میں کراہت لکھی ہے۔

مستفاد جواہر الفقہ ص ۴ ج ۲، امداد الفتاویٰ ص ۲۳ ج ۴، کفایت المفتی ص ۲۰۳ ج ۹

ایک عجیب لطیفہ

اس آلہ کے موجد عیسائی اور یہودی ہیں شاید انھوں نے بھی اس کا احساس کیا ہے کہ کلام الٰہی کا اس کے ذریعہ سننا سنانا ایک قسم کا لہو ولعب ہے

اس لئے آج تک نہیں سنا گیا کہ عیسائی نے انجیل کی سورتوں کو اور یہود نے توریت کی سورتوں کو اس میں بند کی ہوں اور ہمارے مسلمان بھائی اس کا بالکل احساس نہیں کرتے ۔

ریڈیو اور لاؤڈ اسپیکر میں آیت سجدہ

مسئلہ ۸۲ لاؤڈ اسپیکر میں آیتِ سجدہ سننے سے سجدہ واجب ہو جاتا ہے۔ اسی طرح ریڈیو میں آیتِ سجدہ سننے سے بھی سجدہ واجب ہو جاتا ہے۔ کفایت المفتی ص ۲۰ ج ۹

آیت قرآنی کا مونوگرام

۸۳ قرآن کریم کا مونوگرام میں لکھنا مکروہ تحریمی اور ممنوع ہے۔ امداد الفتاوی ص ۶۱ ج ۴ ۔ نیز پیتل وغیرہ کے برتنوں میں آیاتِ قرآنی کا مونوگرام بنا کر اغیار کے ہاتھ فروخت کیا جائے تو اس میں اہانت کا زیادہ خطرہ ہے اسلئے ہمارے تاجر بھائیوں کو اس طرف خاص توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ رزق کا مالک خدا، رزاق ہے۔

ٹیلی ویژن اور وی سی آر میں آیت سجدہ

۸۴ مذکورہ آلات میں آیتِ سجدہ سننے میں ایک ضابطہ ذہن میں رکھنا ضروری ہے۔ کہ جس وقت اصل قاری اپنی جگہ پڑھ رہا ہے اگر اسی وقت ان آلات سے سنائی دیتا ہے تو آیت سجدہ سننے سے سجدہ واجب ہو جائے گا

جیساکہ لاؤڈاسپیکر اور ریڈیو میں ہوتا ہے ۔ اور معلوم ہوا کہ ٹیلی ویژن میں اصل قاری کی قرآت کے وقت دکھائی اور سنائی دیتی ہے لہٰذا ایسی صورت میں سننے والوں پر سجدہ لازم ہوگا۔ اور اگر محض قاری کی قرآت کیسٹ وغیرہ میں بھری گئی ہے اور مجلس قرآت کے بعد وی سی آر وغیرہ سے سنائی دیتی ہے تو ایسی صورت میں آیت سجدہ سننے سے سجدہ واجب نہ ہوگا ۔ اسلئے کہ سجدہ واجب ہونے کے لئے یہ لازم ہے کہ بالارادہ پڑھنے والے کی زبان سے پڑھتے وقت سنی جائے اور یہاں یہ مفقود ہے

مستفاد الدر المختار ص۱۰۳ ج۲، کفایۃ المفتی ص۴۲۳ ج۳ ۔

آیت سجدہ لکھنے سے سجدہ واجب نہیں

مسئلہ: اگر زبان سے نہ پڑھے اور صرف قلم سے لکھتا ہے یا ہاتھ سے ٹیپ کرتا ہے تو اس سے سجدہ واجب نہیں ہے ۔ اس لئے کہ بالقصد زبان سے پڑھنا یہاں نہیں پایا گیا ۔ مستفاد درمختار کراچی ص۱۰۴ ج۲ ، احسن الفتاوی ج۴ ص۶۰ ۔

سجدہ کی آیتوں کی فضیلت اور دعاء کی قبولیت

مسئلہ ۳۲: ۔ پورے قرآن کریم میں ۱۴ آیت سجدہ ہیں ، ان سب کو ایک مجلس میں ایک ہی بیٹھک میں علی الترتیب پڑھی

جائیں اور ہر ایک کے ساتھ سجدہ بھی کیا جائے اور پھر اس کے بعد دعا کی جائے تو انشاء اللہ تعالیٰ ضرور قبول ہوگی اور اگر مصیبت ہے تو اس کی مصیبت اور پریشانی بہت جلد دور ہو جائے گی۔ یہ اکابر فقہا اور ائمہ مجتہدین کا مجرب عمل ہے۔ نورالایضاح ص ۱۱۵

اگر یہ عمل معظم اور مقبول راتوں میں کیا جائے مثلاً رمضان المبارک کی راتوں میں اور لیلۃ القدر اور شب برات، اور شب عیدین میں کیا جائے تو اور زیادہ قبولیت کی امید ہے۔

مسئلہ ۹۷۔ سورہ بنی اسرائیل اور سورہ انشقاق میں سورت ختم کر کے بوقت رکوع تلاوت سجدہ کی نیت کر لی جائے تو سجدۂ تلاوت کے قائم مقام ہو جاتا ہے۔ شامی کراچی ص ۱۱۱/۲

ٹیپ ریکارڈ میں تقریر بھرنا

ٹیپ ریکارڈ میں تقریر بھرنا جائز ہے۔ ٹیپ ریکارڈ میں تقریر بھرنے کو تو اہل فتاویٰ نے ممنوع قرار دیا ہے لیکن تقریر بھرنا ضرورت کی وجہ سے ممنوع نہیں ہے۔ اس لئے کہ قرآن کریم اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمیشہ محفوظ رہے گا۔ لیکن مقرر اور خطیب کی تقریر کے مواد محفوظ نہیں رہتے۔ اس لئے اس ضرورت کی بنا پر تقریر کا بھرنا ممنوع نہ ہوگا۔ مستفاد الاشباہ ص ۱۴۰۔

فضائلِ نوافل

سورج گرہن کی نماز عنہ ۸۹ جب سورج گرہن ہو تو دو رکعت نفل نماز با جماعت ادا کریں اور امام ان دونوں رکعتوں میں قرآت آہستہ کرے اور لمبی قرارت کرنا زیادہ افضل ہے اور نماز کے بعد آفتاب روشن ہونے تک دعا و استغفار میں مشغول رہیں۔ ہدایہ ص ۱۷۵، مراقی الفلاح ص ۲۹۶، علم الفقہ ج ۲ ص ۹۲ عملیات مجربہ ص ۱۰۔

چاند گرہن کی نماز عنہ ۹۰ جب چاند گرہن ہو جائے تو دو رکعت نفل بغیر جماعت ادا کریں اور نماز کے بعد دعا و استغفار میں چاند روشن ہو جانے تک مشغول رہیں۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ چاند اور سورج میں گرہن ہونا اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانیاں ہیں جب تم یہ دیکھو تو کثرت سے اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرو اور نماز پڑھو، صدقہ کرو۔ اور اس سے بندوں کو عبرت اور خوف دلانا مقصود ہے۔ مسلم شریف ج ۱ ص ۲۹۶، بخاری شریف ج ۱ ص ۱۴۲ علم الفقہ ج ۲ ص ۹۲۔

صلوٰۃ الاستسقاء (بارش کیلئے نماز) عنہ ۹۱ جب بارش کے موسم میں بالکل بارش نہ ہو اور مخلوقِ خدا۔۔

بے چین اور پریشان ہو تو تین روز تک مسلسل پا پیادہ پرانے کپڑے پہن کر ننگے سر، پراگندہ حال، پراگندہ بال میں آبادی سے باہر جا کر دو رکعت نماز با جماعت جہری قرأت کے ساتھ پڑھے اس کے بعد امام ایک خطبہ دے پھر دعا۔ اور استغفار میں مشغول ہو جائے۔ انشاء اللہ تین روز تک باران رحمت سے سرفرازی ہو گی اور دعا کے یہ الفاظ روایت میں آئے ہیں۔ اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُّغِيْثًا مَّرِيْئًا مَّرِيْعًا نَافِعًا غَيْرَ ضَارٍّ عَاجِلًا غَيْرَ اٰجِلٍ اَللّٰهُمَّ اسْقِ عِبَادَكَ وَ بَهَائِمَكَ وَانْشُرْ رَحْمَتَكَ وَاَحْيِ بَلَدَكَ الْمَيْتَةَ۔

(عملیات مجربہ)

نماز اشراق کی فضیلت

۹۲ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نجد کی طرف ایک مرتبہ جہاد کے لئے لشکر بھیجا جو بہت ہی جلد واپس لوٹ آیا اور ساتھ ہی بہت سارا مال غنیمت لے کر آیا۔ لوگوں کو بڑا تعجب ہوا کہ اتنی ذرا سی مدت میں ایسی بڑی کامیابی اور مال و دولت کے ساتھ واپس آ گیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں تمھیں اس سے بھی کم وقت میں اس مال سے بہت زیادہ غنیمت اور دولت کمانے والی جماعت بتاؤں، یہ وہ لوگ ہیں جو صبح کی . . . جماعت میں شریک ہوں اور آفتاب نکلنے تک اسی جگہ بیٹھے رہیں۔ آفتاب نکلنے کے بعد

(جب مکروہ وقت جو تقریباً بیس منٹ رہتا ہے نکل جائے) تو دو رکعت (اشراق کی) نماز پڑھیں۔ یہ لوگ بہت تھوڑے وقت میں بہت زیادہ دولت کمانے والے ہیں۔ فضائل نماز ص۲۰۔ نیز ایک حج اور عمرہ کا ثواب ملتا ہے۔ ترمذی شریف ص۱۰۸ ج۱، بہشتی زیور ص۳۷ ج۲،

چاشت کی نماز

۹۳ جب سورج خوب روشن ہو جائے اور دس گیارہ بجے کے قریب ہو جائے تو چاشت کی نماز پڑھنا بہت زیادہ فضیلت کی چیز ہے جو شخص چاشت کی نماز پڑھتا ہے اس کے لئے اللہ تعالیٰ جنت میں ایک گھر بناتا ہے اور چاشت کی نماز تہجد کی طرح دو رکعت سے بارہ رکعت تک ثابت ہے۔ ترمذی مع العرف الشذی ص۱۰۸ ج۱، الاشباہ ص۶۶ اور اس میں اس کی گنجائش ہے کہ حسب استطاعت دو اور بارہ کے درمیان جتنی پڑھ سکے پڑھ لیا کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ پورا ثواب ملے گا

صلوٰۃ الاوّابین

۹۴ جو شخص نماز مغرب کے بعد دو رکعت سنت سے فارغ ہو کر دوسری گفتگو اور کام میں لگنے سے پہلے چھ رکعات صلوٰۃ الاوابین پڑھے گا۔ اس کو اللہ تعالیٰ بارہ سال کی نفل نماز کا ثواب عطا فرماتے ہیں۔ ترمذی شریف مع العرف الشذی ص۹۸ ج۱۔ علم الفقہ ص۵۵ ج۲۔

تہجد کی نماز

۹۵ نمازِ تہجد کی حدیث میں بہت زیادہ فضیلت آئی ہے اور تمام نفلوں میں تہجد کا ثواب زیادہ ملتا ہے۔ یہ نماز آدھی رات میں اٹھ کر پڑھی جاتی ہے لیکن اس کے لئے سونا شرط نہیں ہے اور چار رکعت سے بارہ رکعت تک ثابت ہے اور اگر چار نہ ہو تو دو رکعت ہی پڑھ لیا کریں وہ بھی تہجد میں داخل ہوگی۔ بہشتی زیور ج۲ ص۲۰

صلوٰۃ التسبیح

۹۶ صلوٰۃ التسبیح کا حدیث شریف میں بڑا ثواب منقول ہے۔ اس کے پڑھنے سے بے انتہا ثواب ملتا ہے۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا حضرت عباسؓ کو یہ نماز سکھائی تھی اور فرمایا تھا کہ اس کے پڑھنے سے تمہارے تمام گناہ اگلے پچھلے نئے پرانے چھوٹے بڑے غلطی سے کئے ہوئے اور جان بوجھ کر کئے ہوئے، چھپ کر کئے ہوئے اور کھلم کھلا کئے ہوئے سبھی گناہ اللہ تعالیٰ معاف کر دیں گے۔ اور فرمایا کہ اگر ہو سکے تو یہ نماز روزانہ پڑھ لیا کرو اور اگر نہ ہو سکے تو ہر ہفتہ میں ایک بار پڑھ لیا کرو، یہ نہ ہو سکے تو مہینہ میں ایک بار پڑھ لیا کرو۔ یہ بھی نہ ہو سکے تو سال بھر میں ایک دفعہ پڑھ لیا کرو اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو کم از کم زندگی بھر میں ایک بار ضرور پڑھ لو۔ اور اس نماز کے پڑھنے کے دو طریقے ہیں۔

طریقہ ۱ :۔ چار رکعت کی نیت باندھ کر ثناء، اعوذ باللہ، بسم اللہ اور قرآت کے بعد رکوع سے پہلے پندرہ مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ پڑھ کر رکوع کرے اور رکوع میں تین مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ کہنے کے بعد پھر یہی تسبیح دس مرتبہ پڑھے۔ پھر رکوع سے اٹھے اور سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ اور رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کے بعد قومہ میں دس بار پڑھے۔ پھر سجدہ میں جا کر سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی تین بار پڑھنے کے بعد دس مرتبہ وہی تسبیح پڑھے پھر سجدہ سے بیٹھ کر دس مرتبہ پڑھے پھر سجدہ ثانیہ میں اسی طرح دس مرتبہ پڑھے پھر سجدہ سے سر اٹھا کر اللہ اکبر کہہ کر بیٹھے اور دس مرتبہ پڑھ کر بغیر اللہ اکبر کہے دوسری رکعت کے لئے کھڑا ہو جائے۔ تو اس طرح ایک رکعت میں ۷۵ مرتبہ ہو گئے اور اسی طرح دوسری رکعت پڑھ کر جب التحیات کے لئے بیٹھے، تو اولاً دس مرتبہ پڑھے پھر التحیات پڑھے اسی طرح چاروں رکعتیں پوری کر لیا کرے۔ یہ کل ۳۰۰ مرتبہ ہو گئے۔ مشکوٰۃ شریف ج ۱ ص ۱۱۷، ترمذی مع العرف الشذی ج ۱ ص ۱۰۹۔

طریقہ ۲ :۔ نیت باندھ کر ثناء کے بعد پندرہ مرتبہ یہ تسبیح پڑھے۔ پھر اعوذ باللہ اور بسم اللہ اور قرآت کے بعد رکوع سے پہلے دس مرتبہ، پھر رکوع میں دس مرتبہ، پھر رکوع سے کھڑے ہو کر دس بار

پھر سجدہ میں دس مرتبہ، پھر سجدہ سے اٹھ کر دس مرتبہ پھر سجدہ ثانیہ میں دس مرتبہ پڑھ کر بغیر بیٹھے اللہ اکبر کہہ کر کھڑا ہو جائے تو یہ ایک رکعت میں ۷۵ مرتبہ ہو گئے اور اسی طرح چار رکعت پوری کرے تو کل تین سو مرتبہ ہو جائیں گے۔ یہ طریقہ عام لوگوں کے لئے آسان ہے فضائل ذکر ص ۱۷۱

اور اس نماز میں پانچ امور قابل لحاظ ہیں۔

(۱) یہ نماز مکروہ اوقات کے علاوہ کسی بھی وقت پڑھنا جائز ہے

(۲) ان رکعتوں کے لئے قرآن کریم کی کوئی سورت متعین نہیں ہے جو سورت بھی یاد ہو پڑھ سکتا ہے۔

(۳) ان تسبیحوں کو زبان سے ہرگز نہ گنے کیونکہ اس سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ ہاں البتہ ہاتھ کی انگلیوں کو ہر تسبیح کے ساتھ اپنی جگہ رکھے دبا جائے اور اس طرح یاد رکھا کرے تو جائز ہے۔

(۴) اگر کسی رکن میں تسبیح پڑھنا بھول جائے تو بعد کے کسی بھی رکن میں اس کو پوری کر سکتا ہے۔

(۵) اگر سجدۂ سہو لازم آجائے تو سجدہ سہو میں یہ تسبیح پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ فضائل ذکر ص ۱۷۱ بہشتی زیور ص ۲۱/۲۷۔

تحیۃ الوضوء ۹۷ جب بھی وضو کرے تو اس کے بعد دو رکعت نفل پڑھ لیا کرے لیکن مکروہ اور ممنوع اوقات میں یہ نماز نہ پڑھے۔ اور حدیث شریف میں اس نماز کی بہت زیادہ

فضیلت آئی ہے فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص اچھی طرح وضو کرکے یہ دعا پڑھے اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وان محمدًا عبدہٗ ورسولہٗ اور دو رکعت نماز پڑھے تو اس کو اختیار دیا جائے گا کہ جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے۔ مسلم شریف ج۱ ص۱۲۲

تحیۃ المسجد

۹۸ مسجد میں داخل ہوتے ہی جو نماز پڑھی جاتی ہے وہ تحیۃ المسجد ہے چنانچہ اگر مسجد میں داخل ہوکر فورًا فجر کی سنت پڑھتا ہے یا کسی اور وقت کی سنت پڑھتا ہے تو تین نمازوں کا ثواب ملتا ہے۔ ۱ تحیۃ الوضوء ۲ تحیۃ المسجد ۳ سنت۔

صلوٰۃ الاحرام

۹۹ حج یا عمرہ کے احرام باندھتے وقت دو رکعت نماز پڑھنا سنت ہے۔ علم الفقہ ج۲ ص۹۱

اگر فرض سے فارغ ہوتے ہی فورًا احرام باندھا جائے تو اس فرض سے صلوٰۃ الاحرام کا ثواب بھی مل جاتا ہے جب کہ فرض کی نیت کے وقت احرام باندھنے کی بھی نیت کی ہو۔ الاشباہ والنظائر ص۶۵

صلوٰۃ الاستخارہ

۱۰۰ استخارہ کے معنٰی اللہ تعالیٰ سے خیر طلب کرنے کے ہیں اور استخارہ کرکے جو کام کیا جائے اس میں اللہ تعالیٰ ضرور کامیابی عطا فرمائے گا۔ پریشانی

نہیں اٹھانی پڑے گی جب کوئی مشکل کام پیش آجائے شادی یا سفر یا کوئی اور کام کرنے کا ارادہ ہو تو ضرور استخارہ کر لینا چاہیے انشاء اللہ خیر ہی خیر ہو گی۔

اور استخارہ کے تین طریقے ہیں۔

طریقہ ۱: ۔ استخارہ کی نیت، یعنی میں دو رکعت نفل استخارہ کی نیت کرتا ہوں اور زبان سے کہنا لازم نہیں صرف دل میں نیت کرنا بھی کافی ہے۔ اس طرح نیت کر کے سونے سے قبل دو رکعت نفل پڑھ کر خوب دل لگا کر یہ دعا تین مرتبہ پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَاَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَاَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعِیْشَتِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِہٖ فَیَسِّرْہُ لِیْ ثُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْہِ وَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعِیْشَتِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِہٖ فَاصْرِفْہُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْہُ وَاقْدِرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِہٖ۔ (ترمذی ص $\frac{109}{1}$) اور ھذا الامر پر پہونچے تو اس کام کو دھیان میں لائے جس کے لئے استخارہ کیا ہے اور فارغ ہونے کے بعد پاک بستر پر قبلہ کی طرف منہ کر کے باوضو

سوجائے جب سوکر اٹھے تو اس وقت جس بات کی طرف دلی رجحان پختہ ہو جائے اسی کو اختیار کرنا بہتر ہے اور استخارہ کا یہی مقصد ہے اور اگر دل میں خلجان اور تردد باقی رہے تو پھر دوسری رات اسی طرح کرے انشاء اللہ العزیز سات روز کے اندر اندر اس کام کی برائی بھلائی معلوم ہو جائے گی۔ شامی کراچی ج ۲ ص ۲۶۔

طریقہ ۲:۔ دو رکعت نماز کے بعد باوضو، پاک کپڑے پہن کر قبلہ رو داہنی کروٹ پر لیٹ کر سورہ والشمس سات دفعہ اور سورہ واللیل سات مرتبہ اور سورہ اخلاص سات مرتبہ، سورہ والتین سات مرتبہ پڑھ کر عاجزی سے دعاء مانگے، یاالٰہی مجھے میرے خواب میں وہ چیز دکھا دے اور میرے اس حال میں دعاء قبول ہونے اور مراد پوری ہونے کا انکشاف فرمادے۔ انشاء اللہ سات روز کے اندر اندر کام کی بھلائی برائی معلوم ہو جائے گی۔

طریقہ ۳:۔ سب سے آسان صورت یہ ہے کہ بدھ، جمعرات، جمعہ مسلسل تین دن نمازِ عشاء کے بعد سب کام سے فارغ ہو کر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم تین مرتبہ پڑھے پھر بسم اللہ شریف کے ساتھ سورہ الم نشرح سترہ مرتبہ پڑھ کر اپنے منہ اور سینہ پر دم کر کے حق تعالیٰ شانہ سے دعاء مانگے کہ فلاں امر... جو ہونے والا ہے وہ مجھے خواب میں یا غنودگی میں کسی آواز دینے والے کی آواز سے

بتلادے اوراس کا انجام بتلا دے اسکے بعد درود شریف سو مرتبہ پڑھے :۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَعْلُوْمٍ لَّکَ ۔ انشاء اللہ تین رات کے اندر اندر مقصد حاصل ہوجائے گا۔

عملیات مجربہ ص۱۱ ۔

نوٹ :۔ استخارہ میں خواب دیکھنا لازم نہیں بلکہ استخارہ کامل ہونے کے لئے کسی جانب ۔ ۔ ۔ مضبوطی سے دلی رجحان پیدا ہوجانا کافی ہے۔

صلوۃ الحاجت

۱۰۱ جب کسی کو دینی یا دنیاوی کوئی ضرورت پیش آجائے تو بہت اچھی طرح وضو کرکے دو رکعت نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ کی خوب حمد وثناء کرے پھر اوّل آخر درود شریف پڑھ کر ان الفاظ کے ساتھ دعا کرے :

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اَسْئَلُکَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِکَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِکَ وَالْغَنِیْمَۃَ مِنْ کُلِّ بِرٍّ وَّالسَّلَامَۃَ مِنْ کُلِّ اِثْمٍ لَا تَدَعْ لَنَا ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَہٗ وَلَا ھَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَہٗ وَلَا حَاجَۃً ھِیَ لَکَ رِضًا اِلَّا قَضَیْتَھَا یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۔ (ترمذی شریف ص۱۰۹ ج۱) انشاء اللہ تعالیٰ حاجت پوری ہوجائے گی ۔ فضائل نماز ص۱۰۴ ۔ شامی کراچی ص۲۸ ج۲

صلوۃ التوبہ

۱۰۲ :۔ اگر کوئی بات خلاف شرع ہوجائے تو اچھی

طرح وضو کرکے دو رکعت نفل پڑھ کر حق تعالیٰ شانہ کے سامنے خوب گڑگڑا کر اس سے توبہ کرے اور اپنے کئے ہوئے پر پچھتائے اور نادم ہو کر مولیٰ کریم سے معافی مانگے اور آئندہ کے لئے پکا ارادہ کرے کہ اب کبھی نہیں کرونگا۔ بفضلہ تعالیٰ گناہ معاف ہو جائے گا۔

بہشتی زیور ج ۲ ص ۳۴ طحطاوی علی المراقی ص ۲۱۹۔ علم الفقہ ج ۲ ص ۵

صلوٰۃ القتل

مسئلہ ۱۰۲ جب کوئی مسلمان قتل کیا جائے تو اس کے لئے افضل اور مستحب یہ ہے کہ اچھی طرح وضو کرکے دو رکعت نماز پڑھے اور اپنے گناہوں کی مغفرت کی دعاء کرے تاکہ یہی استغفار اور نماز دنیا میں اس کا آخری عمل ہو۔ طحطاوی ص ۲۱۹ حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کو جب شہید کیا جارہا تھا تو انھوں نے یہی طریقہ اختیار فرمایا تھا۔ بخاری شریف ج ۱ ص ۴۲۸۔

فضائل نماز میں حضرت شیخ قدس سرہ نے ایک عجیب واقعہ نقل فرمایا ہے اس میں اس کا ذکر ہے کہ اگر ظلماً قتل کیا جائے تو بسا اوقات غیبی مدد سے دشمن خود ہلاک ہو جاتا ہے اور اگر یاد ہو تو نماز میں اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاہُ الآیۃ آخر تک پوری آیت پڑھے۔ یہ سورۂ نمل کی آیت ۶۲ ہے۔ اور دوسری رکعت میں جو بھی یاد ہو پڑھ لے۔

صلوٰۃ المنزل

۱۰۴: جب کوئی سفر کرتے ہوئے کسی جگہ اترے تو پہلے دو رکعت نفل پڑھنا مستحب ہے۔ اسی طرح سفر کو جاتے وقت اور سفر سے واپسی کے وقت یہ نماز مستحب ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ جہاں اترے گا وہاں کی برکت اور بھلائی سے سرفراز ہوگا۔ مستفاد طحطاوی علی المراقی ص ۲۱۹۔

صلوٰۃ حل المشکلات

۱۰۵: جب کسی پر سخت مشکل اور پریشانی لاحق ہو جائے تو اچھی طرح وضو کر کے ایک تحریمہ سے چار رکعت نماز پڑھے۔ پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ، فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَ نَجَّیْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ سو مرتبہ پڑھے اور دوسری رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد اِنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ سو مرتبہ۔ تیسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد اُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ سو مرتبہ۔ چوتھی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِیْلُ، نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ سو مرتبہ پڑھے اور سلام کے بعد پھر سجدہ میں سر رکھ کر سو مرتبہ اِنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ پڑھے پھر اللہ تعالیٰ سے مراد مانگے انشاء اللہ مراد پوری ہو جائے گی۔ یہ بہت مجرب عمل ہے۔ عملیات مجربہ ص ۔

گدے پر نماز پڑھنا اگر روئی یا اسپنج کے گدے پر سرٹک جاتا ہو تو نماز صحیح ہو جائے گی اور اگر گدا اسطرح موٹا اور نرم ہو کہ دبتا چلا جاتا ہو اور سر اس پر نہ ٹک سکتا ہو تو نماز صحیح نہیں ہوگی عالمگیری ج۱ ص۷۰ شامی کراچی ج۱ ص۵۰۰، گیہوں چاول اور دیگر اناج کے اوپر نماز پڑھنا جائز ہے۔ عالمگیری ج۱ ص۷۰، گوبر ملے ہوئے گارے سے لیپی ہوئی خشک زمین پر پاک کپڑا بچھا کر نماز پڑھنے سے نماز صحیح ہو جاتی ہے، فتاوی رحیمیہ ج۱ ص۲۰۰،

نمازی کے سامنے سے گذرنا جس مسجد یا کمرہ کا مربع چالیس ذراع یا اس سے کم ہو تو ایسی مسجد یا کمرہ میں نمازی کے سامنے سے گذرنا کسی طرح جائز نہیں ہے۔ اور مسجد یا ہال اس سے بڑا ہو یا کھلی فضاء ہو اس میں نمازی کے آگے سے تین صف چھوڑ کر گذرنا جائز ہے[1]، اور اگر کسی شخص کے پیچھے دوسرا آدمی نماز پڑھ رہا ہو اور پہلا شخص جانا چاہے تو نماز پڑھنے والے کے سامنے سے ہٹ کر کے جا سکتا ہے یہ نمازی کے سامنے سے گذرنے کے حکم میں داخل نہیں ہے[2] اور اسی طرح چھتری، لاٹھی، رومال اور کسی انسان کو آڑ بنا کر گذرنا بھی جائز ہے[3]

جس جگہ پر شیشہ بچھا کر نماز پڑھنا اگر جس جگہ پر شیشہ بچھا کر نماز پڑھی جائے تو نماز صحیح ہے[4]

کچا لہسن پیاز کھا کر نماز پڑھنا جس طرح کچا لہسن اور پیاز کھا کر مسجد میں نماز پڑھنا مکروہ ہے اسی طرح گھر میں بھی مکروہ ہے[5]

---

[1] مستفاد احسن الفتاوی ج۴ ص۴۰۴، شامی کراچی ج۱ ص۶۳۴ [2] مستفاد فتاوی محمودیہ ج۲ ص۲۶۶ احسن الفتاوی ج۳ ص۴۰۴ [3] شامی کراچی ج۱ ص۶۳۷، [4] شامی کراچی ص۶۲۵، [5] احسن الفتاوی ج۲ ص۴۶۲،

صلوٰۃ الرغائب

مسئلہ ۱۰۷ صلوٰۃ الرغائب سے مراد ماہ رجب کے اول جمعہ کی شب کو یا شب برات وغیرہ میں باجماعت دو رکعت نماز پڑھتے ہیں اس نماز کا کہیں ثبوت نہیں ہے یہ لوگوں کی اپنی طرف سے ایجاد کردہ ہے اس کو فقہاء نے ناجائز اور بدعت کہا ہے اس لئے یہ قابلِ ترک ہے۔ شامی کراچی ج۲ ص۲۶

نفل نماز بیٹھ کے پڑھنا

مسئلہ ۱۰۸ مذکورہ سب نوافل بیٹھ کے پڑھنا بھی جائز ہے لیکن بیٹھ کر پڑھنے سے کھڑے ہونے کے مقابلہ میں نصف ثواب مل سکتا ہے اور یہی حکم وتر کے بعد جو دو رکعت نفل پڑھی جاتی ہے اس کا بھی ہے۔ کھڑے ہو کر پڑھنا افضل ہے۔ فتاویٰ رشیدیہ ص۳۶۵، امداد الفتاویٰ ج۱ ص۲۰۳

نوافل باجماعت پڑھنا

مسئلہ ۱۰۹ صلوٰۃ تراویح، صلوٰۃ کسوف، صلوٰۃ استسقاء کے علاوہ باقی تمام نوافل کو رمضان وغیر رمضان ہر حال میں اس طرح باجماعت پڑھنا کہ مقتدی چار افراد یا اس سے زائد ہوں حضرت گنگوہیؒ، حضرت تھانویؒ حضرت مفتی عزیز الرحمٰن صاحبؒ، حضرت مفتی محمود صاحبؒ وغیرہم نے مکروہ تحریمی نقل فرمایا ہے اور تاتارخانیہ کبیری، درمختار، عالمگیری وغیرہ میں بھی اسی طرح بالاتفاق مکروہ لکھا ہے اور اگر مقتدی تین ہوں تو بعض فقہاء کے نزدیک جائز ہے۔ اگر مقتدی دو ہوں

تو تمام فقہاء کے نزدیک بلا کراہت جائز ہے لہذا رمضان المبارک میں اگر دو، دو، تین، تین آدمی مل کر کسی حافظ کے پیچھے نفلوں میں قرآن سنا کریں تو مکروہ نہیں ہے۔ درمختار کراچی ص ۴۹ ج ۲ تاتارخانیہ ص ۳۲۶ ج ۱ عالمگیری ص ۸۳ ج ۱، کبیری ص ۴۱۱، فتاوی رشیدیہ ص ۳۵۴، فتاوی محمودیہ ص ۴۲ ج ۲ فتاوی دارالعلوم ص ۲۲۱ ج ۲، احسن الفتاوی ص ۴۹۶ ج ۳، امداد الفتاوی ج ۱ ص ۳۲۴ ہذا ماقبل میں ذکرکردہ تمام نوافل کو تنہا پڑھنا چاہیئے۔

صبح و شام کی دعا

مسئلہ ۱۱۰ :۔ جو شخص صبح کے وقت تین مرتبہ حسب ذیل دعا پڑھے گا منجانب اللہ دن بھر ہر قسم کے مصائب سے اس کی حفاظت ہوگی۔ اسی طرح شام کو پڑھے گا تو پوری رات اس کی حفاظت ہوتی رہے گی۔ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِی لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔ ترمذی شریف ج ۲ ص ۱۷۴

بازار میں داخل ہونیکی دعا

مسئلہ ۱۱۱ :۔ جو شخص بازار میں داخل ہوتے وقت حسب ذیل دعا پڑھے گا اللہ تعالیٰ اسکو دس لاکھ نیکیاں عطا کریگا اور دس لاکھ گناہ معاف کریگا اور دس لاکھ درجات بلند کریگا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَهُوَ حَیٌّ لَا یَمُوْتُ بِیَدِهِ الْخَیْرُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ ترمذی شریف

مسائل جمعہ

ساعت جمعہ

مسئلہ ۱۱۲ :۔ جمعہ کے دن اللہ تعالیٰ نے ایک گھڑی ایسی مقرر فرمائی ہے کہ اس گھڑی میں جو بھی بندہ اللہ تعالیٰ سے اپنی مراد مانگے گا اس کو ضرور عطا کی جائے گی لیکن اس وقت کی تعیین میں روایتیں مختلف آئی ہیں اس لئے پورا دن عبادت میں لگانا چاہئے۔ شامی کراچی ج۲ ص۱۶۴
اس وقت کی تعیین نہ کرنے کی حکمت یہ بیان کی جاتی ہے کہ اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے تو صرف اسی ساعت کو عبادت و انابت کے لئے متعین کریں گے اور دیگر اوقات اور ایام میں چھٹی کر دیں گے۔
ترمذی شریف کی روایت میں عصر و مغرب کے درمیان کا حصہ تبلایا ہے۔ ترمذی ج۱ ص۶۵ مشکوٰۃ ج۱ ص۱۲۰۔ اور مسلم شریف کی روایت میں امام کے منبر پر چڑھنے سے نماز سے فراغت تک کا وقت تبلایا ہے مسلم ج۱ ص۲۸۱، مشکوٰۃ ج۱ ص۱۱۹۔

یوم جمعہ میں موت سے عذاب قبر سے نجات :۔

مسئلہ ۱۱۳ :۔ جمعہ کے دن یا جمعہ اور جمعرات کی درمیانی شب میں اگر کسی مومن کا انتقال ہو جائے تو انشاء اللہ تعالیٰ قیامت

تک قبر کے عذاب سے محفوظ ہو جائے گا۔ اور اگر کسی کافر کا انتقال ہو جائے تو صرف اسی جمعہ کو عذاب سے محفوظ رہے گا اس کے بعد قیامت تک عذاب میں مبتلا رہے گا۔ اسی طرح ماہ رمضان المبارک میں کافر مر جائے تو ماہ مبارک کے احترام کی وجہ سے صرف رمضان میں عذاب سے حفاظت ہوتی ہے اس کے بعد تا قیامت عذاب ہوتا رہے گا اور مومن قیامت تک کے لئے محفوظ ہو جاتا ہے۔ شامی کراچی ج ۲ ص ۱۶۵، ترمذی مع العرف الشذی ج ۱ ص ۲۰۵۔

مسئلہ نمبر ۱۱۴: سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کوئی شخص ہمیشہ لوگوں پر ظلم کرتا رہا اور حق مارتا رہا تو کیا جمعہ یا رمضان میں مرنے کی وجہ سے وہ بھی عذاب سے محفوظ ہو جائے گا یا نہیں؟

تو اس کی تفصیل یہ ہے کہ عذاب آخرت اور عذاب قبر دونوں الگ الگ نوعیت کی چیزیں ہیں۔ لہٰذا اگر کوئی ظالم جمعہ یا رمضان میں مر جائے تو عذاب قبر سے بچ جائے گا لیکن عذاب آخرت سے بچ نہیں سکتا۔

اذانِ جمعہ پر خرید و فروخت کی حرمت

مسئلہ ۱۱۵ سوال

ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ وَذَرُوا الْبَیْعَ الآیۃ کے ذریعہ ترکِ بیع کا حکم فرمایا ہے لیکن ترکِ شراء کا حکم نہیں فرمایا تو

اس میں کیا راز ہے ؟
جواب :۔ اگر فروخت کرنے والا اپنی دوکان ہی بند رکھے تو خریدار کہاں سے آئے گا ۔ لہذا فروخت کرنے والے کو ترکِ بیع کا حکم کرنے سے درپردہ خریدار کو ترکِ شراء کا حکم کرنا بھی خود بخود سمجھ میں آجاتا ہے ۔ لہٰذا اذانِ جمعہ کے بعد خرید و فروخت دونوں ناجائز ہے ۔ اور اذانِ سے مراد اذانِ اول ہے ۔ احسن الفتاویٰ ص ۱۱۴ ج ۴ ۔

دوکاندار کا باری باری جمعہ پڑھنا

مسئلہ ۱۱۶ :۔ بعض احباب ایسا بھی کرتے ہیں کہ اگر دو بھائی ساتھ ہوں تو ایک بھائی کسی ایسی مسجد میں نماز پڑھ لیتا ہے جہاں پہلے نماز ہوتی ہے اور اتنے میں دوسرا بھائی دوکان میں فروخت کرتا رہتا ہے یہ نماز پڑھ کر آتا ہے تو دوسرا بھائی دوسری مسجد ... جس میں بعد میں نماز ہوتی ہے ، نماز پڑھ لیتا ہے ۔ تو دونوں بھائی نے جمعہ بھی ادا کر لیا اور دوکانداری بھی باقی رکھا بظاہر ایسا کرنا اچھا معلوم ہوتا ہے لیکن گہری نظر سے دیکھا جائے تو یہ بھی قابلِ ترک ہے اسلئے کہ ایسی صورت میں بہت سے خریدار دوکان کھلی ہونے کی وجہ سے ترک جمعہ کر کے خریداری میں مشغول ہو جاتے ہیں ۔ اور خریدار کو ترک سعی الی الجمعہ کا سبب یہی دوکان کھلی رہنا ہے ۔ اس لئے تاجر بھائیوں کو ہر جمعہ کو خدائی حکم کی تعمیل کیلئے

ایک ڈیڑھ گھنٹے دوکان بند کرنے کی قربانی دینی چاہیئے ورنہ کیا خبر ہے کہ اللہ تعالیٰ کے یہاں اس کی وجہ سے گرفت ہو جائے ۔

جمعہ میں سبقت کی فضیلت

مسئلہ ۱۱۷ :۔ جو شخص جمعہ کے لئے سویرے سب سے پہلے پہونچتا ہے اس کو اونٹ قربان کرنے کا ثواب ملتا ہے اور جو اس کے بعد پہونچتا ہے اس کو گائے قربان کرنے کا ثواب ملتا ہے اور اس کے بعد جو آتا ہے تو اس کو ایک مرغ صدقہ کرنے کا اور اس کے بعد جو آتا ہے اس کو انڈا صدقہ کرنے کا ثواب ملتا ہے ۔ مسلم شریف ج ۱ ص ۲۸۰ ۔ ترمذی شریف ج ۱ ص ۱۱۲ ۔

خطبۃ الوداع

مسئلہ ۱۱۸ :۔ رمضان المبارک کے آخری جمعہ کو خطبۃ الوداع پڑھنا حدیث و فقہ سے ثابت نہیں۔ اس پر اصرار کرنا اور اس کو ضروری سمجھنا اہل فتویٰ اور اکابر علماء نے مکروہ اور بدعت لکھا ہے۔ فتاویٰ دار العلوم ج ۵ ص ۹۳ و ۹۶ امداد الفتاویٰ ج ۱ ص ۶۸۵ ۔

دیہات اور چھوٹے گاؤں میں جمعہ جائز نہیں

مسئلہ ۱۱۹ :۔ جمعہ کے صحیح ہونے کے لئے شہر یا قصبہ یا اتنا بڑا گاؤں ہو کہ عورت مرد، مسلم غیر مسلم تین ہزار افراد پر مشتمل

ہو۔ اس سے چھوٹے گاؤں میں نماز جمعہ جائز نہیں ہے۔ وہاں کے لوگوں پر ظہر کی نماز فرض ہے اگر ظہر چھوڑ کر جمعہ پڑھیں گے تو ان پر ظہر کا فریضہ باقی رہ جائے گا۔ بہشتی زیور ج ۱۱ ص ۸۰ ۔ فتاویٰ محمودیہ ج ۲ ص ۳۰۲، ج ۲ ص ۳۱۴

مسئلہ نمبر ۱۲۰ ۔ اگر کوئی جگہ جی ٹی روڈ اور چوراہا پر واقع ہونے کی وجہ سے اس میں بازار یا شفاخانہ، ڈاکخانہ، تھانہ سب کچھ موجود ہیں تو وہاں جمعہ کی نماز صحیح ۔ اور درست ہے اگرچہ وہاں کے باشندے تین ہزار سے کم کیوں نہ ہوں۔ فتاویٰ دارالعلوم ج ۵ ص ۴۲

اگر کوئی شہری کسی ضرورت سے جمعہ کے وقت گاؤں میں موجود ہو تو اس پر جمعہ واجب نہیں اور نہ ہی گاؤں میں اس کیلئے جمعہ پڑھنا درست ہوگا ۔

خطبہ کے درمیان ٹین کا ڈبہ لیکر چندہ کرنا

بعض مساجد میں جمعہ کے خطبہ کے درمیان ٹین کا ڈبہ لے کر چندہ کرتے ہیں یہ سخت ممنوع اور ناجائز ہے اس لئے کہ دوران خطبہ نماز اور ذکر سے بھی شریعت نے سخت ممانعت کی ہے۔ اور اسی طرح سنت پڑھنے والوں کے سلائے ڈبہ گھمانا جائز نہیں ہے اس طرف تمام احباب کو خیال رکھنا چاہئے فتاویٰ دارالعلوم ج ۵ ص ۱۲۱ ۔ درمختار کراچی ج ۲ ص ۱۵۹

مسائلِ سفر

مسئلہ ۱۲۲ از روئے فقہ آدمی کے وطنِ

جائے ملازمت وطن اصلی کے درجہ میں

اصلی متعدد ہو سکتے ہیں اور شرعاً وطن اصلی صرف اس جگہ کو نہیں کہتے جہاں پیدا ہوا ہو بلکہ اس ہر جگہ کو وطن اصلی کا درجہ حاصل ہے، جہاں انسان اپنے اثاثہ اور اہل وعیال کے ساتھ مستقل قیام کر رکھا ہو مثلاً آدمی کی جائے ملازمت جہاں وہ اپنے اہل وعیال واثاثہ کے ساتھ رہتا ہو وہ بھی وطن اصلی کے درجے میں ہوتا ہے لہذا جب بھی مسافر ہو کر وہاں پہونچ جائے گا۔ نماز کا قصر نہیں کرے گا بلکہ اتمام لازم ہے گو پندرہ روز قیام کا ارادہ نہ کیا ہو۔ امداد الاحکام کراچی صفحہ ۶۰۲ جلد ۱، احسن الفتاوی صفحہ ۱۰۱ جلد ۴، ۱۰۲، البحر الرائق صفحہ ۱۳۶ جلد ۲، مجمع الانہر صفحہ ۱۶۴ جلد ۱، کتاب الفقہ صفحہ ۴۸ جلد ۱۔

مسئلہ ۲ اگر کوئی شخص مثلاً مراد آباد کا باشندہ ہے اور مراد آباد وطن اصلی ہے اور اس کو باقی بھی رکھا ہے لیکن اس کے ساتھ دہلی میں اس کا مستقل کاروبار ہے وہاں اثاثہ اور اہل وعیال کے ساتھ رہتا ہے تو جب بھی وہاں مسافر ہو کر جائے گا اور ایک دو روز میں پھر سفر کا ارادہ ہے تو اس درمیان وہاں پر نماز کا قصر درست نہ ہوگا بلکہ اتمام یعنی چار رکعت پوری پڑھنی ضروری ہوگی۔ امداد الاحکام صفحہ ۶۰۴ جلد ۱؛

لیکن اس کے لئے شرط یہ ہے کہ ایک دفعہ دہلی میں پندرہ روز سے زائد قیام کرچکا ہو اس کے بعد مستقل اتمام صلوٰۃ کا حکم باقی رہیگا۔

مسئلہ نمبر ۱۲۳:۔ کسی کی دو بیوی ہیں ایک کو دہلی میں رکھا اور دوسری کو بمبئی میں اور دونوں جگہ اثاثہ کے ساتھ مستقل رکھا ہے تو یہ آدمی دونوں جگہ جاتے ہی مقیم ہو جائے گا۔ گو پندرہ دن اقامت کی نیت نہ کی ہو۔ امداد الاحکام ص ۶۱۶ ج ۱۔

منتہائے سفر کا اعتبار

اگر کسی مقام کیلئے دو راستے ہیں ایک سے مسافت پوری ہو جاتی ہے اور دوسرے سے نہیں ہوتی تو جس راستہ سے جائیگا اسی کا اعتبار ہوگا۔ مسافت والے سے مسافر ہوگا دوسرے سے نہیں

اب تک پڑھی گئی نمازوں کا حکم

مسئلہ نمبر ۱۲۴:۔ یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر مذکورہ حالات میں اتمام ہی لازم ہے تو اب تک جن لوگوں نے قصر کیا ہے ان کی نمازوں کا کیا حال ہوگا تو اس کے بارے میں امداد الاحکام میں لکھا ہے کہ مسئلہ چونکہ مجتہد فیہ ہے اسلئے سابقہ نمازیں صحیح ہو چکی ہیں۔ اعادہ کی ضرورت نہیں۔ البتہ آئندہ اتمام لازم ہوگا۔ امداد الاحکام ص ۶۲۶ ج ۱

سسرال میں قصر

مسئلہ نمبر ۱۲۵:۔ سسرال میں اگر بیوی کو مستقل رکھ رکھا ہے تو شوہر جب مسافر ہو کر وہاں جائیگا تو اتمام لازم ہوگا اور اگر بیوی کو وہاں مستقل نہیں رکھا ہے تو

وہاں اتمام درست نہ ہوگا بلکہ قصر کرنا لازم ہوگا۔ فتاویٰ قاضیخاں ج۱ ص۱۶۵ فتاویٰ محمودیہ ج۲ ص۲۷، فتاویٰ رحیمیہ ج۵ ص۱۔ امداد الفتاویٰ ج۱ ص۵۶۳ فتاویٰ دار العلوم ج۴ ص۴۶۶، ج۴ ص۴۸۲۔

مسافر امام کے پیچھے مقیم مقتدی بقیہ نماز بغیر فاتحہ پوری کرے

مسئلہ ۱۲۶: اگر مسافر امام نماز پڑھائے تو امام کے دو رکعت پر سلام پھیر دینے کے بعد مقیم مقتدی کھڑے ہوکر اپنی بقیہ رکعتیں پوری کریں۔ اور ان رکعتوں میں سورہ فاتحہ نہ پڑھیں بلکہ تھوڑی دیر خاموش کھڑے ہوکر رکوع وسجدہ سے پوری کریں۔ کفایۃ المفتی ج۴ ص۲۴۳

سفر شرعی کی مسافت پر سیر حاصل تحقیقی بحث

مسئلہ ۱۲۷: مسافت سفر کے بارے میں شامی وغیرہ معتبر کتب فقہ میں چار اقوال نقل کئے گئے ہیں۔ ۶۳ میل۔ ۵۴ میل۔ ۴۸ میل۔ ۴۵ میل شامی کراچی ج۲ ص۱۲۳۔ لیکن اکابر فقہاء واہل فتاویٰ نے ۴۸ میل کو ترجیح دی ہے اور ۴۸ میل شرعی موجودہ زمانے کے حساب سے ۷۷ کلو میٹر ۲۴۷ میٹر ۴ سینٹی میٹر کا ہوتا ہے۔ اگر ۴۵ میل شرعی کا اعتبار کیا جائے تو میٹروں کے حساب سے ۸۲ کلو میٹر ۲۹۶ میٹر مسافت سفر بنتی ہے تو معلوم ہوا کہ شرعی میل کے لحاظ سے ۸۲ کلو میٹر ۲۹۶ میٹر سے کم)

مسافت میں قصر جائز نہ ہوگا۔ اور بعض اکابر سے ۴۸ میل انگریزی بھی منقول ہے اور ۴۸ میل انگریزی موجودہ میٹروں کے حساب سے ۷۷ کلومیٹر ۲۴۸ میٹر ۵۱ سینٹی میٹر ۲ ملی میٹر۔ کا ہوتا ہے۔ اگر اس قول پر کوئی عمل کرتا ہے تو ان اکابر کے قول کے اعتبار سے صحیح مانا جاسکتا ہے جنھوں نے ۴۸ میل انگریزی مراد لیا ہے لیکن فقہ کی کسی کتاب میں اسکی کوئی صراحت نہیں ملتی ہے۔ اس لئے شرعی میل کا لحاظ رکھتے ہوئے ۸۲ کلومیٹر ۲۹۶ میٹر سے کم کی مسافت میں قصر نہیں کرنا چاہئے

اہلِ ذوق حضرات کے لئے مفید بحث وتحقیق

میلوں کا میٹروں کے ساتھ جو حساب لگایا جارہا ہے وہ تخمینہ نہیں ہے بلکہ تحقیقی اور ایٹمی حساب ہے جس میں کمی زیادتی کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

اگز = ۹۱,۴۴ سینٹی میٹر یعنی ۹۱ سینٹی میٹر ۴ ملی میٹر ۴ سوت

اگز = ۹۱۴ ملی میٹر ۴ سوت = ۹۱۴۴ سوت

امیٹر = ۱۰۰ سینٹی = ۱۰۰۰ ملی میٹر = ۱۰۰۰۰ سوت

یہاں آسانی کے لئے سوت کی اصطلاح احقر نے اپنی طرف سے بڑھایا ہے۔

میل گز میٹر

۱ میل شرعی = ۲۰۰۰ گز = ۱ کلو میٹر ۸۲۸ میٹر ۸۰ سینٹی میٹر۔

۱ میل انگریزی = ۱۷۶۰ گز = ۱ کلو میٹر ۶۰۹ میٹر ۳۴ سینٹی میٹر ۴ ملی میٹر۔

مزید وضاحت

۱ میل شرعی = ۲۰۰۰ گز = ۱۸۲۸ میٹر ۸۰ سینٹی میٹر۔

۲۰۰۰ گز = ۱۸۲۸۸ ڈیسی میٹر = ۱۸۲۸۸۰ سینٹی میٹر۔

۲۰۰۰ گز = ۱۸۲۸۸۰۰ ملی میٹر = ۱۸۲۸۸۰۰۰ سوت۔

۱ میل انگریز = ۱۷۶۰ گز = ۱۶۰۹ میٹر ۳۴ سینٹی میٹر ۴ ملی میٹر۔

۱۷۶۰ گز = ۱۶۰۹۳۴۴ ملی میٹر = ۱۶۰۹۳۴۴۰ سوت۔

حضرات فقہاء نے چار اقوال نقل کئے ہیں۔ ۲۱ فرسخ۔ ۱۸ فرسخ۔ ۱۶ فرسخ۔ ۱۵ فرسخ۔ جس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

فرسخ میل گز میٹر

۱ فرسخ = ۳ میل = ۶۰۰۰ گز = ۵ کلو میٹر ۴۸۶ میٹر ۴ ڈیسی میٹر

۱۵ فرسخ = ۴۵ میل = ۹۰۰۰۰ گز = ۸۲ کلو میٹر ۲۹۶ میٹر مسافت سفر

۱۶ فرسخ = ۴۸ میل = ۹۶۰۰۰ گز = ۸۷ کلو میٹر ۷۸۲ میٹر ۴۰ سینٹی میٹر "

۱۸ فرسخ = ۵۴ میل = ۱۰۸۰۰۰ گز = ۹۸ کلو میٹر ۷۵۵ میٹر ۲۰ سینٹی میٹر "

۲۱ فرسخ = ۶۳ میل = ۱۲۶۰۰۰ گز = ۱۱۵ کلو میٹر ۲۱۴ میٹر ۴۰ سینٹی میٹر "

۴۸ اور ۴۵ میل کا حساب ملی میٹر سے

۴۸ میل شرعی = ۸۷ کلومیٹر ۷۸۲ میٹر ۴۰ سینٹی میٹر مسافت سفر

۴۸ میل شرعی = ۸۷۷۸۲۴۰۰ ملی میٹر مسافت سفر شرعی ۔

۴۸ میل انگریزی = ۷۷ کلومیٹر ۲۴۸ میٹر ۵۱ سینٹی میٹر ۲ ملی میٹر

۴۸ میل انگریزی = ۷۷۲۴۸۵۱۲ ملی میٹر

۴۵ میل شرعی = ۸۲ کلومیٹر ۲۹۶ میٹر = ۸۲۲۹۶۰۰۰ ملی میٹر

۴۵ میل انگریزی کا کوئی قول نہیں ہے اسلئے حساب اسکا یہ چھوڑ دیا ہے

۶۴ میل اور ۴۵ میل شرعی جس کی تفصیل اوپر فرسخ کے تحت آچکی ہے نیز معمول بہ نہیں ہے ۔

گز اور میٹر میں تناسب

۱۰ سوت = ۱ ملی میٹر		۱ گز = ۹۱۴۴ سوت
۱۰ ملی میٹر = ۱ سینٹی میٹر		۱ گز = ۹۱۴ ملی میٹر ۴ سوت
۱۰ سینٹی میٹر = ۱ ڈیسی میٹر		۱ گز = ۹۱ سینٹی میٹر ۴ ملی میٹر ۴ سوت
۱۰ ڈیسی میٹر = ۱ میٹر		۱ گز = ۹ ڈیسی میٹر ۱ سینٹی میٹر ۴ ملی میٹر ۴ سوت
۱۰ میٹر = ۱ ڈیکا میٹر		۱ گز = ۹۱،۴۴ سینٹی میٹر
۱۰ ڈیکا میٹر = ۱ ہیکٹو میٹر		
۱۰ ہیکٹو میٹر = ۱ کلو میٹر		

شبیر احمد عفا اللہ عنہ
۴ شعبان ۱۴۱۲ھ

مسائل جنازہ

غائبانہ نماز جنازہ

۱۲۸ حضرت امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک غائبانہ نماز جنازہ جائز نہیں ہے اور نہ ہی وہ نماز معتبر ہوگی۔ اسلئے کہ نماز جنازہ صحیح ہونے کے لئے میت کا سامنے موجود ہونا شرط ہے اور وہ یہاں مفقود ہے۔ اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت نجاشیؓ اور حضرت معاویہ بن معاویہ مزنی رضی اللہ عنہما کی جو نماز غائبانہ ادا فرمائی ہے اس کی وجہ یہی تھی کہ ان دونوں حضرات کا جنازہ اللہ تعالیٰ نے بطور معجزہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کر دیا تھا۔ آپؐ کے لئے انکشاف کر دیا تھا اسلئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کی نماز جنازہ اس طرح ادا فرمائی ہے۔ بظاہر غائبانہ ہے درحقیقت غائبانہ نہیں ہے۔ اور اب یہ خصوصیت کسی کو حاصل نہیں۔ احسن الفتاویٰ ص۲۰۰ درمختار کراچی ص۲۰۹ ج۲ مصری ص۸۱۳ ج۱۔ فتاویٰ دار العلوم ص۳۴۶ ج۵۔

نماز جنازہ سنتوں کے بعد

جب فرض نماز کے وقت جنازہ آجائے تو فرض نماز سے فراغت کے بعد سنتوں سے پہلے نماز جنازہ ادا کرنا چاہیئے یا سنتوں کے بعد؟ تو اس میں افضل اور سنت طریقہ یہی ہے کہ سنتوں سے فراغت کے بعد نماز جنازہ ادا کی جائے اور اگر جنازہ کو مقدم کیا جاتے تو حسب ذیل

خرابیاں لازم آتی ہیں !

۱: سنتوں سے پہلے نماز جنازہ پڑھنے سے پہلی صف والے پیچھے کے مسبوقین کو نماز کی حالت میں پھلانگتے چیرتے ہوئے نکلتے ہیں۔

۲: سنتوں کو فرضوں کے ساتھ خاص اتصال ہے اس میں خلل پڑے گا۔

۳: بہت سے لوگ جنازہ کے بعد سنت ہی چھوڑ دیتے ہیں

۴: جنازہ کو نماز کے بعد بہت جلد لے جانے کا حکم ہے۔ بعد میں سنت پڑھنے سے اس پر عمل نہیں ہو سکتا۔ لہذا سنتوں کو مقدم کرنا ہی بہتر ہے۔ درمختار کراچی ج ۲ ص ۱۶۷ ۔ فتاوی رشیدیہ ص ۴۲۳ امداد الفتاوی ج ۱ ص ۵۰۵ ، احسن الفتاوی ج ۴ ص ۲۱۷ ۔ البتہ سنت سے فراغت کے بعد فوراً جنازہ کا اہتمام کرے نوافل میں نہ لگے۔

مسئلہ ۱۲۹

بارش میں جوتے پر پیر رکھ کر نماز جنازہ

اگر جوتے پاک ہیں اور زمین بھی پاک ہے۔ تو جوتے اتارے بغیر نماز جنازہ پڑھنا جائز ہے اور اگر بارش کی وجہ سے زمین میں کیچڑ ہو جائے اور ناپاک ہونے کا ظن غالب ہو تو جوتے اتار کر ان پر پیر رکھ کر نماز جنازہ جائز اور درست ہے۔ فتاوی رشیدیہ ص ۴۲۳ ، احسن الفتاوی ج ۴ ص ۱۹۲

چوتھی تکبیر پر ہاتھ چھوڑنا

نمبر ۱۳۰ جنازہ میں چوتھی تکبیر کے بعد دائیں طرف سلام پھیرنے کے ساتھ ہاتھ چھوڑ دینا چاہئے۔

مسئلہ نمبر ۱۳۱:۔ نماز جنازہ کے بعد میت کی صورت دکھانا ممنوع اور قابل ترک ہے اس میں خطرہ ہے کہ خدانخواستہ اگر صورت میں تغیر آجائے تو ایک مسلمان کی ہتک حرمت لازم آتی ہے۔ نیز اس کی وجہ سے دفن میں تاخیر ہوتی ہے جو ممنوع ہے۔ احسن الفتاوی ج ۴ ص ۲۱۹

مسئلہ نمبر ۱۳۲:۔ ولیٔ میت سے محلہ کا امام نماز جنازہ پڑھانے کا زیادہ حقدار ہے۔ درمختار کراچی ج ۲ ص ۲۲۰۔ احسن الفتاوی ج ۴ ص ۲۷، امداد الفتاوی ج ۱ ص ۷۲۹۔

مسئلہ نمبر ۱۳۳:۔ بیوی اپنے میت شوہر کو دیکھ سکتی ہے۔ نہلا سکتی ہے اور چھو بھی سکتی ہے لیکن شوہر کے لئے بیوی کو نہلانا اور چھونا جائز نہیں ہے۔ ہاں جنازہ اٹھا سکتا ہے اور قبر میں رکھ سکتا ہے اور چہرہ دیکھ سکتا ہے۔ درمختار کراچی ج ۲ ص ۱۹۸۔ احسن الفتاوی ج ۴ ص ۲۱۵ امداد الفتاوی ج ۱ ص ۷۳۹۔

مسئلہ نمبر ۱۳۴:۔ اگر دور دراز علاقہ میں انتقال ہو جائے تو وہیں دفن کر دینا افضل ہے۔ منتقل کرنے کو فقہاء نے مکروہ لکھا ہے اور کراہت کی علت یہ بتلائی ہے کہ اس میں دفن میت میں تاخیر ہوتی

ہے۔ لہذا اگر بآسانی ہوائی جہاز وغیرہ سے بعجلت منتقل کیا جائے تو مکروہ نہ ہوگا۔ درمختار ص۲۲۹ ج۲، احسن الفتاوی ص۲۰۸ ج۴۔

مسجد میں نمازِ جنازہ

۱۲۵ میت اور نمازی مسجد میں یا میت باہر اور امام سمیت سب نمازی مسجد میں ہوں تو یہ بالاتفاق مکروہ ہے اور اگر میت اور امام اور کچھ مقتدی مسجد سے باہر ہوں اور کچھ مقتدی مسجد کے اندر ہوں تو جو لوگ مسجد سے باہر ہیں ان کی نماز بلا کراہت ہو گی اور جو لوگ مسجد کے اندر ہیں ان کی نماز مکروہ ہو گی۔ امداد الفتاوی ص۴۶ ج۱، فتاوی رشیدیہ ص۴۲۳۔ درمختار کراچی ص۲۲۵ ج۲

مسئلہ ۱۳۶:۔ مسلم وغیر مسلم ایک ساتھ فسادات یا گاڑی ایکسیڈنٹ وغیرہ میں مخلوط طریقے سے مرجائیں اور پتہ نہ چلے کہ کون مسلم اور کون غیر مسلم، خاص طور جب سب عورتیں ہوں تو پہچاننا بہت دشوار ہوتا ہے تو ایسی صورت میں سب کو سامنے رکھ کر نماز جنازہ پڑھ کر مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کر دیے جائیں۔ نیت صرف مسلمانوں کی کریں۔ الاشباہ ص۱۸۱۔ احسن الفتاوی ص۲۰۲ ج۴۔

مسئلہ ۱۳۷:۔ خودکشی کرنے والے کی نماز جنازہ پڑھنا لازم ہے۔ اگرچہ خودکشی فی نفسہ بہت بڑا گناہ ہے۔ احسن الفتاوی ص۱۹۶ ج۴

مسئلہ ۱۳۸:۔ ڈاکو اگر ڈاکہ ڈالتے وقت مارا جائے تو عبرت

کے لئے اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھی جائے گی اور نہ ہی اس کو غسل دیا جائے گا۔ درمختار ص ۲۱ / ج ۲۔

قبر پر کتبہ

مسئلہ نمبر ۱۳۹:۔ میت اگر بہت بڑا آدمی ہے اور دور دراز سے لوگ آتے ہیں تو ایسے آدمی کی قبر پر کتبہ لگانا جائز ہے تاکہ اجنبی لوگوں کے لئے پہچاننے میں آسانی ہو۔ درمختار ص ۲۳۷ / ج ۲۔

مسئلہ نمبر ۱۴۰:۔ قبر میں مٹی ڈالنے سے پہلے بیر کی شاخ رکھدینا کہیں ثابت نہیں ہے اس رسم کو ترک کرنا لازم ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۴۱:۔ دفن کے بعد ہاتھ اٹھاکر دعا کرنا جائز اور درست ہے لیکن اگر کسی بزرگ کی قبر ہو اور ہاتھ اٹھانے سے عوام کو یہ عقیدہ ہونے کا خطرہ ہو کہ صاحب قبر سے مراد مانگی جاسکتی ہے تو ہاتھ نہ اٹھائے فتح الباری ج ۱۲۲ / ۱۱۔ احسن الفتاویٰ ج ۲۲۴ / ۴۔

مسئلہ نمبر ۱۴۲:۔ پختہ قبر بنانا ممنوع اور بدعت ہے۔ احسن الفتاویٰ ص ۱۸۷ / ۴

مسئلہ نمبر ۱۴۳:۔ کفن یا چادر پر کلمہ اور آیات کا لکھنا بے ادبی ہے اسلئے جائز نہیں ہے۔ احسن الفتاویٰ ج ۲۲۰ / ۴، فتاویٰ دار العلوم ص ۴۵ / ج ۵۔

احوال جنت

مسئلہ نمبر ۱۴۴:۔ جنت میں مردوں کو حور و غلماں ملیں گے۔ عورتوں کو کیا ملے گا؟ تو حکم یہ ہے کہ عورتوں کو شوہر ملیں گے۔ فتاوی عبدالحیؒ قدیم ج ۱۵ / ۳۔

مسئلہ ۱۴۶ :- جس عورت کا شوہر مرجائے اور وہ دوسرے مرد سے نکاح کرلے تو جنت میں ایسی عورت کس کی بیوی بنے گی؟ ایسی عورت کو اختیار دیا جائے گا، جس مرد کے ساتھ رہنا پسند کرے گی اسی کے ساتھ رہنا نصیب ہوگا۔ فتاویٰ عبدالحی قدیم ص ۱۵/۱ ۔

مسئلہ ۱۴۷ :- جس عورت کو طلاق دے کر شوہر الگ کردے یا کنواری لڑکی ہے اس نے شادی ہی نہیں کی تو ایسی عورت کا شوہر کون ہوگا؟ جواب : اللہ تعالیٰ ایسی عورتوں کو اختیار دے گا کہ وہ جس مرد کو پسند کرے گی اسی کے ساتھ اس کا نکاح کرادیا جائیگا اور اگر وہ کسی کو پسند نہ کرے تو اللہ تعالیٰ مرضی کے مطابق کوئی مرد پیدا کردے گا۔ اور اسی کے ساتھ نکاح ہوگا۔ فتاوی عبدالحی قدیم ص ۱۵/۱ فتاویٰ احیاء العلوم ص ۳۳۸/۱ ۔

جنازہ کی دعاء :- مسئلہ ۱۴۵ :- بالغوں کیلئے یہ دعاء ہے ۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ

نابالغ بچوں کیلئے یہ دعاء ہے : اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا ۔ یہ دعاء لڑکا ہونے کی صورت میں ہے اور اگر لڑکی ہے تو ہر جگہ ہٗ کے بجائے ھَا پڑھا کریں گے ۔

مسائل روزہ اور رویت ہلال

شرعی شہادت اور طریق موجب اور خبر

مسئلہ ۱۴۸ یہاں پر دو چیزیں الگ الگ سمجھنے کی ضرورت ہے۔

پہلی چیز ۱۴۹ جب مطلع صاف نہ ہو تو رویت ہلال کے ثبوت کیلئے طریق موجب شرط ہے۔ اور طریق موجب ایسے ثبوت کو کہا جاتا ہے جس پر عمل کرنا واجب ہوتا ہے اور اس کی چار صورتیں ہیں

۱؎ :۔ دو عادل شخص متبع شریعت، حاکم مسلم یا ہلال کمیٹی کے پاس آکر از خود چاند دیکھنے کی شہادت دیدیں۔

۲؎ :۔ دو عادل متبع شریعت آدمی مذکورہ ذمہ دار کے پاس آکر اس بات کی شہادت دیدیں کہ ہمارے سامنے فلاں شہر کے فلاں ذمہ دار کے سامنے فلاں تاریخ کی رویت کی شہادت دو عادل نے دی ہیں۔ درمختار کراچی ج۲ ص۳۹۔

۳؎ :۔ دو عادل آکر یہ شہادت دیں کہ فلان شہر کے فلاں ذمہ دار نے ثبوت رویت کا فیصلہ دیا ہے۔

۴؎ :۔ استفاضہ، یعنی کسی علاقہ میں رویت ہو جانے کے بارے میں کثیر تعداد کے لوگ ہر طرف سے آکر خبر دیں یا متعدد اخبار اور

ٹیلیفون اور ریڈیو وغیرہ کے ذریعہ متواتر خبریں آئیں تو اس کو بھی شرعی شہادت کا درجہ حاصل ہے اور اس پر عمل کرنا بھی لازم ہو جاتا ہے اور اس خبر دینے والے کا عادل ہونا شرط نہیں ہے۔ درمختار کراچی ص ۳۹۰ ج ۲، شامی کراچی ص ۳۹۱ ج ۲، امداد المفتیین ص ۴۸۷، امداد الفتاویٰ ص ۱۰۲ ج ۲۔

دوسری چیز

نمبر ۱۵۰ دوسری چیز یہاں پر جو سمجھنے کی ہے وہ خبر اور اعلان ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ مذکورہ چاروں طریقوں میں سے کسی ایک سے اگر کسی جگہ رویت کا فیصلہ ہو جائے تو اس کی دوسری جگہ اطلاع دینے کو خبر اور اعلان کہا جاتا ہے اور اس کو حکم بالرویت کی خبر بھی کہا جاتا ہے اس پر عمل کرنا جائز تو ہے لیکن واجب نہیں ہے اور تنہا ریڈیو یا ٹیلیفون، اخبار کی خبریں طرق موجب میں داخل نہیں ہیں اور طرق موجب اور خبر کا حکم آگے آرہا ہے۔

کتنی دور کی رویت معتبر ہے

مسئلہ ۱۵۱:۔ اتنی دور کی شہادت رویت ہلال کے بارے میں معتبر ہے کہ وہاں کی رویت تسلیم کرنے سے آپ کے علاقہ میں کبھی بھی مہینے ۲۸، یا ۳۱ دن کا نہ ہوتا ہو۔ اور سعودی عرب کی رویت تسلیم کرنے سے اہل ہند کا مہینہ ۲۸، یا ۳۱، دن کا ہو جاتا ہے اور پاکستان کی رویت تسلیم کرنے سے یہ خرابی لازم نہیں آتی اسلئے پاکستان کی رویت اہل ہند کے لئے معتبر ہوگی اور عرب ممالک کی معتبر نہ ہوگی۔

فتاویٰ محمودیہ ج ۳ ص ۱۲۱، ۱۲۲

دوربین وخوردبین سے رویت

مسئلہ ۱۵۲ دوربین سے چاند دیکھنے سے رویت معتبر ہوتی ہے۔ امداد الفتاوی ج۲ ص۱۱۵۔ اسی طرح خوردبین سے دیکھنا بھی صحیح اور معتبر ہے۔ امداد الفتاوی ج۲ ص۱۱۶۔

پانی میں چاند دیکھنا

مسئلہ ۱۵۳: اگر آسمان پر دیکھنے سے چاند نظر نہ آئے لیکن دریا وغیرہ کے پانی میں نظر آجائے اور اسی طرح شیشہ اور آئینے میں نظر آجائے تو شرعاً رویت معتبر ہے اسلئے کہ یہ عینک سے دیکھنے کے حکم میں ہے۔ امداد الفتاوی ج۲ ص۱۱۶۔

ہوائی جہاز سے رویت

مسئلہ ۱۵۴: اگر ہوائی جہاز سے پرواز کرکے چاند دیکھا جائے اور زمین پر کسی کو نظر نہ آئے تو محض ہوائی جہاز کی رویت شرعاً معتبر نہیں۔ امداد المفتیین کراچی ص۴۸۱۔

ریڈیو کی خبر

مسئلہ ۱۵۵: محض ریڈیو کی خبر سے شرعاً رویت کا ثبوت نہیں ہوتا ہے بلکہ ریڈیو کی خبر معتبر ہونے کے لئے حسب ذیل شرطیں لازم ہیں۔

۱: حاکم مسلم یا کسی ہلال کمیٹی کے باشرع اور متبع شریعت ذمہ دار ثبوت شرعی کے بعد از خود ریڈیو پر اعلان کرے یا اعلان کرائے۔

ع۲ :۔ اس طرح اعلان کریں کہ ہم نے شہادت لی ہے۔ اور شرعی شہادت سے رویت کا ثبوت ہوچکا ہے۔

ع۳ :۔ ذمہ دار اپنا خود تعارف بھی کرائے کہ فلاں بن فلاں ہوں۔ فلاں حاکم یا فلاں ہلال کمیٹی کا ذمہ دار ہوں۔

ع۴ :۔ ریڈیو کے اعلان کی تفصیل ذمہ دار علماء کے سامنے رکھ دیں۔ اور وہ تحقیق و تفتیش سے اطمینان کرلیں۔ ان کی ہدایت پر عمل کریں۔

ع۵ :۔ ریڈیو کا اعلان اتنی دور تک معتبر ہوسکتا ہے کہ اسکے تسلیم کرنے سے آپ کے یہاں کبھی مہینہ ۲۸ یا ۳۱ کا نہ ہوتا ہو۔

ع۶ :۔ اس رویت کے موقع پر آپ کے یہاں مطلع صاف نہ ہو۔ ورنہ اس اعلان کا اعتبار نہ ہوگا۔ فتاویٰ محمودیہ ص۱۲۱ ج۲، ص۹۲ ج۱۱، احسن الفتاوی ص۵۶ ج۴۔ مذکورہ شرطوں کے ساتھ ریڈیو کا اعلان معتبر ہے ورنہ نہیں۔

ٹیلیفون کی خبر

مسئلہ ۱۵۶ :۔ ٹیلیفون میں بولنے والا جانا پہچانا آدمی ہے اور اس میں کوئی اشتباہ بھی نہیں اور اس کی سچائی کا ظن غالب ہے اور اپنے یہاں رویت کا شرعی فیصلہ ہونے کی خبر دے رہا ہے تو اس کو معتبر مانکر شخصی طور پر عمل کرنا جائز ہے، واجب نہیں ہے۔ فتاویٰ رشیدیہ ص۴۴۲، کفایت المفتی ص۲۳۴ ج۴

اخبار کی خبر

مسئلہ ۱۵۷:۔ اگر اخباری ذمہ دار افراد معتبر ہوں اور متعدد اخبار میں اعلان آجائے اور اس کے صدق کا ظن غالب ہو جائے تو شخصی طور پر عمل کرنے کی گنجائش ہے لیکن بطریق موجب حجت شرعی نہ ہونے کی وجہ سے اس پر عمل واجب نہیں ہے۔ کفایت المفتی ص۲۰۹ ج۴ ۔

تار کی خبر

مسئلہ ۱۵۸:۔ تار کی خبر شرعی طور پر حجت شرعیہ نہیں ہے اگر درمیان میں غیر مسلم واسطہ نہ ہو اور مرسل الیہ کو اس کے صدق کا یقین ہو تو شخصی طور پر عمل کی گنجائش ہے دوسروں پر لازم نہیں کر سکتا۔ فتاویٰ رشیدیہ ص۴۵۰ ۔

سحری و افطار

مسئلہ ۱۵۹:۔ سحری کھا کر روزہ رکھنا اور سحری میں تاخیر کرنا، اور افطار میں جلدی کرنا مستحب ہے۔ بغیر سحری کے روزہ تو ہو جاتا ہے لیکن بلا عذر سحری چھوڑنا خلاف سنت ہے۔ مستفاد فتاویٰ دار العلوم ص۴۹۶ ج۶ درمختار کراچی ص۴۱۹ ج۲ ۔

حقہ سے افطار

مسئلہ ۱۶۰:۔ حقہ، بیڑی، پان وغیرہ سے روزہ افطار کرے گا تو افطار صحیح ہو جاتا ہے لیکن بہتر نہیں ہے۔ فتاویٰ دار العلوم ص۴۹۸ ج۶ ۔

غیر مسلم کی افطاری

مسئلہ ۱۶۱: غیر مسلم کی افطاری سے افطار کرنا جائز اور درست ہے فتاویٰ دار العلوم ص۴۹۳ ج۶

رمضان المبارک میں مغرب کی جماعت

مسئلہ ۱۶۲: رمضان میں مغرب کی اذان کے بعد جماعت میں اتنی تاخیر بہتر ہے کہ اطمینان کے ساتھ روزہ دار کھا پی کر جماعت میں شرکت کر سکے۔ لہذا اذان کے بعد دس بارہ منٹ تاخیر افضل ہے غیر رمضان میں یہ حکم نہیں ہے فتاویٰ دار العلوم ص۴۵ ج۲ ۔ اکابر کا رمضان ص۴۲ ۔

رمضان میں فجر کی جماعت

۱۶۳ رمضان المبارک میں فجر کی نماز اول وقت میں پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے اس لئے کہ اول وقت میں زیادہ لوگ جماعت میں شرکت کرتے ہیں اور اگر خوب چاندنا ہونے کے بعد پڑھی جائے تو بہت سوں کی جماعت چھوٹ جاتی ہے۔ فتاویٰ دار العلوم ص۴۵ ج۲

روزہ میں انجکشن

مسئلہ ۱۶۴:۔ رگوں اور مسامات کے ذریعہ اگر کوئی چیز روزہ دار کے بدن میں پہونچائی جائے تو اس سے روزہ فاسد نہیں ہوتا۔ اس لیے انجکشن سے روزہ پر کوئی خرابی نہیں آتی فتاویٰ محمودیہ ص ۱۴۳/۲ ج ۸۷/۱۱، فتاویٰ رحیمیہ ص ۴۹/۲ ج ۲، احسن الفتاویٰ ج ۴ ص ۴۲۲

روزہ میں گلوکوز

۱۶۵۔ روزہ میں انجکشن کی طرح گلوکوز۔ چڑھانے سے بھی روزہ فاسد نہیں ہوتا۔ فتاویٰ محمودیہ ج ۴ ص ۱۴۳۔

بواسیری مسّے پر دوا لگانا

۱۶۶ بحالت صوم بواسیر کے ان مسوں پر دوا لگانا جائز ہے جو باہر نکل آتے ہیں۔ اور اس سے روزہ فاسد نہیں ہوتا ہے۔ لیکن کسی آلہ کے ذریعہ سے اندر داخل کرنا جائز نہیں ہے۔ بلکہ صرف باہر کے مسوں پر لگانا جائز ہے۔ درمختار کراچی ج ۲ ص ۲۹۷۔ فتاویٰ دارالعلوم ج ۶ ص ۴۱۱، احسن الفتاویٰ ج ۴ ص ۴۳۰۔

کان میں تیل یا دوا ڈالنا

مسئلہ ۱۶۷:۔ روزہ کی حالت میں کان میں تیل اور دوا ڈالنے سے روزہ فاسد ہوجاتا ہے لیکن پانی پہونچنے سے روزہ

فاسد نہیں ہوتا ہے۔ درمختار کراچی ص ۴۰۲ ج ۲۔ بہشتی زیور ج ۳ ص ۱۲۔ فتاوی دار العلوم ج ۶ ص ۴۱۶

ناک میں دوا

۱۶۸ ناک میں دوا ڈالنے اور پانی پہونچانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور اسی طرح حلق میں پہونچنے سے بھی روزہ فاسد ہو جاتا ہے۔ لہذا غسل جنابت میں غرغرہ اور استنشاق میں مبالغہ نہیں کرنا چاہئے۔ فتاوی رحیمیہ ج ۵ ص ۱۹۹۔ فتاوی دار العلوم ج ۶ ص ۴۱۶، درمختار کراچی ج ۲ ص ۴۰۲، جواہر الفقہ ج ۱ ص ۳۷۵۔

سر میں تیل لگانا

۱۶۹ روزہ کی حالت میں سر میں تیل لگانے سے روزہ میں کوئی خرابی نہیں آتی۔ فتاوی محمودیہ ج ۲ ص ۲۹۴

آنکھ میں دوا

۱۷۰ آنکھ میں دوا ڈالنے اور سرمہ لگانے سے روزہ میں کوئی خرابی نہیں آتی روزہ بدستور باقی رہتا ہے۔ اگرچہ اس کا اثر حلق میں محسوس کیوں نہ ہو۔ مراقی ص ۳۶۱ احسن الفتاوی ج ۴ ص ۴۲۹، درمختار کراچی ج ۲ ص ۳۹۵۔

مسواک کا ریشہ

۱۷۱ اگر مسواک کرتے وقت اس کا ریشہ حلق میں داخل ہو کر پیٹ میں پہونچ جائے تو اس سے روزہ فاسد نہیں ہوتا۔ احسن الفتاوی ج ۴ ص ۴۳۵۔

مسوڑھوں کا خون

۱۷۲ اگر مسوڑھوں سے خون نکل کر حلق میں داخل ہو جائے تو اسی دو صورتیں ہیں

اگر تھوک خون کے برابر ہے یا زیادہ ہے اور حلق میں خون کا ذائقہ محسوس ہو جائے تو روزہ فاسد ہو جائے گا اور اگر خون کم ہو تو فاسد نہ ہوگا۔ درمختار کراچی ج ۲ ص ۳۹۶، احسن الفتاوی ج ۴ ص ۴۳۷

لفافہ کا گوند

مسئلہ ۱۷۳:۔ اگر زبان سے لفافہ کا گوند چاٹ کر تھوک دیتا ہے اور پھر اس کے بعد تھوک نگل جاتا ہے۔ تو روزہ فاسد نہ ہوگا اور اگر بغیر تھوکے۔۔ نگلتا ہے تو روزہ فاسد ہو جائے گا۔ درمختار کراچی ج ۲ ص ۴۱۶، احسن الفتاوی ج ۴ ص ۴۴۲۔

اگربتی کا دھواں

مسئلہ ۱۷۴:۔ اگربتی اور لوبان وغیرہ جلا کر اگر اپنے پاس رکھ کر سونگھتا ہے تو اس سے روزہ فاسد ہو جاتا ہے لیکن اگر بالقصد سونگھتا نہیں بلکہ بلا اختیار داخل ہو جائے تو روزہ فاسد نہ ہوگا لہٰذا جمعہ وغیرہ میں مساجد میں رمضان کے موقع پر اگربتی وغیرہ جلانے سے احتراز کرنا بہتر ہے۔ درمختار کراچی ج ۲ ص ۳۹۵۔ طحطاوی علی المراقی ص ۳۶۱، بہشتی زیور ج ۳ ص ۱۱۔

حقہ بیڑی کا دھواں

مسئلہ ۱۷۵:۔ روزہ کی حالت میں حقہ اور بیڑی پینے سے روزہ فاسد ہو جاتا ہے۔ قضا لازم، کفارہ نہیں۔ امداد المفتین ص ۴۹۳، امداد الفتاوی ج ۲ ص ۱۳۱

منہ میں دوا رکھنا

مسئلہ ۱۷۶:۔ روزہ کی حالت میں منہ میں اگر شدت مرض کی وجہ سے دوا لگائی

جائے تو بلا کراہت جائز ہے۔ اور بلا ضرورت مکروہ ہے۔ درمختار کراچی امداد الفتاوی ج۲ ص۱۴۶۔

روزہ میں منجن

مسئلہ نمبر ۱۷۷:۔ روزہ میں منجن، ٹوتھ پیسٹ دنداسہ وغیرہ لگانا مکروہ ہے ان سے احتراز کرنا چاہیئے۔ احسن الفتاوی ج۴ ص۴۲۹۔

روزہ میں خون نکلوانا

مسئلہ نمبر ۱۷۸:۔ روزہ کی حالت میں خون نکلوانے سے روزہ فاسد نہیں ہوتا اور اگر ایسے ضعف کا خطرہ ہے کہ روزہ کی طاقت باقی نہ رہے تو مکروہ ہے۔ احسن الفتاوی ج۴ ص۴۲۔

روزہ میں دانت نکلوانا

مسئلہ نمبر ۱۷۹:۔ بوقت ضرورت دانت نکلوانا جائز ہے اور بلا ضرورت مکروہ ہے۔ احسن الفتاوی ج۴ ص۴۲۶۔ درمختار کراچی ج۲ ص۳۹۶۔

عورتوں کا لبوں پر سرخی لگانا

مسئلہ نمبر ۱۸۰:۔ روزہ کی حالت میں عورت کے لبوں پر سرخی لگانے سے روزہ میں کوئی خرابی نہیں آتی ہے۔ لیکن اگر منہ کے اندر پہونچنے کا احتمال ہو تو مکروہ ہے۔ احسن الفتاوی ج۴ ص۴۲۴۔

بحالت صوم بیوی سے دل لگی کرنا

مسئلہ نمبر ۱۸۱:۔ روزہ کی حالت میں اپنی

بیوی سے بوس وکنار ہونا اور ساتھ لیٹنا ایسے آدمی کے لئے بلاکراہت جائز ہے جس کو انزال یا ہمبستری کا خطرہ نہ ہو۔ لہذا بوڑھا آدمی کے لئے بلاکراہت جائز ہے اور جوان کے لئے مکروہ تحریمی ہے جو اپنے نفس پر قادر نہیں ہے ج۱ ص۱۹۷۔ درمختار کراچی ج۲ ص۴۱۴۔

خروج مذی مسئلہ ۱۸۲:۔ اگر بیوی سے بوس وکنار ہونے میں صرف مذی اور رطوبت نکلے تو اس سے روزہ میں کوئی خرابی نہیں آتی۔ احسن الفتاوی ج۴ ص۴۴۱۔

انزال مسئلہ ۱۸۳:۔ اگر روزہ میں بیوی سے باقاعدہ ہمبستری نہیں کی ہے بلکہ صرف بوس وکنار ہونے یا ساتھ میں لیٹنے کی وجہ سے انزال ہو جائے تو روزہ فاسد ہو جائے گا بعد میں ایک روزہ قضاء کرنا واجب ہوگا۔ کفارہ لازم نہ ہوگا۔ اور اگر باقاعدہ ہمبستری کرلی ہے تو قضاء کے ساتھ ساتھ کفارہ بھی واجب ہوگا۔ لیکن اس دن بھی کھانا پینا جائز نہ ہوگا۔ امداد الفتاوی ج۲ ص۱۰۔ فتاوی دار العلوم ج۶ ص۴۰۳، درمختار کراچی ج۲ ص۴۰۲۔

احتلام مسئلہ ۱۸۴:۔ روزہ کی حالت میں سوتے ہوئے خواب میں احتلام ہو جائے تو روزہ میں کوئی خرابی نہیں آتی۔ روزہ بدستور باقی رہتا ہے۔ ہدایہ ج۱ ص۱۹۷۔

بھول سے کھانا

مسئلہ ۱۸۵ :- اگر کسی کو اپنا روزہ بالکل یاد نہ رہے اور بے خیالی میں کھا لیا پانی پیا یا بیوی سے ہمبستری کر لی اور بعد میں یاد آجائے تو روزہ پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ بلکہ روزہ بدستور باقی رہے گا۔ ہدایہ ص ۱۹۶ ج ۱ درمختار ص ۱۴۰ ج ۲

نظر کرنے سے انزال

مسئلہ ۱۸۶ :- اگر اتفاق سے روزہ کی حالت میں کسی حسین عورت پر نظر پڑ جائے اور پھر تفکر کی وجہ سے انزال ہو جائے تو روزہ فاسد نہ ہوگا۔ اگرچہ نظر کی گئی عورت کا خیال جما لینا، جائز نہیں ہے۔ ہدایہ ص ۱۹۶ ج ۱ درمختار کراچی ص ۴۰۱ ج ۲۔

حلق میں پانی چلا جائے

مسئلہ ۱۸۷ :- اگر وضو وغیرہ کرتے ہوئے حلق میں پانی چلا جائے تو اس سے روزہ فاسد ہو جاتا ہے، قضا لازم، کفارہ نہیں لیکن پھر دن بھر کھانا بھی جائز نہیں ہے۔ ہدایہ ص ۱۹۷ ج ۱۔ درمختار ص ۴۰۱ ج ۲ امداد الفتاوی ص ۱۳۶ ج ۲۔

روزے کا فدیہ

مسئلہ ۱۸۸ :- شیخ فانی یعنی اگر کوئی شخص بالکل بوڑھا اور ضعیف ہو جائے اور روزہ رکھنے کی قوت نہ ہو تو ضعیف کے لئے روزوں کا فدیہ ادا کرنا

جائز ہے۔ فتاویٰ دار العلوم ص ۴۸۲ ج ۶ ۔ در مختار کراچی ص ۴۲۸ ج ۲ ۔

حاملہ اور کمزور عورت کا فدیہ

مسئلہ ۱۸۹ :- حاملہ اور کمزور عورت یا مریض کے لئے روزوں کا فدیہ دینا کافی نہیں ہے۔ اور اگر فدیہ دیدیا تو صحت یابی کے بعد دوبارہ رکھنا لازم ہوگا۔ فتاویٰ دار العلوم ص ۴۹۴ ج ۶، شامی کراچی ص ۴۲۷ ج ۲ ۔

فدیہ کی مقدار

مسئلہ ۱۹۰ :- فدیہ کی مقدار یہ ہے کہ ہر ایک روزہ کے عوض میں ایک صدقۂ فطر یا اس کی قیمت فقراء کو دیا جائے اور ایک صدقہ فطر کی مقدار نصف صاع گیہوں ہے جو موجودہ اوزان کے حساب سے ڈیڑھ کلو ۴ گرام اس کی تفصیل صدقۂ فطر کی بحث ص ۱۰۶ میں دیکھ لی جائے۔

مسئلہ ۱۹۱ :- ایک روزہ کا فدیہ متعدد مساکین کو دے سکتے ہیں اور اسی طرح ایک مسکین کو متعدد روزوں کا فدیہ دینا بھی جائز ہے۔ فتاویٰ رحیمیہ ص ۱۹۸ ج ۵، احسن الفتاویٰ ص ۴۲۱ ج ۴ ۔

روزہ میں بھول و نسیان معاف، نماز و حج میں نہیں

مسئلہ ۱۹۲ :- روزہ میں بھولے سے کھا لیا جائے یا مفسد صوم عمل کیا جائے تو معاف ہے اور روزہ صحیح ہو جاتا ہے لیکن نماز اور حج میں معاف نہیں ہے۔
فتاویٰ رحیمیہ ص ۲۶ ج ۶

اعتکاف

اعتکاف کی فضیلت

۱۹۳ جو شخص خلوص کے ساتھ رمضان کے اخیر عشرہ کا اعتکاف کرتا ہے اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور دو حج اور دو عمرے کا ثواب ملتا ہے نیز چالیس دن تک سرحدِ اسلام کے محافظ کا درجہ حاصل ہوتا ہے اور جو چالیس دن تک سرحدِ اسلام کی حفاظت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو گناہوں سے اس طرح پاک صاف کر دیتا ہے جیساکہ نومولود بچہ کا حال ہوتا ہے ۔ بہشتی زیور ج۳ ۔

اعتکاف کے اقسام

۱۹۴ اعتکاف کی تین قسمیں ہیں ۔

عا :۔ اعتکافِ واجب ۔ یہ نذر کا اعتکاف ہوتا ہے ۔ اس کے ساتھ روزہ رکھنا بھی لازم ہوتا ہے ۔

عا۲ :۔ اعتکافِ سنت ۔ یہ رمضان المبارک کے اخیر عشرہ کا اعتکاف ہوتا ہے ۔ یہ اعتکافِ سنت موکدہ علی الکفایہ ہے یعنی محلہ کی مسجد میں ایک دو آدمی اعتکاف کریں گے تو پورے محلہ کی طرف سے ذمہ داری ادا ہو جائے گی ۔ اور اگر کسی نے بھی نہیں کیا تو پورے محلہ پر ترکِ سنت مؤکدہ کا گناہ ہوگا ۔ اور اس کے لئے روزہ بھی شرط ہے ۔

۔۔۔ :۔ اعتکافِ مستحب ، اس کے لئے روزہ رکھنا شرط نہیں اور نہ پورا دن شرط ہے جتنا چاہے حسب گنجائش کر سکتا ہے۔ درمختار کراچی ص۴۴۲ ج۲

مسئلہ ۱۹۵ :۔ آخری عشرہ کے اعتکاف کے لئے بیس رمضان کو سورج ڈوبنے سے پہلے مسجد میں داخل ہونا لازم ہے۔ فتاویٰ دار العلوم ص۵۰۹ ج۶

بلا ضرورت نکلنا

مسئلہ ۱۹۶ :۔ اعتکافِ نذر اور اخیر عشرہ کے اعتکاف میں ضرورت شدیدہ کے بغیر مسجد سے باہر نکلنا حرام اور مفسدِ اعتکاف ہے۔ درمختار کراچی ص۴۴۴ ج۲

ضرورت کیلئے نکلنا

مسئلہ ۱۹۷ :۔ غسلِ واجب ، نمازِ فرض کا وضو ، پیشاب ، پائخانہ کیلئے بقدرِ ضرورت مسجد سے باہر نکلنا جائز ہے۔ اور اسی طرح اگر اس مسجد میں جمعہ نہیں ہوتا ہے تو دوسری مسجد میں جمعہ پڑھنے کے لئے جانا بھی جائز ہے لیکن اس میں فضول وقت نہ گذارے۔ بہت جلد واپس ہو جائے۔ لیکن اگر دیہات کی مسجد میں اعتکاف کیا ہے تو جمعہ کے لئے باہر نکلنا درست نہیں ہے۔ اس لئے کہ دیہات میں جمعہ جائز نہیں ہے درمختار کراچی ص۴۴۵ ج۲۔ کفایت المفتی ص۲۳۲ ج۴ ، فتاویٰ محمودیہ ص۱۷۵ ج۳۔

وضو کے لئے نکلنا

مسئلہ ۱۹۸ :۔ نفل نماز ، باوضو رہنے ، باوضو سونے اور تلاوت و ذکر کیلئے وضو کے لئے باہر نکلنا جائز ہے۔ اسلئے کہ معتکف کا ہر وقت باوضو رہنا مسنون

ہے اور اگر مسجد کے اندر ٹب وغیرہ میں وضو کیا جا سکتا ہے تو باہر نکلنا جائز نہیں۔ فتاوی رحیمیہ ص ۲/۲۰

غسلِ تبرید

مسئلہ نمبر ۱۹۹:۔ غسل تبرید کے لئے باہر نکلنا جائز نہیں۔ اگر نکلیگا تو اعتکاف فاسد ہو جائے گا۔ کفایت المفتی ص ۲۳۱ ج ۴

استنجاء کے ساتھ غسلِ تبرید

مسئلہ نمبر ۲۰۰:۔ اگر پاخانہ پیشاب کے لئے باہر نکلتا ہے اور وہیں پر غسل خانہ بھی ہے اور اس میں پانی کی ٹنکی لگی ہوئی ہے یا کسی خاص آدمی نے سمجھ داری سے معتکف کے کہے بغیر از خود پانی رکھ دیا ہے تو ایسی صورت میں جب پاخانہ پیشاب کے لئے نکلے تو واپسی میں ضمناً غسل بھی کر سکتا ہے۔ فتاوی محمودیہ ص ۱۴۴ ج ۳

مسجد میں غسلِ تبرید

مسئلہ نمبر ۲۰۱:۔ اگر مسجد کے اندر بڑا ٹب رکھا ہوا ہے اور اس میں غسل کرنے سے غسل کا پانی مسجد میں نہیں گرتا ہے تو اس میں ٹھنڈک حاصل کرنے کے لئے غسل کرنا، نفلی وضو کرنا جائز ہے مبدائع ص ۱۱۵ ج ۲ شامی کراچی ص ۴۴۵ ج ۲۔

دوسری مسجد میں قرآن سنانے کیلئے جانا

مسئلہ نمبر ۲۰۲ دوسری مسجد

میں قرآن سنانے کے لئے جانا ہے تو اگر بوقت اعتکاف اس کی نیت کی تھی تو جائز ہے ورنہ جائز نہیں۔ فتاوی دار العلوم ص۵۱۲ ج۶۔

احتلام کی وجہ سے نکلنا

مسئلہ نمبر ۲۰۳: ۔ اگر احتلام ہو جائے تو آداب مسجد کی رعایت کرتے ہوئے تیمم کر کے باہر نکلے اور بہت جلد غسل کر کے واپس ہو جائے۔ اور اس احتلام کی وجہ سے اعتکاف اور روزہ میں کوئی خرابی نہیں آتی۔ اور سونے کی حالت میں احتلام ہو جانا اور ریح خارج ہو جانا آداب مسجد کے خلاف نہیں۔ شامی کراچی ص۴۴۵ ج۲

کھانا لانے کیلئے نکلنا

مسئلہ نمبر ۲۰۴: ۔ اگر کوئی کھانا لانے والا نہیں ہے یا کسی سے کہنے کی ہمت نہیں ہے تو کھانا لانے کے لئے بھی باہر نکل سکتا ہے۔ اس میں دیر نہ لگائے اور کھانا مسجد میں لاکر کھائے۔ طحطاوی علی المراقی ص۳۸۴ کفایۃ المفتی ص۲۲۳ ج۴۔

حقہ بیڑی کیلئے نکلنا

مسئلہ ۲۰۵ حقہ، بیڑی پیئے بغیر طبیعت خراب ہونے کا اندیشہ ہے، تو مغرب کے بعد بہت جلد یہ ضرورت پوری کر کے واپس آجائے تو اس کی گنجائش ہے۔ فتاوی رشیدیہ ص۴۶۱، فتاوی رحیمیہ ص۲۰۲ ج۵۔ لیکن ایسے لوگوں کو اعتکاف نہ کرنا بہتر ہے۔

ریاح خارج کرنے کیلئے نکلنا

مسئلہ ۲۰: اگر کوئی آدمی ریاحی مریض ہے اس کیلئے اعتکاف ممنوع ہے لیکن اگر اتفاق سے ریح خارج کرنے کی ضرورت پڑ جائے تو مسجد میں ریح نہ خارج کرے، باہر جاکر ریح خارج کرے اور جلد واپس لوٹ جائے تو اس کی اجازت ہے۔ فتاویٰ رحیمیہ ص۲۱۲ ج۵

شب قدر کی فضیلت

مسئلہ ۲۰: اللہ تبارک و تعالیٰ نے قرآن کریم کے اندر سورۃ قدر میں شب قدر کے بارے میں فرمایا ہے کہ اس رات میں عبادت کرنیکا اس قدر ثواب ہے کہ دیگر ایام میں ہزار مہینے عبادت کرنے سے بھی اس قدر ثواب میسر نہیں ہو سکتا۔ اور مہینہ کے ۸۳ سال ۴ مہینے ہوتے ہیں۔ اس عظیم الشان رات کو پوری پوری عبادت میں گزار دیا بہت بڑی خوش نصیبی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے فضل سے توفیق عطاء فرمائیں۔ فضائل رمضان ص۴۳ بہشتی زیور ص۵۷ ج۲۔ معارف القرآن ص۷۹۰ ج۸۔ اختلاف مطالع کی وجہ سے مختلف ملکوں اور شہروں میں شب قدر مختلف دنوں میں ہو تو اس میں شبہ نہ ہونا چاہئے کیونکہ ہر جگہ وہاں کے اعتبار سے برکات نازل ہوں گے۔ معارف القرآن ص۷۹۴ ج۸۔ اس رات میں یہ دعا پڑھنا بہتر ہے۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ۔

صدقۂ فطر

صدقۂ فطر کی تعریف

مسئلہ نمبر ۲۰۸:۔ اتنا مالدار مسلمان جس پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔ یا زکوٰۃ تو واجب نہیں ہوتی لیکن رہائشی مکان اور ضروری اسباب و آلات و اوزار کے علاوہ اتنی قیمت کا زائد مال و اسباب ہے جتنی قیمت پر یہ زکوٰۃ واجب ہوتی ہے تو اس پر عید الفطر کے دن صدقہ واجب ہوتا ہے چاہے اس مال پر سال گذر چکا ہو یا نہ گذرا ہو۔ اور تجارت کا مال ہو یا تجارت کا نہ ہو، اس کو صدقہ فطر کہتے ہیں۔ ہدایہ ص ۲۰۸ ج ۱، بہشتی زیور ص ۳۲ ج ۳۔ درمختار کراچی ص ۳۶۰ ج ۲۔

کس کی طرف سے ادا کیا جائے

مسئلہ نمبر ۲۰۹:۔ صدقہ فطر اپنی طرف سے اور اپنی نابالغ اولاد کی طرف سے ادا کرنا واجب ہے۔ ہدایہ ص ۲۰۸ ج ۱۔

مسئلہ نمبر ۲۱۰:۔ اپنی بیوی اور بالغ اولاد کی طرف سے ادا کرنا واجب نہیں ہے۔ اور ان کا صدقہ فطر ان کے مال پر لازم ہوتا ہے لیکن اگر ان کی طرف سے ادا کر دیا جائے تو جائز اور درست ہے۔

ہدایہ ص ۲۰۹ ج ۱۔

زائد مکان کا حکم:۔ مسئلہ نمبر ۲۱۱:۔ اگر کسی کے پاس

دو مکان ہیں ایک میں خود رہتا ہے اور دوسرا خالی پڑا ہے تو اس پر صدقہ فطر واجب ہے۔ لیکن اگر وہ مکان کرایہ پر دے رکھا ہے، اور اس پر اس کا گزارا ہے اور اس کے پاس اس کے علاوہ اور کوئی دولت نہیں ہے تو اس پر صدقہ فطر واجب نہیں ہے۔ بہشتی زیور ص۳۵ ج۳

مقروض مالدار

مسئلہ ۲۱۲ :۔ اگر کسی کے پاس مال و دولت تو ہے لیکن اس پر قرضہ بھی ہے تو قرض کو مجریٰ کر کے بقیہ مال اگر نصاب کے بقدر ہو تو صدقہ واجب ہے ورنہ واجب نہیں ہے۔ بہشتی زیور ج۳ ص۳۵۔

قیمتی جوڑے کا حکم

مسئلہ ۲۱۳ :۔ اگر کسی کے پاس عمدہ عمدہ قیمتی جوڑے ہیں اور ان کو کبھی کبھا استعمال میں لاتا ہے ان کے علاوہ زائد مال نہیں ہے۔ تو ایسے مال پر صدقہ فطر واجب نہیں ہے۔ بہشتی زیور ص۳۴ ج۳۔

صدقہ فطر کا مستحق

مسئلہ ۲۱۴ :۔ صدقہ فطر کا مستحق غریب مسکین ہے جو نصاب زکوٰۃ کے بقدر مال و اسباب کے مالک نہ ہوں ہدایہ ص۲۰۴ ج۱۔ سید ابنو ہاشم اور غنی کو دینا جائز نہیں ہے۔ احسن الفتاویٰ ص۴۰۷ ج۴۔

رمضان سے پہلے صدقہ فطر ادا کرنا

مسئلہ ۲۱۵: رمضان سے قبل صدقہ فطر ادا کرنا جائز ہے۔ علم الفقہ ج۴ ص۶۶۔ لیکن خلافِ احتیاط ہے اور رمضان میں ادا کرنا جائز اور درست ہے اور عید الفطر کی صبح کو ادا کرنا زیادہ افضل اور مستحب ہے۔ فتاویٰ رحیمیہ ج۵ ص۱۷۵، احسن الفتاویٰ ج۴ ص۲۷۴

صدقہ فطر کی مقدار

مسئلہ ۲۱۶: صدقہ فطر کی مقدار نصف صاع گیہوں ہے اس کا وزن تولہ کے حساب سے ۱۳۵ ؍ تولہ ہے۔ جواہر الفقہ ج۱ ص۲۴۲ فتاوی دار العلوم ج۶ ص۳۰۵، ج۶ ص۳۰۳ فتاویٰ رحیمیہ ج۶ ص۱۴۴ اور بارہ ماشہ کا ایک تولہ گیارہ گرام ۶۶۴ ملی گرام کا ہوتا ہے لہذا موجودہ اوزان کے اعتبار سے نصف صاع کا وزن ۱/۲-۱ اکلو ۴ ۷ گرام ۶۴۰ ملی گرام ہوگا اور یہی صدقہ فطر کی حقیقی مقدار ہے ص ۱۰۱ پر دیکھ لیا جائے

دار العلوم دیوبند، مظاہر علوم سہارنپور، شاہی مرادآباد کا متفقہ فتویٰ

اس سیاہ کار نے ۱۲؍ شوال سنہ ۱۴۱۰ھ میں کافی تحقیق کے بعد نصف صاع کی مقدار کے متعلق ایک فتویٰ لکھا ہے جس میں مفتیانِ دار العلوم دیوبند اور مظاہر علوم کی تصدیق بھی ہے وہ ناظرین کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔

۲۰۰۰
الف ۲۶

باسمہ تعالیٰ

محترم المقام حضرت مفتی صاحب - زیدت عنایاتکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

بعد سلام مسنون! کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں۔

صدقۂ فطر کی مقدار شرعاً نصف صاع ہے۔ دور حاضر میں گندم دیگر اشیاء خوردنی کیل وصاع سے فروخت نہیں ہوتیں بلکہ تول اور وزن سے کام لیا جاتا ہے۔ تو موجودہ دور کے لحاظ اور کلوگرام کے حساب سے صدقۂ فطر کی مقدار کیا ہے۔ صحیح حساب لگاکر جواب عنایت فرمائیں تاکہ اس کے مطابق عمل کرنا آسان ہو۔ والسلام۔

فرید احمد قاسمی ساکن بھوڑوارا، پوسٹ جلالپور
ضلع لکھیم پور کھیری ۲۶۲۸۰۲

باسمہ تعالیٰ

الجواب باللہ التوفیق۔ حامداً ومصلیاً ومسلماً۔

نصف صاع کا وزن ۱۳۵ ر تولہ ہوتا ہے۔ جواہر الفقہ ج ۱ ص ۴۲۸، فتاویٰ دار العلوم ج ۶ ص ۳۰۵، فتاویٰ رحیمیہ ج ۵ ص ۱۷۴۔ اور ۱۲ ر ماشہ کا ایک تولہ گیارہ گرام ۶۶۴ ملی گرام کا ہوتا ہے۔ لہٰذا نصف صاع کا وزن موجودہ اوزان کے اعتبار سے ڈیڑھ کلو ۴۷ گرام ۶۴۰ ملی گرام ہوتا ہے،

یہ حساب بلا کسی کمی زیادتی کے لگایا گیا ہے فقط ۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

شبیر احمد عفا اللہ عنہ ۱۲ ؍ شوال المکرم ۱۴۱۰ھ

ماشاء اللہ تحقیق بہت صحیح اور اچھی ہے باقی ادا و عمل میں احتیاط چاہیئے

العبد نظام الدین ۔ ۱۴ ؍ ۱۰ ؍ ۱۴۱۰ھ دار العلوم دیوبند

جواب صحیح ہے ۔ یحییٰ غفرلہ ۔ ۱۳ ؍ شوال ۱۴۱۰ھ مظاہر علوم سہارنپور

قیمت دینے میں بازار بھاؤ کا اعتبار

مسئلہ ۲۱ :- اگر قیمت ادا کرنا چاہے ، تو بازار بھاؤ کا اعتبار ہوگا اگر اس قیمت سے فقیر گیہوں خرید نا چاہے تو بآسانی بازار سے خرید سکے لہذا کنٹرول بھاؤ کا اعتبار نہ ہوگا ۔

فتاویٰ رحیمیہ ج ۵ ص ۱۷۱ ۔

روزہ نماز کا فدیہ

مسئلہ ۲۱ :- اگر کوئی روزہ یا نماز کا فدیہ ادا کرنا چاہے تو ہر نماز کے عوض میں ایک صدقہ فطر یا اس کی بازاری قیمت ادا کردے اور ایک دن کی طرف سے چھ صدقہ فطر ادا کیا کرے ۔ کیونکہ وتر کی طرف سے ادا کرنا بھی لازم ہوتا ہے ۔ اور ایک روزہ کی طرف سے ایک صدقہ فطر ادا کر دیا کرے ۔ درمختار کراچی ج ۲ ص ۷۲ ۔

صدقہ فطر اور نصف صاع کے حساب کے لئے بہترین نقشہ

مسئلہ ۲۱۹ :۔ نصف صاع کا وزن ۱۳۵ تولہ ہوتا ہے

فتاویٰ دارالعلوم ج ۶ ص ۳۰۵ ۔ ج ۶ ص ۳۲۷ ۔ جواہر الفقہ ج ۱ ص ۴۲۳ فتاویٰ رحیمیہ ج ۵ ص ۱۷۴

اور ایک تولہ گیارہ گرام ۶۶۴ ملی گرام کا ہوتا ہے۔ مکمل نقشہ ملاحظہ فرمائیں

- ایک رتی ۰، ۱۲۱ ملی گرام۔
- دس رتی ۱۲۱۵ ملی گرام
- ۹۶ رتی ۱۱۶۶۴ ملی گرام = ۱۱ گرام ۶۶۴ ملی گرام قدیم تولہ،

۹۶ رتی کا ایک تولہ موجودہ زمانہ کے دس گرام کے تولہ سے ایک تولہ ایک گرام ۶۶۴ ملی گرام ہوگا۔

- ایک ماشہ = ۹۷۲ ملی گرام
- ۱۲ ماشہ = ۱۱۶۶۴ ملی گرام = گیارہ گرام ۶۶۴ ملی گرام = ایک تولہ
- ۱۳۵ تولہ = ۱۶۲۰ ماشہ = ۱۵۷۴ گرام ۶۴۰ ملی گرام۔
- ڈیڑھ کلو ۷۴ گرام ۶۴۰ ملی گرام = نصف صاع مقدار صدقہ فطر

شبیر احمد عفا اللہ عنہ

۲۴ شعبان ۱۴۱۲ھ

مسائل زکوٰۃ

نصاب زکوٰۃ

مسئلہ نمبر ۲۲۰ :۔ جس کی ملکیت میں قدیم اوزان کے حساب سے ساڑھے باون (۵۲½) تولہ چاندی یا ساڑھے سات (۷½) تولہ سونا یا ان میں سے کسی ایک کی قیمت کے برابر نوٹ ہیں تو اس پر زکوٰۃ فرض ہوتی ہے۔ نقد روپیہ بھی چاندی کے حکم میں ہوتا ہے۔ در مختار کراچی ج۲ ص۲۹۹ اور اگر سامان تجارت باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر ہے تو اس پر بھی زکوٰۃ واجب ہے۔ جواہر الفقہ ج۱ ص۳۸۴۔ در مختار کراچی ج۲ ص۲۶۷، ج۲ ص۲۹۹۔

چاندی کا نصاب موجودہ اوزان سے

مسئلہ نمبر ۲۲۱ :۔ ۱۲ ماشہ کا ایک تولہ موجودہ گراموں کے حساب سے ۱۱ گرام، ۶۶۴ ملی گرام کا ہوتا ہے۔ اور ۱۲ ماشہ کے ساڑھے باون تولہ (۵۲½ تولہ) کا وزن موجودہ گراموں کے حساب سے ۶۱۲ گرام ۳۶۰ ملی گرام کا ہوتا ہے۔ لہٰذا موجودہ دس گرام کے تولہ کے حساب سے ۶۱ تولہ ۲ گرام ۳۶۰ ملی گرام چاندی کا نصاب بنے گا۔

سونے کا نصاب موجودہ اوزان سے

مسئلہ نمبر ۲۲۲ :۔ ۱۲ ماشہ کے ۷½ تولہ سونے

کا نصاب بنتا ہے اور ۱۲ ماشہ کے ساڑھے سات (۷½) تولہ کا وزن موجودہ گراموں کے حساب سے ۸۷ گرام ۴۸۰ ملی گرام کا ہوتا ہے۔ لہذا موجودہ دس گرام کے تولہ کے حساب سے ۸ تولہ ۷ گرام ۴۸۰ ملی گرام سونے کا نصاب بنے گا۔

نوٹ اور سکہ رائج الوقت کا نصاب

۲۲۴ سکہ رائج الوقت اور نوٹ کیلئے خاص کوئی مقدار متعین کرنا بہت مشکل ہے اس لئے کہ اس کے نصاب کا مدار چاندی کی قیمت پر ہے اور چاندی کی قیمت گھٹتی بڑھتی ہے۔ لہذا ہر زمانہ میں ۱۰ گرام کے تولہ کے حساب سے ۶۱ تولہ ۲ گرام ۳۶۰ ملی گرام چاندی کی قیمت لگا کر سکہ رائج الوقت کا نصاب متعین کیا جائے اور کاغذات کے نوٹ کو چاندی کے حکم میں مان لیا گیا ہے اس لئے نوٹ کی زکوٰۃ چاندی کی قیمت سے دینا لازم ہے اور سو میں ڈھائی روپیہ اور ہزار میں پچیس روپیہ کے حساب سے نقدی نوٹ کی زکوٰۃ نکالی جائے۔

تجارتی سامان سونا اور چاندی کا الگ الگ نصاب اگر پورا نہ ہو تو کیا کرے؟

۲۲۵ اگر کسی کے پاس کچھ سونا اور کچھ چاندی ہے اور علیحدہ علیحدہ کسی کا

نصاب پورا نہیں ہے۔ یا سونا چاندی کے ساتھ کچھ نقدی روپیہ یا مال تجارت ہے لیکن کسی کا نصاب الگ الگ پورا نہیں ہوتا تو ایسی صورت میں سب کی قیمت لگا کر چاندی کا نصاب بنالیا جائے جو کہ انفع للفقراء ہے اور چاندی مان کر نصاب پورا ہو جاتا ہے تو زکوٰۃ واجب ہے ورنہ نہیں۔ اگر کسی کے پاس سونے کی انگوٹھی ہے بقیہ نقدی روپیہ، تو انگوٹھی کی قیمت لگا کر نقدی روپیہ کے ساتھ ملا کر چاندی کا نصاب بنانا ضروری ہے۔ فتاویٰ رحیمیہ ج ۵ ص ۱۵۱ - ہدایہ ج ۱ ص ۱۹۶ - درمختار کراچی ج ۲ ص ۲۹۹ جواہر الفقہ ج ۲ ص ۲۸۵ -

استعمالی زیورات پر زکوٰۃ

مسئلہ ۲۲۵ اگر کسی کی ملکیت میں نصاب کے بقدر سونے چاندی کے استعمالی زیورات ہیں اور اس کے علاوہ نقدی روپیہ وغیرہ کچھ نہیں ہے تو پھر بھی ان زیورات کی زکوٰۃ نکالنا فرض ہے۔
درمختار کراچی ج ۲ ص ۲۹۸، فتاویٰ دار العلوم ج ۶ ص ۱۰۹

گروی زیورات کی زکوٰۃ

مسئلہ ۲۲۶:۔ اگر کسی نے زیورات گروی رکھدیئے ہیں تو قرض کے بقدر زیور کی قیمت مجرا کر کے بقیہ زیور اگر نصاب کے بقدر ہے تو اس کی زکوٰۃ ادا کرنا فرض ہے۔ درمختار کراچی ص ـــ، فتاویٰ رحیمیہ ج ۲ ص ۱۲

مسئلہ ۲۲۷

کرایہ کا مکان، دوکان، گاڑی وغیرہ کی زکوٰۃ

کسی کی ملکیت میں زائد مکان یا دوکان ہے جو کرایہ پر دے رکھا ہے، یا گاڑی مشین وغیرہ کرایہ پر دے رکھی ہے تو ان کی قیمت پر زکوٰۃ واجب نہیں بلکہ ان کی آمدنی میں سال گزرنے پر زکوٰۃ واجب ہے یا پہلے سے نصاب کے بقدر روپیہ یا چاندی وغیرہ موجود ہے تو مذکورہ اشیاء کی آمدنی پر سال گزرنے کی ضرورت نہیں، بلکہ آمدنی کو سابق رقم کے ساتھ ملا کر زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہے۔ مجمع الانہر ۱/۲۲۷، امداد الفتاوی ج ۲/۴۱

تجارتی سونا، چاندی، سامان تجارت اور جانوروں کی زکوٰۃ

تجارتی سونا، چاندی، سامان تجارت اور جانوروں کی زکوٰۃ ادائیگی کے وقت کی قیمت لگا کر دینا چاہیے [1]

---

[1] احقر نے شروع میں سونا چاندی اور سامان تجارت کی زکوٰۃ لاگت کی قیمت کے حساب سے ادا کرنے پر مسئلہ لکھا تھا مگر پانچویں فقہی سیمینار اعظم گڈھ منعقدہ ۳۱ اکتوبر تا ۲ نومبر ۱۹۹۲ء میں اکثر علماء نے حضرات صاحبین کے قول کے مطابق یوم الاداء کے نرخ کے اعتبار کرنے کو راجح اور مفتیٰ بہ قرار دیا ہے اسلئے کہ اسمیں فقراء کا زیادہ فائدہ ہے، لہٰذا سابقہ مسئلہ سے رجوع کر کے اب یہ مسئلہ لکھا ہے ہاں مسئلہ کو احقر نے رسالہ مصرف زکوٰۃ میں زیادہ وضاحت سے لکھا ہے۔ شبیر احمد عفا اللہ عنہ

کمپنی کے حصص اور شیئر پر زکوٰۃ

مسئلہ ۲۲۹ اگر کسی نے کسی کمپنی میں حصص و شیئر خرید کر شرکت کر لی ہے تو اس کے راس المال اور منافع دونوں پر زکوٰۃ واجب ہے۔ امداد الفتاوی ج ۲ ص ۲۱۔ فتاوی دار العلوم ج ۶ ص ۱۴۰، ج ۶ ص ۱۲۵۔

فرم فیکٹری، مل، مشین، گاڑی وغیرہ کی زکوٰۃ

مسئلہ ۲۳۰ کسی کی ملکیت میں اوزار، آلات ہیں یا مشین، مل، فیکٹری تجارتی فرم یا استعمال گاڑی وغیرہ ہے تو ان اشیاء پر شرعاً زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔ اسلئے کہ یہ ضروری اثاثہ اور اسباب میں داخل ہیں۔ امداد الفتاوی ج ۲ ص ۴۲ درمختار کراچی ج ۲ ص ۲۶۵۔ فتاوی دار العلوم ج ۶ ص ۹۳، جواہر الفقہ ج ۱ ص ۳۶۵۔

کاشت کی زمین اور پیداوار کی زکوٰۃ

مسئلہ ۲۳۱ کاشت کی زمین چاہے کتنی ہو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی۔ اور نہ ہی اس کی پیداوار پر زکوٰۃ لازم ہے بلکہ پیداوار کو فروخت کرنے کے بعد جو رقم بقدرِ نصاب حاصل ہو جائے اس پر زکوٰۃ واجب ہوا کرتی ہے۔

مستفاد مجمع الانہر ج ۱ ص ۲۲۷۔

تجارتی پلاٹ کی زکوٰۃ

مسئلہ ۲۳۲ تجارتی پلاٹ چونکہ مال تجارت ہے اسلئے اس کی پوری مالیت پر

زکوٰۃ فرض ہے۔ احسن الفتاوی ج۴ ص۲۹۵ ، ۲۹۹۔

مرغی خانہ اور مچھلی کے تالاب ۲۴۲ خود مرغی خانہ اور تالاب کی مالیت پر زکوٰۃ فرض نہیں ہے تالاب میں مچھلیاں اور ان کے بچے خرید کر ڈالتے وقت فروختگی کی نیت کی تھی تو ان کی مالیت پر زکوٰۃ واجب ہے۔ احسن الفتاوی ج۴ ص۳۰۰ ۔لیکن سیلاب وغیرہ میں مچھلیاں تالاب سے نکل جائیں، تو جتنی نکل جائیں اتنی پر زکوٰۃ واجب نہیں اور جو رہ جائیں ان پر واجب ہے۔

پراویڈنٹ فنڈ پر زکوٰۃ کا حکم

حکومت کا فنڈ ۲۴۳ سرکاری ملازمین کی تنخواہ میں سے جو فنڈ کاٹا جاتا ہے اس پر ملازم کا قبضہ ہونے سے پہلے ہی حکومت کاٹ لیتی ہے اس لئے ملازم اسکا مالک نہیں ہوتا ہے اس لئے اس پر زکوٰۃ فرض نہیں ہے البتہ قبضہ ہو جانے کے بعد سے زکوٰۃ واجب ہو جاتی ہے۔ نیز اگر اس میں حکومت کچھ بڑھا کے دے تو وہ سود بھی نہیں ہے اسلئے کہ یہ سود کے دائرے میں نہیں آتا ہے کیونکہ اپنی ملکیت سے جمع شدہ رقم پر زائد ملنے کو سود کہا جاتا ہے۔ اور یہاں ایسا نہیں ہے۔ البتہ اگر ملازم نے

اس فنڈ میں سے کسی انشورنش کمپنی میں حصہ یا تو فنڈ کے پیسے پر انشورنش کمپنی کا قبضہ حکماً ملازم کا قبضہ ہے اس لیے اس کی زکوٰۃ ادا کرنا واجب ہے (یہاں انشورنش کے عدمِ جواز کا مسئلہ نہ اٹھایا جائے اس لئے کہ زکوٰۃ اصل راس المال پر واجب ہوتی ہے سود پر نہیں اور سود کا گناہ الگ ہے)

مدارس کا فنڈ

۲۳۵ مدارس اسلامیہ میں مدرسین و ملازمین کی تنخواہوں سے جو رقم فنڈ کے نام سے کاٹ لی جاتی ہے، مدرس و ملازمین اس رقم کے مالک نہیں ہوتے ہیں۔ اس لیے کہ شرعاً قبضہ سے پہلے مالک نہیں ہوتے لہذا اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔ احسن الفتاویٰ ج۴ ص۲۶۲، جواہر الفقہ ج۱ ص۲۸۵، امداد الفتاویٰ ج۲ ص۴۲۔ نیز فنڈ پر جو اضافہ ملتا ہے وہ بھی جائز ہے کیونکہ وہ سود کے دائرے میں نہیں آتا۔ فتاویٰ احیاء العلوم ج۱ ص۲۴۷، امداد الفتاویٰ ج۲ ص۱۴۲

نابالغ کے مال کی زکوٰۃ

۲۳۶ نابالغ شرعاً مکلف نہیں ہوتا ہے اس لیے اس کے مال پر زکوٰۃ فرض نہیں ہوتی۔ احسن الفتاویٰ ج۴ ص۲۶۷۔ امداد الفتاویٰ ج۲ ص۲۸۔

سونے کی ناک و دانت کی زکوٰۃ

۲۳۷ سونے کی بنائی ہوئی ناک پر زکوٰۃ واجب ہے۔ اور سونے کا... دانت اگر الگ کیا جا سکتا ہے تو

اس پر زکوٰۃ واجب ہے اور اگر الگ نہیں ہوسکتا تو زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی۔ امداد الفتاویٰ ج۲ ص۴۹ ۔

بیوہ عورت کے زیور و مال پر زکوٰۃ

نمبر ۲۲۸: ایک عورت بیوہ ہے اور اس کی کئی لڑکیاں شادی کے لائق ہیں اور اس کی ملکیت میں صرف نصاب کے بقدر سونا یا چاندی کا زیور ہے اس کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے تو ایسی صورت میں اس کے زیور پر زکوٰۃ واجب ہے یا نہیں؟ تو اس میں حکم شرعی یہی ہے کہ اس پر زکوٰۃ واجب ہے اور اس کے لیے دوسروں سے زکوٰۃ کی رقم لینا جائز نہیں ہے۔

فتاویٰ دار العلوم ج۶ ص۱۱۰

جس دوکان کا حساب نہ ہو اس کی زکوٰۃ

نمبر ۲۲۹: اگر کسی نے اپنی دوکان کا حساب نہیں لگایا ہے اور پتہ نہیں کہ مالیت کتنی ہے تو اب ضرور حساب لگا کر زکوٰۃ ادا کرے اور اگر سنین ماضیہ میں زکوٰۃ نہیں دی ہے تو کچھ زائد تخمینہ لگا کر ماضی کی زکوٰۃ ادا کرے تاکہ اپنے اوپر ذمہ داری بالکل نہ رہے۔ مستفاد فتاویٰ دار العلوم ج۶ ص۱۴۸ ۔

زکوٰۃ کے مصارف

کن لوگوں کو زکوٰۃ دینے سے زیادہ ثواب ملتا ہے

نمبر۲۴ اپنے باپ دادا، ماں، دادی، نانا، نانی وغیرہ اپنے اصول کو چھوڑ کر اور اسی طرح بیٹے، پوتے، پوتیاں، اور بیٹی، نواسے نواسیاں اپنے فروع کو چھوڑ کر بقیہ تمام عزیز و اقارب یعنی بھائی بہن، چچی، پھوپھی، خالہ، ماموں وغیرہ اور ان کی اولاد کو زکوٰۃ دینے میں دو ثواب ملتے ہیں۔ ۱ ادائے زکوٰۃ کا ثواب۔ ۲ صلہ رحمی کا ثواب لیکن اس میں شرط یہ ہے کہ لوگ صحیح معنیٰ میں زکوٰۃ کے مستحق ہوں۔

مشکوٰۃ شریف ج۱ ص۱۷۱، درمختار ج۲ ص۳۵۳۔

اسی طرح محتاج عالم دین اور طالبان علم دین کو زکوٰۃ دینے سے دو ثواب ملتے ہیں۔ ۱ ادائے زکوٰۃ کا ثواب۔ ۲ دینی خدمات کا ثواب۔ امداد الفتاویٰ ج۲ ص۳۹، درمختار کراچی ج۲ ص۳۵۴۔

اور میاں بیوی میں سے ایک دوسرے کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں ہے۔ ہدایہ ج۱ ص۲۰۶۔

مالدار مقروض کو زکوٰۃ

نمبر۲۴ اگر کسی کی ملکیت میں نصاب سے زائد مال ہے لیکن اس پر قرض

بھی ہے تو قرض کو مجرا کرنے کے بعد بقیہ مال اگر نصاب کو پہونچتا ہے تو بقیہ مال پر زکوٰۃ ہے اور اگر جتنا مال ہے اس سے زیادہ یا اس کے برابر قرض ہے تو اس کے لئے زکوٰۃ لینا جائز ہے تاکہ اس سے قرض ادا کرے ۔ اور اس کو زکوٰۃ دینے سے زکوٰۃ ادا ہو جاتی ہے ۔

درمختار کراچی ص ۳۴۳/۲ ۔

قرضہ وصول ہونے کی امید نہ ہو تو زکوٰۃ کا کیا حکم ہے

۲۴۲ قرض دہندگان کو اپنا قرض وصول ہونے کی امید نہ ہو، یا وصول ہونے میں تردد ہے ، یا قرضدار ٹال مٹول کر رہا ہے تو ایسے قرض کی زکوٰۃ وصول ہونے سے پہلے ادا کرنا لازم نہیں بلکہ وصول ہونے کے بعد ادا کرنا لازم ہے اور جتنا وصول ہوتا رہے گا اتنے کی زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہے اور گذشتہ سالوں کی زکوٰۃ اس پر واجب نہیں ہے ۔

امداد الفتاوی ص ۲۵/۲ ۔

تجارتی قرض کی زکوٰۃ

کے ۲۴ اگر تھوک میں مال بھیجا جائے اور اس کی رقم حاصل ہونے کی امید رہتی ہے لیکن دیر میں وصول ہوتی ہے تو ایسے قرض کے وصول ہونے پر گذشتہ سالوں کی زکوٰۃ بھی ادا کرنا لازم ہے ۔ جیسا کہ آج کل عام طور پر تجارت اور کاروبار کا یہی طریقہ رائج ہے ۔ درمختار مع الشامی کراچی ص ۳۰۵/۲

فقیر کو قرض معاف کرنے سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوتی

مسئلہ ۲۴۲ اگر خالد کا قرض راشد پر ہے اور راشد اپنی غربت کی وجہ سے قرض ادا کرنے سے قاصر ہے اور خالد پر زکوٰۃ واجب ہے تو کیا خالد اپنے مقروض فقیر راشد سے زکوٰۃ کی نیت سے قرض ساقط کر دینے سے زکوٰۃ ادا ہو سکتی ہے یا نہیں؟ تو اس میں شرعی حکم یہ ہے کہ اس طرح زکوٰۃ ادا نہیں ہوتی۔ ہاں البتہ اس کے لئے ایک حل یہ ہے کہ اولاً زکوٰۃ کی نیت سے بقدر قرض راشد کو دیدے اور پھر اسی مجلس میں ہاتھ در ہاتھ اپنے قرض کے نام سے راشد سے واپس لے لیا جائے تو ایسی صورت میں خالد کی زکوٰۃ ادا ہو جائے گی اور راشد کا قرض بھی ادا ہو جائے گا۔ در مختار ص ۱۷ ج ۲ ۔ لیکن اگر ایسی صورت میں خالد کو یہ خطرہ ہو کہ راشد کے ہاتھ میں رقم پہونچنے کے بعد قرض کے نام سے واپس نہیں دیگا یا فرار ہو جائیگا تو اسکے حل کے لئے دو طریقے ہیں۔

طریقہ ۱ راشد مقروض کو زکوٰۃ کا روپیہ دے کر فوراً اپنا ہاتھ بڑھا کر از خود اپنے قرض کے نام سے قبضہ کر لیا جائے اس لئے کہ راشد شرعاً ٹال مٹول کرنے والا بن گیا ہے۔ اور ایسے مقروض سے اپنا قرض زبردستی وصول کر لینا جائز ہے۔

طریقہ ۲:۔ خالد کے کسی خادم یا نوکر کو راشد زکوٰۃ وصول

کرنے کے لیئے وکیل بنائے وہ وکیل راشد کی طرف سے قبضہ کرے اور پھر راشد کی طرف سے قرض ادا کرنے کا وکیل بن کر بنام قرض خالد کو دیدیے تو اس طرح زکوٰۃ و قرض دونوں ادا ہو جائیں گے

در مختار مع الشامی کراچی ج ۲ ص ۲۷۱

زکوٰۃ سے مقروض کا قرض ادا کرنا

مسئلہ ۲۴۵ اگر کوئی شخص بہت زیادہ مقروض ہے اور قرض ادا کرنے کے لیئے اگر اس کو زکوٰۃ کی رقم دینے میں یہ خطرہ ہے کہ خود کھا جائے گا۔ اور قرض ادا نہیں کرے گا تو مقروض فقیر سے اس کا قرض ادا کرنے کی اجازت لے کر مالدار آدمی اپنی زکوٰۃ کی رقم سے قرضدار فقیر کا قرض ادا کر دیگا تو فقیر کا قرض اور مالدار کی زکوٰۃ دونوں ادا ہو جائیں گے۔ احسن الفتاوی ج ۴ ص ۲۵۔

قرض بتلا کر زکوٰۃ دینا

مسئلہ ۲۴۶ مستحق زکوٰۃ فقیر بہت غیرت مند ہے اگر زکوٰۃ کی رقم معلوم ہو جائے تو وہ نہیں لے گا اور قرض بتلایا جائے تو لے لیگا اور اگر بتلایا جائے کہ یہ رقم آپ کو بطور قرض دی جا رہی ہے جب آپ کے پاس وسعت ہو جائے تب ادا کر دینا۔ ساتھ ساتھ زکوٰۃ کی نیت کرے تو اس طرح زکوٰۃ ادا ہو جاتی ہے۔ بعد میں اس کو کہدے کہ میں نے معاف کر دیا ہے۔ تاکہ اس کو سکون ہو جائے۔ شامی کراچی ج ۲ ص ۲۵۶

مسئلہ ۲۲۷ اگر ایک فقیر کو مقدارِ نصاب

ایک فقیر کو مقدارِ نصاب سے زائد دینا

سے زائد دیا جائے کہ زکوٰۃ کی رقم سے صاحب نصاب بن جائے تو اس طرح دینے سے زکوٰۃ تو ادا ہو جائے گی لیکن ایسا کرنا مکروہ تحریمی ہے کیونکہ مقصدِ شریعت کے موافق نہیں ہے اس لئے کہ زکوٰۃ سے فقیر کو مالدار بنانا مقصد نہیں ہے بلکہ پیٹ بھرنا مقصد ہے۔

درمختار کراچی ص ۳۵۳ ج ۲۔ احسن الفتاویٰ ص ۲۹۴ ج ۴۔ ہدایہ ج ۱ ص ۲۰۷

یہ ایسا ہے کہ نماز کو وقت پر ہی پڑھنے کا حکم ہے لیکن اگر جان بوجھ کر وقت میں نہیں پڑھتا ہے اور وقت گزرنے کے بعد قضاء پڑھتا ہے تو نماز کا فریضہ تو ذمہ سے ساقط ہو جائے گا لیکن نماز کی روح باقی نہیں رہتی اسی طرح ایک فقیر کو نصاب سے زائد دینے میں زکوٰۃ کی روح باقی نہیں رہتی اور زکوٰۃ دینے والا خود اپنی اس عمدہ ترین عبادت کیلئے عمدہ راستہ اختیار کرسکتا ہے۔ ہاں البتہ ایک مدرسہ کو نصاب سے زائد دینا مکروہ نہیں ہے اس لئے کہ اس میں فقراء متعدد ہوتے ہیں۔ اور اسی طرح اگر فقیر مقروض ہے تو اس کو بھی نصاب سے زائد دینا مکروہ نہیں ہے۔ اسلئے کہ وہ اس سے مالدار نہ ہو گا بلکہ اپنا قرضہ ادا کرے گا۔ درمختار کراچی ص ۳۵۳ ج ۲۔

فقیر کو مدِ زکوٰۃ سے مکان بنا کر دینا

۲۴۸ نمبر: کسی نے زکوٰۃ کی رقم اصل مال سے الگ نہیں کیا ہے اور مجموعہ رقم سے ذاتی طور پر ایک مکان تعمیر کر کے جو رقم خرچ ہوئی اس کا حساب لگا کر زکوٰۃ کی نیت سے کسی نادار بے گھر فقیر کو مالک بنا کر فقیر کے نام رجسٹری کرا کے قبضہ دلا دیا اور اس میں اپنا کوئی تعلق باقی نہیں رکھا تو اس طرح مکان بنا دینا بلا کراہت جائز اور درست ہے اس لئے کہ فقیر کو اس سے مالدار صاحب نصاب نہیں بنایا گیا۔ بلکہ صرف ضرورت کا مکان فراہم ہوا ہے

۲۴۹ نمبر: زکوٰۃ کی رقم نیت زکوٰۃ سے الگ کر کے رکھا ہے اور اپنی ذاتی رقم سے مکان بنا کر بہ نیت زکوٰۃ فقیر کو مالک بنا کر رجسٹری قبضہ دے دیا ہے پھر مدِ زکوٰۃ سے اتنی رقم واپس لے لیتا ہے تو یہ صورت بھی بلا کراہت جائز ہے۔

۲۵۰ نمبر: فقیر کو نصاب سے کچھ کم کر کے قسطوار رقم دیتا جائے اور وہ فقیر رقم کو تعمیر میں خرچ کرتا جائے۔ اگر فقیر کے پاس زمین نہیں تو اولاً زمین خرید کر مالک بنا دیا جائے۔ اس کے بعد قسطوار نصاب کی رقم دیتا جائے اور فقیر تعمیر کرتا جائے اور اس طرح مکان مکمل کر لے تو یہ صورت بھی جائز ہے۔

۲۵۱ نمبر: کسی کمیٹی کو زکوٰۃ کی رقم دیدی جائے اور وہ زکوٰۃ

کی رقم سے مکان تعمیر کرا کے فقیر کو مالک بنا دے جیسا کہ بعض جگہ ایسا عمل جاری ہے۔ اس میں زکوٰۃ تو ادا ہو جاتی ہے لیکن اس میں ایک خرابی یہ لازم آتی ہے کہ زکوٰۃ کی رقم کا فقیر کو مالک بنانے سے پہلے ملبہ اور اسباب تعمیر کی خریداری میں خرچ کر دی جاتی ہے اور زکوٰۃ کی اصل رقم فقیر تک نہیں پہونچ پاتی ہے اور درمیان میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ تو ایسی صورت میں اگرچہ زکوٰۃ ادا ہو جاتی ہے لیکن یہ امر ممنوع ہے۔

اب اس صورت کا بہترین حل یہ ہو سکتا ہے کہ اولاً کمیٹی کو اپنی مجموعی اصل رقم سے مکان بنانے کا وکیل بنایا جائے اور جب مکان تیار ہو جائے تو اس کے بعد حساب لگا کر زکوٰۃ کی نیت سے فقیر کو مکان کا مالک بنا کر رجسٹری قبضہ دیدیا جائے اور اتنی رقم مدِ زکوٰۃ سے وصول کر لی جائے تو بلا کراہت جائز ہو سکتا ہے لیکن اگر کمیٹی سے رقم ضائع ہو جائے تو کمیٹی ضامن بھی نہیں ہوگی کیونکہ کمیٹی محض وکیل اور امین ہے اور امانت کی رقم ہلاک ہونے سے تاوان لازم نہیں آتا۔

ضروری تنبیہ مذکورہ چاروں صورتوں میں صاحب نصاب اگر اپنے اس احسان کی وجہ سے فقیر پر کسی بات میں دباؤ ڈالتا ہے تو سارا ثواب رائیگاں ہو جائے گا اور فقیر کی ملکیت میں کوئی بھی فرق نہیں آئے گا۔

مدِ زکوٰۃ سے دینی کتابیں خرید کر دینا

مسئلہ ۲۵۱ اگر زکوٰۃ کی رقم سے دینی کتابیں خرید کر مستحق علماء اور طلباء کو مالک بنا دیا جائے یا مدِ زکوٰۃ سے دینی کتابیں طبع کرا کے تاجرانہ نرخ پر قیمت لگا کر مستحق زکوٰۃ اہلِ علم کو دیدیا جائے تو دہرا ثواب ملتا ہے۔ نمبر ۱۔ ادا زکوٰۃ کا ثواب۔ نمبر ۲ دینی خدمت کا ثواب۔ احسن الفتاویٰ ص ۲۹۲ ج ۴۔ فتاویٰ دار العلوم ص ۲۱۵ ج ۶۔

لڑکی کی شادی میں زکوٰۃ

مسئلہ ۲۵۲ اگر کسی غریب مستحق زکوٰۃ شخص کو لڑکی کی شادی کے لئے زکوٰۃ کا پیسہ دیا جائے تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ فتاویٰ دار العلوم ص ۲۴۶ ج ۶۔ لیکن اس کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ نصاب سے زائد نہ ہو۔ ورنہ مکروہ ہو جائے گا۔ نیز اگر کسی نے نصاب کے برابر دیدیا ہے۔ یا متعدد افراد کے تھوڑا تھوڑا دینے سے نصاب کے برابر یا اس سے زائد ہو جائے تو پھر مستحق زکوٰۃ نہ رہنے کی وجہ سے اس کو زکوٰۃ کی رقم دینا جائز نہیں ہوگا۔ درمختار کراچی ص ۳۵۳ ج ۲۔ نیز شادیوں میں عام طور پر فضول خرچی ہوتی ہے اسلئے ضروری برتن یا زیور قرآن کریم قرآن کریم و بہشتی زیور خرید کر زکوٰۃ کی نیت سے دیدے۔ تاکہ صحیح مصرف میں خرچ ہو۔

زکوٰۃ کی رقم سے فقیر کا علاج کرنا

مسئلہ ۲۵۴ اگر کوئی نادار فقیر بیمار ہو جائے تو دوا خرید کر فقیر کو دینے سے بھی زکوٰۃ ادا ہو جاتی ہے۔ اور ڈاکٹری فیس فقیر کے ہاتھ میں دی جائے اور وہ اس پر قبضہ کر کے پھر ڈاکٹر کو بنام فیس دیدے ایسا نہ کرے کہ فقیر کو معلوم نہ ہو اور صاحب زکوٰۃ ڈاکٹری فیس میں زکوٰۃ کا پیسہ دیدے ایسی صورت میں زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی۔

مستفاد احسن الفتاویٰ ج۴ ص ۲۸۱

تنخواہ و تعمیر مدرسہ و مسجد میں زکوٰۃ

مسئلہ ۲۵۵ مدرس، ملازم، باورچی، وغیرہ کی تنخواہوں میں زکوٰۃ کی رقم صرف کرنا جائز نہیں ہے اور اسی طرح مدرسہ اور مسجد کی تعمیر میں صرف کرنا بھی جائز نہیں ہے اس لئے کہ ادا زکوٰۃ کے لئے بلا عوض اور بلا خدمت فقیر کو مالک بنا دینا شرط ہے اور یہ بات مذکورہ امور میں نہیں ہے۔ درمختار کراچی ج۲ ص ۳۴۴۔ امداد الفتاویٰ ج۲ ص ۵۲۔ احسن الفتاویٰ ج۴ ص ۲۵۲۔

حادثہ اور فساد زدہ علاقہ میں زکوٰۃ کی رقم بھیجنا:۔

مسئلہ ۲۵۶ حوادث اور فساد زدہ لوگوں میں اکثر مالک نصاب لوگ ہوتے ہیں مثلاً کسی کی دوکان یا فیکٹری وغیرہ تباہ و برباد کر دی گئی ہے لیکن

اس کا بینک میں بھی روپیہ جمع ہے یا کسی اور جگہ اس کی ملکیت ہے جو
بقدر نصاب یا اس سے زائد ہے تو ایسے لوگ شرعاً مستحق زکوٰۃ نہیں ہے
نیز ایسے مواقع میں اصل مستحق فقیر تک رقم بسا اوقات پہونچتی نہیں
غیر مستحق کو مل جاتی ہے اور اصل مستحق محروم رہ جاتا ہے۔ اسلئے فساد زدہ
علاقہ میں زکوٰۃ کی رقم بھیجنا جائز نہ ہوگا۔ بلکہ صاحب خیر اپنی جیب
خاص سے وہاں کے لئے نفلی امداد بھیجا کریں۔ مستفاد درمختار کراچی ج۲ ص۳۴۴
احسن الفتاوی ج۴ ص۲۹۴۔

سیدو غیر مسلم کو زکوٰۃ

۲۵۷ غیر مسلم فقیر کو زکوٰۃ دینے سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوتی۔ درمختار کراچی ج۲ ص۳۵۱
فتاوی دار العلوم ج۶ ص۲۰۴۔ نیز سید اور بنی ہاشم کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں ہے
البتہ ان کو نفلی خیرات کر سکتے ہیں۔ درمختار ج۲ ص۳۵۱۔ احسن الفتاوی ج۴ ص۲۷۴

مدِ زکوٰۃ سے ہسپتال دواخانہ و اسکول چلانا!۔

۲۵۸ زکوٰۃ کی رقم ہسپتال، دواخانہ، دنیاوی تعلیم کے اسکول وغیرہ
چلانے میں خرچ کرنا جائز نہیں ہے۔ نیز مذکورہ امور کے لئے حیلہ
تملیک کرنا جائز نہیں ہے اسلئے کہ حیلۂ تملیک صرف شدید ترین دینی
ضرورت کیلئے بقدرِ ضرورت جائز ہے۔ عمدۃ القاری شرح بخاری ج۴ ص۱۰۹
لہٰذا مذکورہ امور میں زکوٰۃ دینے والے اپنے زکوٰۃ کی خیر منائیں۔

۲۵۹ جیل میں قیدیوں کو زکوٰۃ کا کھانا کھلانا

اگر قیدی صاحب نصاب نہیں ہے تو مد زکوٰۃ سے کھانا بنا کر اس کو مالک بنا دینا جائز ہے بیٹھا کر کھلانے سے زکوٰۃ ادا نہ ہوگی نیز اگر قیدی صاحب نصاب ہے تو بھی زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔ درمختار کراچی ج۲ ص۳۴۴۔ احسن الفتاویٰ ج۴ ص۲۹۶۔

زکوٰۃ کی رقم مہتمم یا سفیر یا وکیل کے ہاتھ ضائع ہو جائے تو کیا حکم ہے؟

۲۶۰ اگر مدارس کے سفراء کے ہاتھ سے زکوٰۃ کی رقم چوری ہو جائے یا مہتمم کے ہاتھ سے چوری یا ضائع ہو جائے اور ان کی حفاظت میں کوئی کمی نہیں رہی ہے تو ان لوگوں پر تاوان لازم نہ ہوگا اور مالک کی زکوٰۃ بھی ادا ہو جائے گی۔ اس لئے کہ یہ لوگ عملاً وعرفاً فقیر طلبہ وکیل ہیں اور وکیل کا قبضہ گویا فقیر کا قبضہ ہے۔

اور اگر ان لوگوں نے حفاظت میں کوتاہی کی ہے یا زکوٰۃ کی رقم میں تبدیلی کی ہے یا اپنی رقم کے ساتھ مخلوط کر دیا ہے تو ان لوگوں پر تاوان واجب ہوگا۔ اور اپنی جیب سے اتنی رقم فقراء کو دینا لازم ہوگا۔ درمختار کراچی ج۲ ص۲۶۹، امداد الفتاویٰ دیوبندی ج۲ ص۱۴، فتاویٰ محمودیہ ج۹ ص۵۸۶، ج۱۴ ص۱۳۹۔

طلبہ کو بٹھا کر کھلانا

۲۶۱ اگر مدرسہ کے طلبہ کو زکوٰۃ کی رقم سے بٹھا کر کھانا کھلایا جائے اور باقاعدہ کھانا تقسیم کر کے ان کے قبضہ میں دے کر مالک نہ بنائے تو زکوٰۃ ادا نہ ہوگی کیونکہ زکوٰۃ ادا ہونے کے لئے قبضہ دے کر مالک بنانا ضروری ہے چاہے بعد میں وہ خود کھائے یا کسی کو کھلائے۔ اس لئے بٹھا کر کھلانا جائز نہیں ہے۔ اس سے زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔ درمختار ص ۲۵ ج ۲

منی آرڈر کرنے سے زکوٰۃ ادا ہو جاتی ہے۔

۲۶۲ اگر زکوٰۃ کی رقم فقیر کے پاس منی آرڈر کر دی جائے تو زکوٰۃ کی نیت سے ڈاک کے حوالہ کر دینے سے زکوٰۃ ادا ہو جاتی ہے۔ لہذا اگر اس کے بعد درمیان میں ضائع ہو جائے تو دوبارہ زکوٰۃ لازم نہ ہوگی لیکن منی آرڈر فیس زکوٰۃ کے پیسہ سے دینا جائز نہیں ہے بلکہ فیس الگ پیسہ سے ادا کرنا لازم ہے۔ امداد الفتاوی مطبوعہ دیوبند ص ۲۵ ج ۲۷ فتاوی رحیمیہ ص ۱۶۴ ج ۵۔

رمضان المبارک میں زکوٰۃ ادا کرنے کی فضیلت

۲۶۳ حدیث میں آیا ہے کہ رمضان المبارک میں نفل عبادت غیر رمضان کے فرض کے برابر ہوتی ہے اور رمضان المبارک میں ایک فرض ادا

کرنے سے غیر رمضان میں ستر فرض ادا کرنے کے برابر ثواب ملتا ہے اور اسی طرح رمضان میں زکوٰۃ ادا کرنے سے غیر رمضان میں ستر زکوٰۃ ادا کرنے کے برابر ثواب ملتا ہے۔ مشکوٰۃ شریف ص ۱۷۳ ج ۱۔

انسان دولتِ دنیا میں سے کتنی مقدار کا مالک ہے؟

۲۶۵ حدیث شریف میں آیا ہے کہ انسان اس دنیا کی دولت میں سے صرف دو چیزوں کا مالک ہو سکتا ہے باقی کوئی چیز اس کی نہیں۔ ۱ :۔ وہ چیز جو اس نے کھالیا یا پہن لیا۔ ۲ وہ چیز جو اس نے آخرت کے لئے جمع کیا ہے۔ ترمذی شریف ج ۲ ص ۵۹، ۶۰۔

ہوشیار آدمی آخرت کے لئے زیادہ سے زیادہ جمع کرلیتا ہے۔

کمیشن پر چندہ کرنا

۲۶۶ کمیشن پر چندہ کے بارے میں تفصیل یہ ہے کہ اگر تنخواہ دار ملازم ہے تو اس کی حسن کارکردگی کی وجہ سے تنخواہ کے علاوہ فیصدی کمیشن بطور انعام دینا جائز ہے۔ لیکن زکوٰۃ کے پیسے سے دینا جائز نہیں ہے بلکہ زکوٰۃ کا پیسہ مدرسہ میں جمع کرنا لازم ہے اور یہ انعام مدرسہ اپنے امدادی فنڈ سے دے سکتا ہے۔ اور اگر تنخواہ دار ملازم نہیں ہے تو کمیشن پر چندہ اجارہ فاسدہ ہونے کی وجہ سے جائز نہیں ہے۔ ہدایہ ج ۳ ص ۲۷۲۔ فتاویٰ دارالعلوم ج ۱۲ ص ۳۴۲

مسائل حج

عورت کیلئے داماد محرم شرعی ہے

۲۶۶ عورت اپنے شوہر، حقیقی بھائی، چچا، ماموں، رضاعی بھائی اور اپنے داماد کے ساتھ حج کو جا سکتی ہے۔ نیز اپنی لڑکی کی موت کے بعد بھی داماد کے ساتھ حج کو جا سکتی ہے۔ شامی کراچی ج۲ ص۴۶۴

حج بدل

۲۶۷ حج بدل ایسے آدمی کے ذریعہ سے کرانا افضل اور بہتر ہے کہ جس نے اپنا حج ادا کر لیا ہے اور اگر ایسے آدمی سے کرائے جس نے ابھی اپنا حج نہیں کیا ہے تو حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رح کے نزدیک بہر حال حج صحیح ہو جاتا ہے لیکن اگر خود اس آدمی پر حج فرض ہو چکا ہے اور ابھی تک اپنا حج نہیں کیا ہے تو اس کے لئے غیر کا حج کرنا مکروہ تحریمی ہے اور آمر کے لئے مکروہ تنزیہی ہے اور اگر خود اس پر حج فرض نہیں ہوا ہے تو صرف آمر کے لئے خلاف اولیٰ کے درجہ میں ہے اور مامور کے لئے کوئی حرج نہیں ہے۔ شامی کراچی ج۲ ص۶۰۳ احسن الفتاوی ص۱۲ ج۴۔

بدون احرام میقات سے تجاوز کرنا

۲۶۸ بغیر احرام آفاقی کے لئے میقات

سے تجاوز کرنا اور بغیر احرام حرم میں داخل ہو جانا بہت بڑا گناہ ہے۔ اگر ایسی حرکت ہو جائے تو کسی بھی میقات پر جا کر احرام باندھ کر آنا واجب ہے ورنہ جرمانہ میں ایک قربانی کرنا واجب ہو جائے گا۔ احسن الفتاویٰ ۴ امداد الفتاویٰ ج۲ ص۱۶۳۔

بغرض تجارت یا سیر و تفریح مکہ معظمہ میں داخل ہونے کے لئے احرام

نمبر ۲۶۹ اگر کوئی موسم حج کے علاوہ کسی اور زمانہ میں بغرض تجارت یا سیر و تفریح مکہ معظمہ میں داخل ہونا چاہتا ہے تو اس پر بھی میقات سے عمرہ کا احرام باندھ کر داخل ہونا لازم ہے۔ ورنہ گنہگار ہوگا۔ فتاویٰ رحیمیہ ج۴ ص۵۳۔

بوقت احرام دعاء

نمبر ۲۷۰ حاجی احرام باندھنے کے لئے غسل یا وضوء کر کے دو رکعت نفل نماز پڑھ کر ان الفاظ سے دعاء مانگے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْحَجَّ فَیَسِّرْہُ لِیْ وَتَقَبَّلْہُ مِنِّیْ، یہ مفرد بالحج کے لئے ہے اور اگر کوئی حج تمتع کرتا ہے تو اِنِّیْ اُرِیْدُ الْحَجَّ کے بجائے اِنِّیْ اُرِیْدُ الْعُمْرَۃَ فَیَسِّرْھَا لِیْ وَتَقَبَّلْھَا مِنِّیْ کہے۔ ہدایہ ج۱ ص۲۱۶، ج۱ ص۲۳۷۔

حج کا تلبیہ

۲۷۱ احرام چاہے حج کا ہو یا عمرہ کا، بہر حال احرام باندھتے وقت تلبیہ پڑھنا واجب ہے اور جس طرح نماز بغیر تکبیر تحریمہ کے صحیح نہیں ہوتی اسی طرح حج کا احرام بھی بغیر تلبیہ کے صحیح نہیں ہوتا اور جس طرح تکبیر تحریمہ کے ساتھ نماز کی نیت کرنا لازم ہے اسی طرح تلبیہ کے ساتھ حج کی نیت کرنا ضروری ہے۔ ہدایہ ص۲۱۷ ج۱
اور تلبیہ کے الفاظ حسب ذیل ہیں لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ۔ جب حج کی نیت سے تلبیہ پڑھے گا تو احرام مکمل ہو جائے گا اب سلا ہوا کپڑا یا خوشبو وغیرہ کا استعمال جائز نہ ہوگا۔ ہدایہ ص۲۱۷ ج۱۔

کن مقامات میں دعا قبول ہوتی ہے

۲۷۲ حج کے موقع پر مشہور ترین دس مقامات میں دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ ۱ ملتزم پر۔ ۲ خانہ کعبہ کے پرنالہ کے نیچے۔ ۳ مقام ابراہیم کے پیچھے۔ ۴ بیت اللہ کے اندر۔ ۵ آب زمزم پیتے وقت۔ ۶ صفا و مروہ کی سعی کے وقت۔ ۷ میدان عرفات میں۔ ۸ میدان مزدلفہ میں۔ ۹ جمرات کی رمی کے وقت۔ ۱۰ بیت اللہ پر نظر پڑتے وقت۔ ان مقامات میں اہتمام کے ساتھ دعائیں اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت کی مرادیں مانگنی چاہئیں۔ فتاوی محمودیہ

طواف فرض سے پہلے عورت کی ماہواری شروع ہوگئی

مسئلہ ۲۷۳ ماہواری کی حالت میں احرام باندھنا، وقوف عرفات، وقوف مزدلفہ، میدان منیٰ میں، رمی جمار، صفا، و مروہ کی سعی وغیرہ تمام امور جائز ہیں لیکن طواف کرنا جائز نہیں ہے۔ لہٰذا اگر طواف سے پہلے ماہواری شروع ہوجائے تو حاجیوں کے ساتھ سب کام کرے اور طواف نہ کرے بلکہ ماہواری ختم ہونے کا انتظار کرتی رہے اور جب ماہواری ختم ہوجائے تو طواف کرے اور عورتوں کے لئے ماہواری کے عذر کی وجہ سے ایام نحر میں طواف لازم نہیں بلکہ جب بھی پاک ہوگی اس وقت لازم ہوتا ہے۔ اور طواف زیارت کے بغیر حج نہیں ہوتا ہے

فتاویٰ رحیمیہ ج ۵/۲۔

حج کے ساتھ تجارت

مسئلہ ۲۷۴ حج کے ساتھ تجارت کی تین شکلیں ہوتی ہیں۔

۱ :۔ اصل مقصد تجارت ہے اور حج ضمناً ہے تو حج کا فریضہ تو ادا ہوجائے گا لیکن ثواب سے محرومی ہوگی۔

۲ :۔ حج اور تجارت دونوں ہی مقصود ہوں تو حج کا فریضہ ادا ہونے کے ساتھ ساتھ ثواب بھی ملے گا لیکن کم ملے گا۔

۳ :۔ اصل مقصد حج ہے اور تجارت صرف ضمناً ہے تو ایسی صورت

میں حج کا پورا پورا ثواب مل جائے گا۔ ضمنی تجارت کی وجہ سے حج کے ثواب میں کوئی کمی نہیں آئے گی اب حاجی اسکا فیصلہ خود کیا کرے فتاویٰ رحیمیہ ج ۶ ص ۲۷۔

بینک یا معلِّم کے واسطے سے قربانی کی خرابی :۔

۲۷۵ اس زمانہ میں قربانی کے لئے بینک یا معلِّم حاجی سے رقم لے لیتا ہے اور یہ کہہ دیتا ہے کہ آپ کی قربانی مثلاً یوم النحر کے ۱۰ بجے ہوجائے گی۔ اور آپ ۱۰ بجے کے بعد سر منڈا لینا۔ تو ایسی صورت میں اگر ۱۰ بجے تک قربانی نہیں ہوئی اور حاجی نے وقت مقررہ پر سر منڈا لیا اور بعد میں معلوم ہوا کہ قربانی وقت مقررہ پر نہیں ہوئی بلکہ سر منڈانے کے بعد ہوئی ہے تو ایسی صورت میں اگر واجب قربانی ہے تو حاجی پر ایک قربانی مزید واجب ہوجائے گی جس کا حدود حرم میں ذبح کرنا لازم ہے۔ اسلئے اپنی قربانی خود کرنے کی کوشش کرنی چاہئے مستفاد حاشیہ شرح نقایہ ج ۱ ص ۲۱۴، فتاویٰ رحیمیہ ج ۲ ص ۵۳

روضۂ اطہر کی زیارت

۲۷۶ جو شخص حج یا عمرہ کو جائے اور روضۂ اطہر میں حاضری نہ دے اس کی بڑی بدقسمتی ہے۔ وہاں پہونچنے والوں پر روضۂ اطہر کی زیارت کرنا واجب کے قریب کا درجہ رکھتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے

ہیں کہ جو شخص موقع اور گنجائش کے باوجود میری زیارت نہ کی اس نے مجھے تکلیف دی اور مجھے ناراض کیا۔ جو شخص میری قبر کی زیارت کرتا ہے اس کے لئے میری شفاعت واجب ہے اور جو میری وفات کے بعد میری زیارت کرتا ہے اس کو میری زندگی میں زیارت کا اجر و ثواب ملے گا۔

اور حاضری کے موقع پر کثرت کے ساتھ درود شریف پڑھنی چاہیئے۔ مراقی الفلاح ص۴۰۵۔

مسجد نبوی میں چالیس نمازیں

۲۷۸ مسجد نبوی میں چالیس نمازیں بلاناغہ پڑھنا بہت بڑی فضیلت کی بات ہے۔ اور جہنم اور عذاب قبر سے اور نفاق سے خلاصی اور برآت نصیب ہوتی ہے۔ فتاویٰ محمودیہ ج۲ ص۱۸۶

فتاویٰ رحیمیہ ج۵ ص۲۲۲

حرمین شریفین میں سے پہلے کہاں پہونچنا افضل ہے

۲۷۹ اگر حاجی کا یہ پہلا حج ہے تو اس کے لئے اولاً مکہ معظمہ حاضر ہو جانا افضل ہے اور اگر پہلا حج نہیں ہے بلکہ نفلی حج ہے تو پہلے مدینہ طیبہ کی حاضری افضل ہے اس کے بعد مکہ معظمہ پہونچ جائے۔

طحطاوی علی المراقی ص۴۰۴، فتاویٰ محمودیہ ج۱۰ ص۱۵۱۔

مسائل مہر

مہر فاطمی مسئلہ ۲۷۹ مہر فاطمی کی مقدار پانچ سو درہم ہے اور ۱۲ ماشہ کے تولہ کے حساب سے ۱۳۱ تولہ ۳ ماشہ چاندی ہے۔ جواہر الفقہ ص ۴۲۲ ج ۱۔ اور موجودہ گراموں کے حساب سے ڈیڑھ (۱½) کلو ۳۰ گرام ۹۰۰ ملی گرام چاندی ہے۔ لہذا اب دس گرام کے تولہ کے حساب سے مہر فاطمی ۱۵۳ تولہ ۹۰۰ ملی گرام چاندی یا اس کی قیمت ہو گی۔ اس کی تفصیل آگے نقشہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

اقلّ مہر مسئلہ ۲۸۰ اسلامی شریعت میں اقل مہر دس ۱۰ درہم ہے اس سے کم میں مہر کی تعیین صحیح نہیں ہو گی۔ اگر دس درہم سے کم مہر باندھا جائے تب بھی دس ہی درہم لازم ہو جاتا ہے۔ ہدایہ ص ۳۰۴ ج ۲ اور دس درہم میں دو تولہ ساڑھے سات ماشہ چاندی ہوتی ہے اور یہ موجودہ گراموں کے حساب سے ۳۰ گرام ۶۱۸ ملی گرام ہوتا ہے۔ اور دس گرام کے تولہ سے ۳ تولہ ۶۱۸ ملی گرام چاندی ہوتی ہے۔

مہر شرع پیغمبری مسئلہ ۲۸۱ مہر شرع پیغمبری کی کوئی اصطلاح شریعت میں نہیں ہے لیکن عوام کے درمیان اس نام کا مہر مشہور ہے۔ اس سے اقلّ مہر مراد ہوتا ہے۔ اس سے شریعت محمدی میں مہر کی آخری حد مراد ہوتی ہے۔ لہذا شرع پیغمبری سے ۳ تولہ

۶۱۸ ملی گرام چاندی یا اس کی قیمت مراد ہوگی۔

مہر فاطمی قدیم اوزان سے

مہر فاطمی ۵۰۰ درہم ۱۳۱ تولہ ۳ ماشہ چاندی ہے (جواہر الفقہ ج۱ ص۴۲۴)

حاشیہ امداد الفتاویٰ دیوبندی ج۲ ص۳۰۱۔

- ایک ماشہ = ۸ رتی ● ۱۲ ماشہ = ۹۶ رتی = ایک تولہ۔
- ۱۵۷۲ ماشہ = ۱۳۱ تولہ = ۱۲۵۷۶ رتی۔
- ۱۵۷۵ ماشہ = ۱۳۱ تولہ ۳ ماشہ = ۱۲۶۰۰ رتی۔
- ۱۲۶۰۰ رتی = ۵۰۰ درہم = مہر فاطمی۔

مہر فاطمی موجودہ اوزان سے:۔

- ایک رتی = ۱۲۱ ملی گرام
- دس رتی = ۱۲۱۵ ملی گرام
- ۹۶ رتی = ۱۱۶۶۴ ملی گرام = ۱۱ گرام ۶۶۴ ملی گرام قدیم تولہ۔

- ایک ماشہ = ۹۷۲ ملی گرام ● ۱۲ ماشہ = ۱۱ گرام ۶۶۴ ملی گرام = ایک تولہ۔
- ۱۵۷۲ ماشہ = ۱۳۱ تولہ = ۱۵۲۷۹۸۴ ملی گرام
- ۱۵۷۵ ماشہ = ۱۵۳۰۹۰۰ ملی گرام = ۱۵۳۰ گرام ۹۰۰ ملی گرام = ۱۳۱ تولہ ۳ ماشہ

۱۳۱ تولہ ۳ ماشہ = ڈیڑھ کلو ۳۰ گرام ۹۰۰ ملی گرام چاندی مہر فاطمی ہے۔

اور دس گرام کے تولہ کے حساب سے مہر فاطمی ۱۵۳ تولہ ۹۰۰ ملی گرام چاندی ہے

شبیر احمد عفا اللہ عنہ ۲۴ شعبان ۱۴۱۲ھ

متفرق مسائل

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ

۲۸۳ خصائص کبریٰ فتح العزیز وغیرہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ نہ ہونا مروی ہے لیکن یہ سب ضعیف اور کمزور روایات ہیں جن پر اعتماد نہیں کیا جاسکتا۔ اور مسند امام احمدؒ میں دو جگہ صحیح اور مرفوع متصل سند کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت موجود ہے۔ جس میں حضرت زینب رضؓ اور حضرت صفیہؓ کے ایک واقعہ کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سایہ مبارک کا ہونا صراحت کے ساتھ ثابت ہے۔ اور صحیح روایت کے مقابلہ میں ضعیف روایت پر اعتماد کرنا جائز نہیں ہے۔ ملاحظہ ہو۔

مسند امام احمد بن حنبلؒ ج ۱۳۲/۶، ج ۲۶۱/۶

ہوائی جہاز میں نماز

۲۸۴ اگر ہوائی جہاز کا سفر ہے اور درمیان میں نماز کا وقت ہو جائے تو اگر وقت کے اندر اندر ہوائی جہاز سے اتر کر زمین پر نماز پڑھنا ممکن ہے یا وقت کے اندر جہاز زمین پر برقرار رہنے کے ساتھ جہاز میں پڑھنا ممکن ہے تو پرواز کی حالت میں نماز درست نہیں ہے اور اگر وقت نکل جانے کا خطرہ ہو تو پرواز کی حالت میں ہوائی جہاز میں نماز پڑھنا جائز ہے اور بعد میں اعادہ کی ضرورت نہیں۔ احسن الفتاویٰ ۶۹/۳

قعدہ میں شرکت کرنیوالے کو التحیات پوری کرنا لازم

مسئلہ ۲۸۵ جب امام قعدہ اولیٰ میں ہو اور اسی اثناء میں کوئی شخص آکر اقتدار کرتا ہے اور اس کے اقتدا کر کے بیٹھتے ہی امام تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہو جائے تو یہ مقتدی التحیات پوری کرے گا یا امام کے اتباع میں التحیات چھوڑ کر کھڑا ہو جائے؟ تو اس میں حکم یہ ہے کہ پہلے التحیات پوری کر لے اس کے بعد امام کا اتباع کرے! اور اگر التحیات چھوڑ کر امام کا اتباع کیا جائے تو اس مقتدی مسبوق کی نماز مکروہ تحریمی ہوگی یہ حکم فرائض وتر اور تراویح سب کے لئے ہے۔

مسئلہ ۲۸۶ :- اگر امام قعدہ اخیرہ میں ہو اور اسی اثنا میں کوئی شخص آکر اقتدار کر کے التحیات کے لئے بیٹھ جائے اور اس کے بیٹھتے ہی امام سلام پھیر دے تو یہ شخص اپنی بقیہ نماز پوری کرنے کے لئے فوراً کھڑا ہو جائے گا یا التحیات پوری کرنے کے بعد کھڑا ہوگا؟ تو اس میں واجب یہ ہے کہ امام کے سلام کے بعد یہ شخص اطمینان کے ساتھ اپنی التحیات پوری کر کے بقیہ نماز پوری کرنے کے لئے کھڑا ہوگا اور اگر التحیات چھوڑ کر فوراً کھڑا ہو جاتا ہے تو اس کی نماز مکروہ تحریمی ہوگی شامی ۱/۴۹۶

دیکھنے میں آتا ہے کہ اکثر لوگ اس مسئلہ سے بے خبر ہیں اور امام کے سلام پھیرتے ہی فوراً کھڑے ہو جاتے ہیں۔

منقش مصلیٰ

مسئلہ نمبر ۲۸۷ :- آج کل جو منقش مصلیٰ آرہا ہے جس میں خانہ کعبہ اور مسجد نبوی یا بیت المقدس کی تصویر ہوتی ہے، اس پر پیر رکھ کر کھڑا ہونا اور نماز پڑھنا، ان کا کیا حکم ہے؟

تو اس کا حکم یہ ہے کہ ان مصلوں پر پیر رکھنے اور کھڑے ہو کر نماز پڑھنے میں شرعاً کوئی قباحت اور کوئی حرج نہیں ہے اس لئے کہ تصویر اصلی شئے کے حکم میں نہیں ہوتی ہے بلکہ اصلی شئے سے کم درجہ کی ہوتی ہے اور جب خود خانہ کعبہ میں نماز پڑھتے وقت زمین پیروں کے نیچے ہوتی ہے اور یہ فعل تعظیم کعبہ کے خلاف اور منافی نہیں ہے تو اس کی تصویر کا پیروں کے نیچے ہونا بطریقہ اولیٰ تعظیم کے خلاف نہ ہوگا۔ لہٰذا ایسے مصلیٰ پر نماز کے بارے میں شبہہ پیدا کر کے مسلمانوں کو الجھن میں ڈالنا کسی طرح مناسب نہیں ہے۔ ہاں البتہ جائے نماز سادہ ہونا زیادہ بہتر ہے اور جائز دونوں طرح ہیں۔ فتاویٰ محمودیہ ص ۱۱۱ ج ۳ فتاویٰ رحیمیہ ص ۲۴۳ ج ۴۔

چٹائی کی ٹوپی

مسئلہ نمبر ۲۸۸ : چٹائی کی ٹوپی میں نماز پڑھنا مکروہ ہے اسلئے کہ نمازی بحالتِ نماز اللہ تعالیٰ سے سرگوشی کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے دربار میں ایسے

لباس کے ساتھ حاضر ہونا ممنوع ہے جس کے ساتھ معزز مجلس اور
باعظمت مجمع میں حاضر ہونے میں ناگواری اور عیب محسوس ہوتا ہو اور
چٹائی کی ٹوپی پہن کر معزز مجمع اور تقریب میں شرکت عیب سمجھا جاتا
ہے اسلئے ایسی ٹوپی پہن کر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ احسن الفتاویٰ ج۳ ص۴۲۶
فتاویٰ محمودیہ ج۱۲ ص۱۰۷۔ لہٰذا کار ثواب سمجھ کر اہل خیر حضرات وقف نہ کیا کریں
تاکہ اس کے بھروسے پر لوگ بغیر ٹوپی کے نہ آیا کریں اور پہلے سے اچھی
ٹوپی کا خود انتظام کر لیا کریں۔

صفِ اوّل میں جگہ روکنا

مسئلہ نمبر ۲۸۹:۔ صف اول میں کپڑے رومال وغیرہ
سے جگہ گھیر کر وضو یا استنجاء کے لئے چلا جائے اور جماعت کھڑی
ہونے سے پہلے واپس آتا ہے تو وہ شخص اس جگہ کا حقدار رہے گا
کسی کو ہٹانے کا حق نہ ہوگا اور اگر جماعت کھڑی ہونے تک واپس نہ
آئے تو دوسروں کو ہٹا کر کھڑے ہونے کا حق ہوتا ہے۔ شامی کراچی ج۱ ص۶۶۲
فتاویٰ دارالعلوم ج۳ ص۳۳۹۔

مسئلہ نمبر ۲۹۰:۔ اگر کوئی شخص صف اول میں جگہ روک کر دکان
یا گھر یا اسباب صلوٰۃ کے علاوہ کسی اور کام میں چلا جائے تو اس طرح جگہ
گھیرنا درست نہیں ہے اور دوسروں کو ہٹا کر بیٹھنے کی اجازت ہوگی۔
شامی کراچی ج۱ ص۶۶۲

مسئلہ ۲۹۱ :۔ اگر کوئی شخص گھر یا قیام گاہ سے جگہ گھیرنے کے لئے دوسرے کو بھیج دے اور خود قیام گاہ میں رہے اور بالکل اخیر میں آجائے تو ایسی صورت میں وہ شخص اس جگہ کا حقدار نہ رہے گا دوسروں کو اس جگہ پر بیٹھنے کا اور نماز پڑھنے کا حق حاصل ہوگا اور اسی طرح اگر کوئی مسجد میں ایک جگہ ہمیشہ کے لیئے متعین کرلے اور دوسروں کو اس جگہ نہ آنے دے تو ایسی صورت میں بھی دوسروں کو پہلے جاکر اس جگہ نماز پڑھنے کا حق ہے اور وہ شخص آکر ہٹانے کا حقدار نہیں ہے شامی ص۶۶۲ ج۱

ایام قربانی کے علاوہ ایام میں بڑے جانور میں عقیقہ کے سات حصے

مسئلہ ۲۹۲ جس طرح ایام قربانی میں بڑے جانور میں عقیقہ کا حصہ لینا جائز ہے۔ اسی طرح ایام قربانی کے علاوہ دوسرے ایام میں بھی بڑے جانور سے عقیقہ جائز اور درست ہے چاہے پورا جانور ایک بچہ کی جانب سے ذبح کیا جائے یا متعدد بچوں کی طرف سے یا ایک بچہ کے لئے ایک ایک یا دو دو یا تین تین حصے کئے جائیں۔ لیکن اس میں شرط یہ ہے کہ پورا جانور عقیقہ کے لئے ذبح کیا جائے اور کوئی حصہ فروخت نہ کیا جائے۔ فتاوی رحیمیہ ص۱۲۸ ج۱ رسالہ عقیقہ ص۳۰۔ امداد الفتاوی ص۹۲ ج۲۔ فتاوی محمودیہ ص۶۴ ج۳۔ فتح الباری ص۱۴ ج۹ ، امداد المفتین کراچی ص۹۶۸۔

دریائی جھینگا حلال ہے

۲۹۳ دریائی جھینگا اقسام مچھلی میں داخل ہے اس لئے اس کا کھانا حلال اور درست ہے۔ تاج العروس ج۲ ص۱۳۳، القاموس المحیط ج۲ ص۲۲۳، منتہی الارب ص۲۲۱، امداد الفتاوی ج۴ ص۱۰۳۔ فتاوی رحیمیہ ج۲ ص۲۵۔

اور جھینگا کی حلت پر خاکسار کا ایک مفصل فتوی جو مستند ترین سولہ کتابوں کے حوالہ سے لکھا جا چکا ہے رسالہ ندائے شاہی مراد آباد شمارہ فروری ۱۹۹۲ء میں شائع ہو چکا ہے۔ اس کی مراجعت بھی مفید ثابت ہوگی۔ انشاء اللہ۔

پان میں تمباکو کھانا

۲۹۴ پان میں تمباکو کھانا اور اس کے منہ میں ہوتے ہوئے ذکر کرنا، درود شریف اور قرآن کریم کا پڑھنا بلا کراہت جائز ہے۔ امداد المفتین کراچی ص۹۰۲

آتش بازی، پتنگ بازی

۲۹۵ شب برأت میں آتش بازی اور عام دنوں میں پتنگ بازی ناجائز ہے اور سخت ترین گناہ ہے۔ امداد المفتین ص۔۔۔ درمختار ج۱ ص۲۸۲

مسجد میں غیر مسلم کا چندہ

۲۹۶ مسجد کے لئے غیر مسلم کا چندہ قبول کرنا اور اس کو مسجد میں لگانا بلا کراہت جائز اور درست ہے لیکن اس میں شرط یہ ہے کہ کل کو مسلمانوں کو اپنے مذہبی امور میں شرکت پر مجبور نہ کریں اگر یہ خطرہ ہو تو

قبول نہ کرے ۔ امداد الفتاوی ج ۴ ص ۲۹۹ ۔

۲۹۷ گھر میں ٹیلی ویژن اور ویڈیو رکھنا

ٹیلی ویژن اور ویڈیو میں جاندار تصویروں کی بھرمار ہوتی ہے ۔ مردوں کی نظر غیر محرم عورتوں کی تصویر پر اور عورتوں کی نظر غیر محرم مردوں کی تصویر پر پڑتی ہے اور بسا اوقات فلم بھی دکھائی جاتی ہے جس میں فحاشی ، عریانیت اور شہوت انگیز مناظر کی کثرت ہوتی ہے جس کا تجربہ دیکھنے والوں کو زیادہ ہے اور گھر میں ماں ، بہنیں ، بہو ، بیٹیاں ، باپ ، بھائی سب ہی ہوتے ہیں اور سب ہی خوب شوق سے دیکھتے ہیں اور یہ بے انتہا بے غیرتی اور بے حیائی کی بات ہے اور بچوں کی عادت بچپن ہی سے بگڑ جاتی ہے ۔ جس طرح شراب ام الخبائث ہے اسی طرح ٹیلی ویژن وغیرہ ام الفواحش ہیں اور یہ اصلاً اخلاق بگاڑنے والے فحش آلات ہیں اسلئے ان کو خریدنا اور گھر میں رکھ کر دیکھنا جائز نہیں ہے ۔ فتاوی رحیمیہ ج ۶ ص ۲۹۲ ۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو اس وبال سے حفاظت فرمائیں ۔

۲۹۸ لوہا پیتل تانبے کی انگوٹھی

چاندی کے علاوہ باقی کسی اور دھات کی انگوٹھی مردوں کے لئے جائز نہیں ہے اور سونا اور چاندی کے علاوہ کسی اور دھات کی انگوٹھی عورتوں کے لئے جائز نہیں ہے ۔ شامی مصری ج ۵ ص ۲۵۹ ، کراچی ج ۶ ص ۳۵۹

منی ہار کا غیر محرم عورتوں کو چوڑی پہنانا

نمبر ۲۹۹ غیر محرم عورتوں کو چھونا اور ان کا ہاتھ پکڑنا اگرچہ شہوت وفتنہ نہ ہو ناجائز اور حرام ہے۔ اس لئے منی ہار کے لئے غیر محرم عورتوں کو چھونا اور چوڑی پہنانا جائز نہیں ہے۔ ہدایہ ج۴ ص۴۴۲ ۔ چوڑیاں اپنے ناپ کی لے کر عورتیں خود پہن لیا کریں۔

مردوں کیلئے سونے کا بٹن

نمبر ۳۰۰ سونے کا بٹن کپڑے سے الگ نہیں ہوتا ہے یعنی کپڑے میں سی دیا گیا ہے تو اس کا استعمال جائز ہے اور اگر کپڑے سے الگ ہو جاتا ہے یعنی کپڑے میں سلا نہیں ہے تو اس کا استعمال جائز نہیں ہے یہی چاندی کے بٹن کا حکم ہے۔ فتاویٰ رحیمیہ ج۶ ص۲۶۷ ۔ فتاویٰ رشیدیہ ص۵۴۵

چارپائی میں چاندی کے پائے

نمبر ۳۰۱ چارپائی میں چاندی کے پائے استعمال کرنا ناجائز اور حرام ہے اسلئے اس کا ترک لازم ہے۔ امداد الفتاویٰ ج۴ ص۱۲۶ ۔

کچ ربر وغیرہ کی چوڑیاں پہننا

نمبر ۳۰۲ عورتوں کے لئے کچ ربڑ بلور سادہ نقشی ہر طرح کی چوڑیاں پہننا جائز اور درست ہے۔ امداد الفتاویٰ ج۴ ص۱۲۱ ۔

کالی بکری ذبح کرنیکا عقیدہ

نمبر ۳۰۳ بعض علاقہ میں کسی مخصوص دن میں کالی بکری ذبح

کراتے ہیں اور گھر کے لوگ اس پر ہلدی لگاتے ہیں اور ذبح کرکے اس کے سری وپایے چوراہے میں دفن کر دیتے ہیں باقی گوشت پکوا کے کھاتے ہیں۔ اس طرح ذبح شدہ بکری مردار کے حکم میں ہے اس کا کھانا حرام ہے۔ فتاویٰ محمودیہ ج ۱ ص ۸

عمارت کی بنیاد میں بکرے کا خون

نمبر ۳ بعض لوگ عمارت کی بنیاد ڈالتے وقت بکرا ذبح کرکے اس کا خون بنیاد میں ڈال دیتے ہیں اور گوشت فقیروں کو دیدیتے ہیں۔ یہ فعل بالکل ناجائز اور حرام ہے اس کا گوشت فقیروں کے لئے بھی حرام ہے۔ یہ جانور میتہ کے حکم میں ہے۔ یہ اغیار کا عقیدہ ہے جو آج مسلمانوں میں سرایت کرتا جارہا ہے۔ امداد الفتاویٰ ج ۴ ص ۵ محمودیہ ج ۱

بیماری کا بکرا

نمبر ۵ اگر کوئی بیمار ہو جائے یا کوئی حادثہ پیش آجائے تو بطور جان کا بدلہ جان، جانور ذبح کرنے کو دفع مصائب کا سبب سمجھ کر جانور ذبح کرکے گوشت فقراء میں تقسیم کر دیتے ہیں۔ حضرت تھانوی رح نے امداد الفتاویٰ میں ایسے جانور کو ناجائز اور حرام لکھا ہے غریبوں کے لئے اس کا کھانا جائز نہیں ہے۔

امداد الفتاویٰ ص ۵۰۲ ج ۳

صدقہ اور نذر کا بکرا

نمبر ۶ اگر کسی نے یہ نذر مانی ہے کہ فلاں کام ہو جائے گا تو اللہ تعالیٰ کے راستے میں

ایک بکرا صدقہ کرونگا تو یہ نذر ہے۔ یہ جانور حلال تو ہے لیکن خود کا اس کو کھانا اور مالداروں کو کھلانا جائز نہیں ہے یہ غریبوں کا حق ہے اور اس بکرے کا سال بھر کا ہونا بھی لازم ہے۔ فتاوی دار العلوم ج ۱۲ ص ۱۰۶

ختمات

ختم قرآن کریم

س ۲۰ قرآن کریم کو اکٹھا بیٹھ کر باواز بلند پڑھنا کیسا ہے تو اس کا حکم یہ ہے کہ اگر سب لوگ پڑھنے والے ہیں اور آواز کے ٹکرانے سے کسی کو کوئی خلل نہیں ہوتا ہے اور الفاظ بھی صحیح طریقہ سے ادا ہو جاتے ہیں تو اس طرح قرآن کریم پڑھنے اور ختم کرنے میں کوئی قباحت نہیں۔ البتہ اگر دوسروں کو خلل پڑے تو مکروہ ہے اور تجربات سے معلوم ہوا کہ اگر سبھی پڑھنے والے ہوں تو خلل نہیں ہوتا اسلئے جائز ہے۔ لیکن دوکانوں اور گھروں میں دعوت، شیرینی وغیرہ لوازمات کے ساتھ ختم قرآن کریم میں ثواب و برکت کی امید نہیں ہے۔ اسلئے کہ خود پڑھنے والوں میں بھی کھانے پینے کی غرض شامل ہوتی ہے۔ اور قرآن کریم صحیح ڈھنگ سے نہیں پڑھتے ہیں اور نہ ہی نیت درست اور صحیح ہوتی ہے۔

ختم آیت کریمہ میں سوا لاکھ کی تعداد

۲۰۸ آیت کریمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ دفع مصائب کے لیے بہت مجرب ہے لیکن سوا لاکھ کی تعداد کسی حدیث سے تو ثابت نہیں ہے لیکن بطور علاج دفع مصائب کے لیے بزرگانِ دین کا تجربہ کافی ہے۔ فتاوی محمودیہ ج ۱۱ ص ۵۴، احسن الفتاوی ج ۱ ص ۳۶۰۔

ختم بخاری شریف

۲۰۹ بخاری شریف کا ختم دفع مصائب اور حصول مراد کے لیے حضرات محدثین کرام کے یہاں بہت زیادہ مجرب ثابت ہوا ہے اسلئے دفع مصائب وغیرہ کے لیے بطور علاج بخاری شریف کا ختم جائز اور درست ہے لیکن اس میں لوازمات سے احتراز لازم ہے۔ مقدمہ لامع الدراری ص ۲۳ فتاوی محمودیہ ج ۱۱ ص ۴۵۔ احسن الفتاوی ج ۱ ص ۳۶۰۔

ختم خواجگان

۲۱۰ حاجاتِ دینیہ اور جائز حاجات دنیویہ کیلئے ختم خواجگان کا سلسلہ بزرگوں کے یہاں معمول رہا ہے اس میں کبھی اس طرح عمل کیا جاتا ہے کہ اولاً درود شریف تین بار، آیت کریمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ تین مرتبہ، سورہ الم نشرح تین مرتبہ، لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ لَامَلْجَاَ وَ لَامَنْجَاَ مِنَ اللّٰہِ اِلَّآ اِلَیْہِ تین مرتبہ،

يَا دَافِعَ الْبَلِيَّاتِ يَا حَلَّ الْمُشْكِلَاتِ يَا مُجِيْبَ الدَّعَوَاتِ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ تین مرتبہ پڑھا جائے۔
یہ کبھی کبھی کرنا بلا کراہت جائز اور درست ہے۔ اور اس کا عادی بن جانا یا کسی سے اس پر پابندی کروانا یا کسی شخص واحد کے کئے دعا کو مخصوص کرنا، حضرت تھانویؒ نے امداد الفتاویٰ میں ممنوع اور قابل ترک لکھا ہے۔ امداد الفتاویٰ ج ۴ ص ۶۰۵۔

انکم ٹیکس میں سودی رقم

مسئلہ ۳۱۱: سرکاری بینک سے ملی ہوئی سودی رقم انکم ٹیکس میں دینا جائز ہے۔ اس لئے کہ مال حرام میں کسی بھی عنوان سے اصل مالک کو لوٹا دینا واجب ہوتا ہے مستفاد بذل مصری ج ۱ ص ۱۴۷

سودی رقم فقراء کو دینا

مسئلہ ۳۱۲: اصل مالک تک رسائی ممکن نہ ہو تو فقراء کو بلا نیت ثواب دیدینا واجب ہے۔ بذل مصری ج ۱ ص ۱۴۸۔

رشوت میں سود کا پیسہ

مسئلہ ۳۱۳: سودی رقم سے کسی بھی طرح کا فائدہ اٹھانا جائز نہیں۔ اور رشوت میں دینا در پردہ ذاتی فائدہ اٹھانا ہے۔ اس لئے رشوت میں سودی رقم دینا جائز نہیں مستفاد بذل ج ۱ ص ۱۴۸۔ البتہ دفع ضرر کیلئے اپنی ذاتی رقم سے رشوت دیکر دفع ظلم کی گنجائش ہے۔ شامی کراچی ج ۶ ص ۴۲۳
واللہ الموفق والمعین۔ شبیر احمد عفا اللہ عنہ۔ ۲۶ رشعبان ۱۴۱۷ھ

سودی رقم شادی میں خرچ کرنا بینک اور بیمہ کے بیمے سے حاصل شدہ رقم کو شادی میں خرچ کرنا جائز نہیں ہے، بذل معری ج ۱ ص ۱۴۵،

سودی رقم غریب کے علاج میں خرچ کرنا بینک یا بیمہ سے حاصل شدہ سودی رقم کو بلانیت ثواب کسی فقیر لاچار کے علاج اور آپریشن میں خرچ کرنا جائز ہے۔ مستفاد بذل معری ج ۱ ص ۱۴۶،

قبرستان میں دوکان مکان بنانا۔ موقوفہ قبرستان میں دوکان مکان، کارخانہ وغیرہ کی عمارت بنانا جائز نہیں ہے، مستفاد النفقۃ علی المذاہب الاربعہ ج ۱ ص ۳۳۶ فتاوی رحیمیہ ج ۲ ص ۱۸۸،

پرانے قبرستان میں مسجد ومدرسہ بنانا اگر قبرستان پرانا ہو اور اسمیں تدفین بھی نہیں ہو رہی ہے اور رشدہ شدہ لوگوں نے قبضہ کرنا شروع کر دیا ہو تو وہاں مسجد یکریں مدرسہ بنادینا جائز ہے، مستفاد عمدۃ القاری ج ۴ ص ۱۷۹،

قبرستان میں راستہ اور کھلیان بنانا۔ قبرستان میں راستہ اور کھلیان بنانا پتنگ بازی کرنا، اور قبروں پر دوڑنا بھاگنا سب بصورت کراہت اور گناہ کا باعث ہیں، مستفاد فتاوی عالمگیری ج ۱ ص ۱۶۶ شامی کراچی ج ۲ ص ۲۴۵، کفایت المفتی ج ۷ ص ۱۳

امریکن گائے امریکن گائے کا پالنا اور اس کا گوشت اور دودھ جائز اور حلال ہے [۱]

شادی میں فوٹو ویڈیو فلم شادی بیاہ اور دیگر تقریب میں فوٹو اور ویڈیو فلم لینا اور بنوانا ناجائز اور حرام اور عند الشرع سخت عذاب کا مستحق ہوگا۔ مشکوۃ شریف ج ۲ ص ۳۸۵

[۱] مستفاد البحر الرائق ج ۸ ص ۱۸۱، درمختار کراچی ج ۶ ص ۳۲۲، ہندیہ ج ۵ ص ۳۳۳،

باسمہٖ سبحانہٗ وتعالیٰ

سیدی ومولائی عارف باللہ حضرت اقدس مولانا قاری سید صدیق احمد صاحب باندوی دامت برکاتہم نے بحالتِ علالت بعد نمازِ عصر ۲ر شعبان ۱۴۰۹ھ کو کانپور میں ذیل کے دردانگیز نعتیہ اشعار ارشاد فرمائے۔

دواؤں سے طبیعت رو بصحت ہے نہیں میری — طبیعت مضطرب ہے اب نہیں لگتی کہیں میری

نہیں سمجھا کوئی اس درد کو یہ درد کیسا ہے — دواؤں سے شفا ہرگز نہیں ہرگز نہیں میری

علاج اسکا فقط یہ ہے کہ طیبہ ہونگا ہوں میں — دیارِ قدس میں اشکوں سے تر ہو آستیں میری

دیارِ پاک ہوتا اور ہوتی یہ جبیں میری — خدا کی رحمتوں سے زندگی ہوتی حسیں میری

گزر جائے یہ باقی عمر ان کے آستانے پر — جہاں ہیں سرورِ عالم بنے تربت وہیں میری

متاعِ دردِ دل جو مل گئی مشکل سے ملتی ہے — خدا کا فضل ہے حالت تو ایسی تھی نہیں میری

نہ دن میں چین ملتا ہے نہ شب میں نیند آتی ہے — سکوں باقی نہیں ہے خاطرِ اندوہگیں میری

ہوا پیدا اسی غم کیلئے راحت کا طالب ہوں — طلب کرتا ہوں ایسی شئی جو قسمت میں نہیں میری

وہ نقشہ جم گیا ہے اب تو دل میں ذاتِ اقدس کا — تصور میں وہ رہتے ہیں نگاہیں ہوں کہیں میری

ہوا دیوانہ جب سے آپ کا خلوت میں رہتا ہوں — کسی سے بات کرنے کی کوئی خواہش نہیں میری

یہ دنیا دارِ فانی ہے فقط اک خواب ہے شب کا — جو دیکھا غور سے میں نے تو آنکھیں کھل گئیں میری

کسی لائق نہیں ثاقب مگر بخشش کا طالب ہے — نظر بس آپ ہی پر ہے شفیع المذنبیں میری

❋ ❋ ❋